اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب
احسن القواعد
در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

مختصر فہرست کتب درسیہ فارسی و اردو موجودہ کتبخانہ تجارت مطبع مجتبائی دہلی

معانی و عروض

حدائق البلاغۃ فارسی و اردو
اردو
زرکامل عیار
معیار البلاغۃ
بحر العروض مع لغات و قواعد جدید
ایضاً خورد
رسالہ عروض و قافیہ نظامی
ایضاً دہلی
رسالہ عروض اردو از مولوی محمد حسن حسین
منتہی العروض اردو
عروض سیفی فارسی
شجرۃ العروض
تسہیل العروض
دستور الشعراء
مصطلحات اردو
مصطلحات وارستہ
رسالہ تذکیر و تانیث المعروف بہ رشید الشعرا
مطلع خورشید
گنج شایگان
عبد الحکیم بر مطول مصری

حاشیہ چلپی بر مطول مصری
نہایت عمدہ کتاب ہے
تذکرۃ البلاغۃ اردو یہ کتاب
افضل العلما مولوی ذو الفقار علی
صاحب دیوبندی کی تالیف فنون
ثلثہ معانی۔ بیان۔ بدیع میں
بزبان اردو ہے اسمیں مسائل بحر
فنون مذکورہ بالا باستیعاب تمام
امثلہ اشعار مندرج ہیں۔ یہ اول
کتاب ہے جو علم معانی میں بزبان اردو
لکھی گئی ہے
طوبی العروض
میزان الافکار

کتب درسیہ فارسی اردو وغیرہ

قاعدہ
تیسیر الحروف فارسی
ایضاً اردو مجتبائی
کریما نظامی ایکحصہ مع شیخ ابن الطفلان
کریما پورن جنتری
کریما کلاں کوٹہی ایک جزکی کاغذ ولایتی
کریما رسیلا لاہوری

دریکتا شرح کریما
کریما افضل المطابع قدیم کاغذ ولایتی
کریما جلی قلم تقطیع کلان
ایضاً بکاغذ رنگین
کریما معرب مترجم
کریما محررہ شمس الدین بکاغذ زرد مصطفائی
ایضاً بکاغذ ولایتی
کریما مترجم
خالق باری نظامی کاغذ ولایتی
ایضاً جلی قلم کشوری
ایضاً
خالق باری اکرم
نصاب خسرو مجتبائی
عطائی نامہ
لڑکوں کا کھیل
سکندر سہیلی
ماقیما جلی قلم کشوری
ایضاً
محمود نامہ
صفوۃ المصادر عرف آمد نامہ
ایضاً مصطفائی

ایضاً اردو ولی
مجموعۃ المصادر مع صرف صغیر و کبیر
الف بائی فارسی مع فوائد عزیزی
الفاظ عزیزی
خزینۂ دانش ہر دو حصہ
انشاء اردو
حمد باری
قواعد فارسی نظامی
نصیحت نامہ شیر علی بیگ یکبح
تعلیم کے لیے نہایت ضروری ہے
باب دانش اردو
سفید نامہ
پنج گنج مروجۂ پنجاب
تعلیم العزیزی
خلاصۃ القواعد
قواعد اردو حصہ اول
ایضاً حصہ دوم
ایضاً حصہ سوم
ایضاً حصہ چہارم
قواعد فارسی نثار علی بیگ
فارسی کی پہلی کتاب کا اردو با محاورہ

الله يجتبي إليه من يشاء ويهدي إليه من ينيب
١٨٩٣
احسن القواعد
از اہتمام منشی مہتمم محمد عبد الاحد ماہ مارچ ١٨٩٣ء
در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

فہرست کتاب احسن القواعد

تقریظ ارخیتہ قلم بلاغت رقم حضرت استادی جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب دام فیضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اب تک فارسی قواعد کے مولفون کا دستور تھا کہ پہلے مولفون کی تقلید کے سبب سے بہت باتین غیر ضروری بلکہ بعض غلط بھی اپنی تالیفون مین لکھدیتے تھے چنانچہ بیان حروف مین سب حروف کے معنے لغوی لکھتے تھے مثلاً الف کے بیان مین لکھتے تھے کہ اُسکے معنے لغت مین مرد مجرد کے ہین پھر اُسکے معنے استعمالی لکھتے تھے اور یہ نہ سمجھا کہ لغوی معنی کا موضوع لہ الف یعنے نام حرف اول کا ہے اور معنی مستعمل مین اُسکا مسمے یعنے (ا) آتا ہے اسیطرح اور حروف کو سمجھنا چاہیئے اور بعض امور ضروری کو ترک کر دیتے تھے مثلاً بڑے جملونکی ترکیب اور مضارع بنانے کا قاعدہ اور عروض و قوافی کہ حقیقت مین قواعد ہی کا ایک جزو ہے اور مشہور امثال و محاورات جنکے جاننے سے فارسی لکھنے اور سمجھنے دونون مین مدد ملتی ہے اُن چیزون کا ذکر نکرتے تھے اسیوجہ سے مین مدت سے چاہتا تھا کہ کوئی کتاب قواعد فارسی مین ایسی ہو جسکے پڑھنے سے طلبہ کو اچھی فارسی لکھنے کی استعداد ہو سکے اور جس قدر سوالات یونیورسٹی مین متعلق بقواعد کالج کے بڑے درجون مین پوچھے جاتے ہین اُن سبکا جواب دے سکین پس یہ کتاب مسمے بہ احسن القواعد جو مولوی نجف علیخان نے تالیف کر کے میرے سامنے اصلاح و ترمیم کے لیئے پیش کی اسکو مینے خاطر خواہ پایا اور مولف کی خاطر اس مین محو و اثبات جس قدر مناسب جانا کر دیا۔ میری دانست مین طلبہ کے حق مین

کوئی کتاب قواعد کی اس سے زیادہ مفید اب تک تیار نہین ہوئی چنانچہ فہرست مضامین سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کتاب مین کیسے کیسے مضامین کارآمد درج کئے گئے ہین ۔ مجھکو یقین ہے کہ تمام اساتذہ فارسی خواہ سرکاری مدارس کے ہون یا دیسی مکاتب کے اس کتاب لاجواب کو نعمت غیر مترقبہ سمجھین گے اور سہو و خطا کو جو خاصہ انسان ہے معاف فرمائینگے
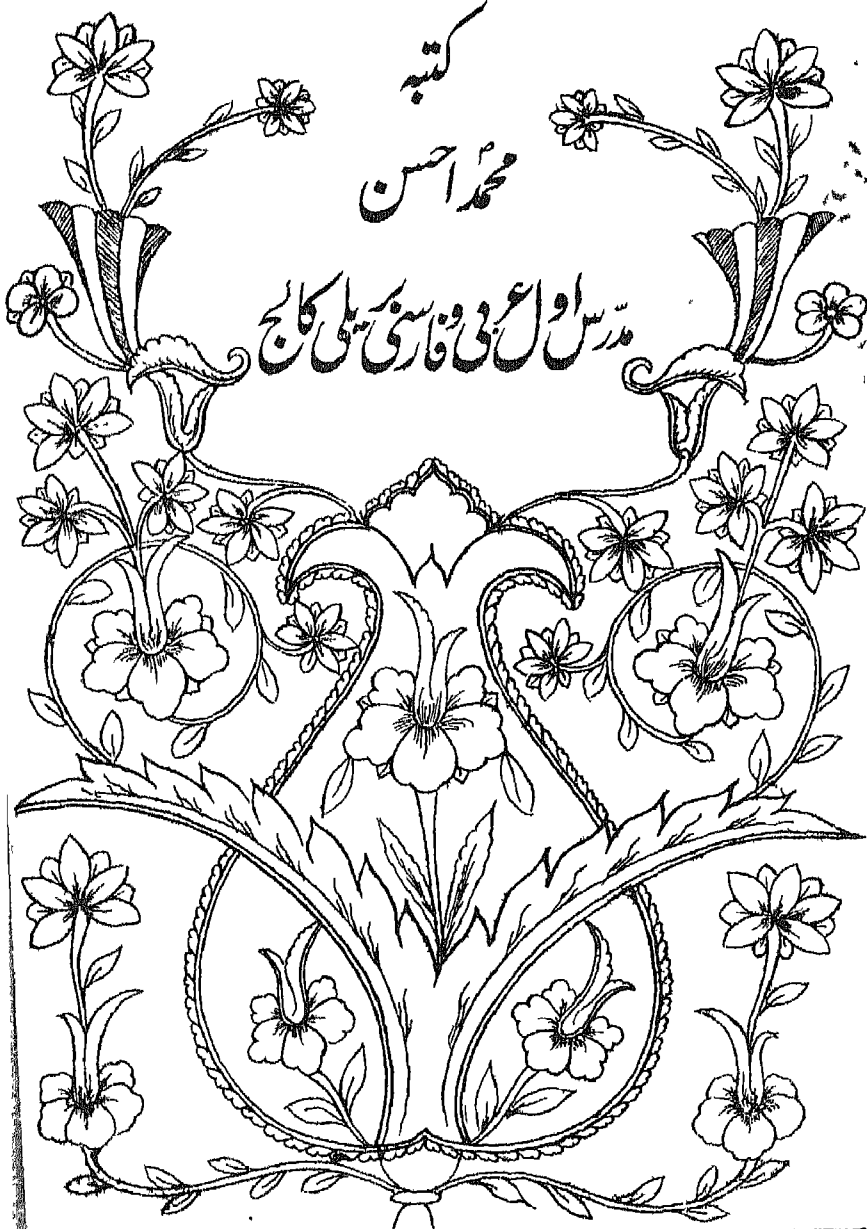
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد و صلواۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد نجف علیخان متوطن مراد اباد ساکن بریلی اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کیخدمت مین التماس کرتا ہی کہ جب اس فقیر کو جناب نوشیروان معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صحیح نفس بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدر شناس صدر دانش انجمن جناب ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی نے بریلی کالج مین مدرس مقرر فرمایا اور مین نے طلبہ کو پڑھایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا کہ طلبہ کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی اُنکے جواب دفعتہً بدون کتاب بینی کے نہ بتا سکین اس لئے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال و جواب لکھ کر

طلبہ کو یاد کرایا اس ترکیب سے اونکو قواعد کا یاد کرنا اور سوالات امتحان کا سمجھکر
جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مؤلفین قواعد فارسی نے بیان قواعد
مین سوا ے چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین لکھی
اس سبب سے اکثر ذی استعدادون کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خیال
سے مینے کچھہ قواعد ترکیب کہنے کے اور ہر طرح کے جملون اور بڑی عبارتون کی
ترکیب بھی لکھکر طلبہ کو سمجھائی جس سے انکو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصادر عربی
اور انکے اسماء مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسماء کی تثنیہ و جمع وغیرہ کا
بیان لکھکر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمان حال کہ عربی سے مخلوط ہے بدون ان امور کے
یاد کرنے کے نہین آتی پھر تو طلبہ کا یہ حال ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم کلکتہ
یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک شخص
بھی نے فیل نہوا بلکہ اس کے سبب سے انگریزی کے صرف و نحو کا بھی یاد کرنا آسان
ہوگیا جب نوبت سنہ ۱۸ع مین مین اپنے عہدہ سے مستعفی ہوا جب ہی سے
تنزل کی ابتدا پڑ گئی چنانچہ دونون زبانون کے طلبہ کے نمبرون کے
مقابلہ سے یہہ امر ظاہر ہوسکتا ہے ۔

اب بعض مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھہ سے استدعا کی
کہ رسالہ مذکور کو از سر نو لکھون خصوصاً مخدومی و شفیقی مولوی محمد منیر صاحب
کا اصرار اس باب مین حد سے متجاوز ہوا لہذا اون مسودات پریشان کو جمع کر کے چند
محاورات و مصطلحات فارسی اور اقسام نظم و نثر اور ضرب الامثال متعارفہ اور کسیقدر
تشبیہات و مناسبات اور کچھہ صنائع اور عروض و قوافی کو انپر اضافہ کر کے یہ رسالہ

ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین استادی و مخدومی
جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی گذرانا بحمد اللہ کہ جناب ممدوح نے
رسالہ کو تمام و کمال بنظر توجہ ملاحظہ فرماکر محو و اثبات بیجا سے مزین فرمایا اور ایک
تقریظ اسپر تحریر فرمائی جو آخر رسالہ مین مندرج ہے۔
اور واضح ہو کہ پہلے اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر صاحب نے
سنہ ۱۸۶۸ع مین چھپوایا بھی تھا جو انہین دنون مین ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کے قسم ہی اور انمین سے کو نزبانین بہت بولی جاتی ہین ج سات
قسم ۱ سغدی ۲ سکزی ۳ زاولی ۴ ہروی ۵ فارسی ۶ پہلوی ۷ دری۔ اور انمین سے پہلی تین
زیادہ مستعمل ہین س حروف علت کیا کیا ہین اور انکے نام کیا ہین ج ۱ واو
۲ الف ۳ یا۔ اور انکو اخوات اعراب اور حروف مدہ اور لین بھی کہتے ہین۔ س
اعراب کسے کہتے ہین اور اسکے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس حرف پر
یہ اعراب آتے ہین اوسکا نام کیا ہوتا ہے ج اعراب حرکت کو کہتے ہین
اور وہ تین قسم ہے۔ فتحہ۔ یا نصب زبر کو۔ کسرہ یا جر زیر کو۔ ضمہ۔ یا رفع پیش کو
کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اوسکو متحرک کہتے ہین۔ پس فتحہ
والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو
مرفوع یا مضموم کہتے ہین جیسے غلامی کا غ مضموم ہے اور لام مفتوح اور میم مکسور

س جزم اور سکون کسے کہتے ہین اور جسپر یہ آتے ہین اوسکا کیا نام ہوتا ہی۔ ج حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہین بشرطیکہ ماقبل اوسکا متحرک ہو اور جس حرف پر جزم یا سکون ہوتا ہے اوسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہین جیسے شُد کی دال س وقف کسے کہتے ہین اور موقوف کیا ہے ج سکون کے بعد اعراب کے نہونے کو وقف بولتے ہین اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہے جس کے پہلے حرف ساکن ہو جیسے اسپ کی پ س مشدد کسکو کہتے ہین ج جس حرف پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ پڑھا جاوے جیسے فرّخ اور خرّم کی ر۔ س الف ممدودہ اور مقصورہ کسکو کہتے ہین ج فارسیوں کی اصطلاح مین جو الف بڑھا کر پڑھا جاوے جیسے لفظ آپ مین وہ ممدودہ ہے اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہین جیسے اگر مین س۔ تنوین کسکو کہتے ہین ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر ایک ہی دو حرکتین ہوتی ہین تلفظ مین اوسکے آخر نون بڑھایا جاتا ہے اور زبر کی تنوین مین آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً لیکن اگر حرف آخر ۃ مدور ہو تو الف نہین لکھے جیسے تذکرۃً

باب اول صرف کے بیان مین

س۔ علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہے ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ اور تعلیل[له] وغیرہ معلوم ہوتی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے س کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج کلمہ وہ لفظ بامعنے ہے جسکو آدمی بولے اور اُسکے تین اقسام ہین اسم فعل حرف اور انکو تین فصلون مین بیان کرتے ہین

له تعلیل اصطلاح صرف مین اوس تغیر اور تبدیل کو کہتے ہین جو اہل زبان کسی کلمہ مین واسطے آسانی و خوش آوازی کے کرتے ہین

فصل اول اسم کے بیان مین — س- اسم کسکو کہتے ہین اور وہ کے
قسم ہے ج- اسم وہی جو نام ہو کسی شے کا اور اوسکی دو قسمین ہین اسم ذات اور اسم صفت
پس اسم ذات وہ ہی جو نام ہو ذات کسی شے کا جیسے شیراز- درخت نیکی بدی اور اسم صفت
وہ ہے جس مین کوئی معنے وصفی پائے جاتے ہون جیسے نیک و بد وغیرہ س از روے
تقسیم صرفی مطلق اسم کی کے قسمین ہین ج تین جامد مصدر مشتق س اسم جامد
کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج جامد اسم غیر مشتق اور مصدر کو کہتے ہین-
اور اوس کے دو قسمین ہین- نکرہ- اور معرفہ جیسے مرد شتر زید خوب س-
نکرہ کسکو کہتے ہین ج اسم غیر معین کو نکرہ کہتے ہین س معرفہ کی تعریف اور اقسام
اور خاصیت کیا ہے ج معرفہ وہ ہے جو شے معین پر دلالت کرے اور اوسکی
سات قسمین ہین علم ضمیر اسم اشارہ موصول معہود ذہنی یا خارجی مضاف
پانچون قسمون مذکورہ کی طرف منادی اور خاصیت معرفہ کی یہ ہے کہ وہ صفت
نہین ہوتا ہے- س علم کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج علم وہ ہی جو کسی
شے معین کا نام ہو جیسے زید اور اس کو اسم خاصیت یا جزی حقیقی بھی کہتے
ہین اور سواے اسکے پانچ قسمین اور ہین-
اول کنیت جو باپ یا بیٹے وغیرہ کی اضافت سے ہو جیسے ابو القاسم ابن عباس
دوم- خطاب جو بڑون کیطرف سے کسیکو دیا جاے- جیسے شرف الدولہ-
سوم- عرف جیسے کالیخان سے کلن اور حافظ شیرازی وغیرہ چہارم تخلص جیسے
سعدی اور عرفی پنجم- لقب جسمین معنی وصفی ملحوظ ہون جیسے جلال الدین لقب اکبر بادشاہ کا
س- ضمیر کس کو کہتے ہین اور مرجع کیا ہے- ج- ضمیر وہ لفظ ہے کہ

بجاے اسم سابق مذکور شدہ کے جسکو اوسکا مرجع کہتے ہین لایا جاوے س اضمار قبل الذکر کسکو کہتے ہین ج مرجع سے ضمیر کے مقدم لانے کو کہتے ہین جیسے وگر نیابد ستا عیش در دکان نرگس مین ضمیر شین اپنے مرجع نرگس سے پہلے لائی گئی ہے س ضمیر کے قسم ہے اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے ج اول ضمیر کی دو قسمین ہین متصل اور منفصل متصل وہ ہے جو کلمے کے ساتھ ہووے آوے جیسے کردم مین میم اور کتابش کا شین۔ اور منفصل وہ ہے جو علیحدہ کلمہ ہو جیسے من اور تو اور پھر ہر ایک کی تین تین قسمین ہین۔ اول۔ مرفوع جس کو فاعلی بھی کہتے ہین وہ جو کسی فعل کا فاعل یا مبتدا ہووے جیسے آمدم یا او حاضر ست۔ دوم منصوب جس کو مفعولی بھی کہتے ہین وہ ہے جو فعل کا مفعول ہو جیسے زدمش۔ سوم مجرور جسکو اضافی بھی کہتے ہین جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو جیسے غلامم اور بتو تو کل ضمیرین چھ قسم ہوئین مرفوع متصل مرفوع منفصل منصوب متصل منصوب منفصل مجرور متصل مجرور منفصل س ضمیر متصل کی کے قسمین ہین مع تعریف بتلاو ج دو قسمین ہین مستتر اور بارز۔ مستتر وہ ہے جسکے لئے کوئی لفظ فعل مین نہو اور معنے اسکے لئے جاوین جیسے کرد مین ضمیر غائب مستتر ہے اور یہ ہمیشہ صیغہ واحد غائب مین مستتر ہوا کرتی ہے اور صرف امر و نہی کے واحد حاضر مین بھی مستتر ہوتی ہے اور بارز وہ ہے جسکے لئے کوئی لفظ فعل مین لگایا جاوے جیسے آمدی مین ی س کل ضمائر متصل کتنی ہین اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ج دس ہین م یم ی ید ند ما ن ت تان ش شان۔ ان مین سے اول پانچ متصل فاعلی ہین یعنے جب اونکے پہلے فعل آتا ہے تو وہ ضمیر متصل فاعل فعل مذکور کا ہوتی ہین جیسے رفتم رفتیم اور آخر کے پانچ مع م کے متصل مفعولی ہین بشرطیکہ اونکے پہلے فعل متعدی واقع ہو جیسے کندم اور زدندمان اور بردندت

وغیرہ اور یہی چھوٹی متصل اضافی ہونگے اگر انسے پہلے کوئی اسم آوے جیسے کتابم اور غلامت
اور نامش وغیرہ اور ان ضمیروں پر حرف جر نہیں آتا س کل ضمائر منفصل کسے ہین
اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین۔ ج چھ ہین ۱ من ۲ تو ۳ ما ۴ شما ۵ او یا وے
۶ اوشان یا ایشان۔ جب یہ فعل سے پہلے آتی ہین یا مبتدا ہوتی ہین تو فائدہ
منفصل فاعلی کا دیتی ہین جیسے من نوشتم یا من حاضرم اور جب را ان کے
آگے آتا ہے تو منفصل مفعولی کا اور اس وقت نون لفظ من کا اور واو لفظ تو کا گرجاتا
ہے مرا اور ترا بولتے ہین۔ اور جب کوئی اسم یا حرف جر آتا ہے تو فائدہ
منفصل اضافی کا دیتی ہین جیسے کتاب تو از من۔ س ضمائر متصل مین کچھ اور
بھی تغیر ہوتا ہے ج ہان ضمائر متصل فاعلی اور اضافی اگر ایسے کلمہ سے ملحق
ہون جسکے آخر یا مختفی ساکن ہو تو ان سے پہلے الف بڑہا دیتے ہین جیسے
ساختہ ات اور گفتہ ام وغیرہ اور اگر ضرورت کے باعث ضمیر مقدم ہوجاتی ہے
اور بعد ساکن کے آتی ہے تب بھی الف بڑہاتے ہین جیسے ع چو نامم توام
جان نوازی کند۔ اور اگر ایسے کلمہ مین ملین جسکے آخر مین الف ہو یا واو تو صرف
اضافی مین ضمیر سے پہلے ی بڑہا دیجائیگی جیسے پایم اور خدایم اور رویش اور
بویت۔ س لفظ خود یا خویش یا خویشتن کس وقت بجاے ضمیر کے استعمال
کئے جاتے ہین ج جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملہ مین اول مبتدا یا فاعل واقع
ہوکر پھر وہی اسم یا ضمیر مضاف الیہ واقع ہو تو ایسی حالت مین بجاے پہلے
اسم یا ضمیر کے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہین۔ جیسے زید بخانہ خود موجود است
یا زید عمرو را بخانہ خویشتن برد۔ س لفظ خود و خویشتن کسی اور معنے

کا بھی فائدہ دیتے ہین ج کبھی ضمیر ماقبل کی تاکید کے لئے بھی آیا کرتے ہیں جیسے
ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند س سوا لفظ خویش وغیرہ کے
اور الفاظ بھی بجائے ضمائر استعمال کئے جاتے ہین ج ہان چنانچہ بجائے ضمیر
متکلم بندہ مخلص وغیرہ اور بجائے ضمیر مخاطب خداوند قبلہ وغیرہ اور بجائے ضمیر غائب
جناب موصی الیہ وغیرہ جو انشاؤن مین بکثرت موجود ہین س اشارہ اور مشار الیہ
کی تعریف مع مثال بتاؤ ج اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی چیز محسوس
کی طرف اشارہ کرین اور جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہین اُسے مشارٌ الیہ
کہتے ہین اور اشارہ کے لئے دو لفظ ہین آن واسطے اشارہ بعید کے اور این واسطے
اشارہ قریب کے آتا ہے اور عربی کا اشارہ قریب ہذا بھی فارسی مین بہت مستعمل
ہے اور اشارہ محسوس اور غیر محسوس دونون کی طرف ہو سکتا ہے س اسم موصول
کسے کہتے ہین اور اوسکے واسطے کیا کیا لفظ ہین ج اسم موصول وہ اسم ہے جسکے
آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہو اور اس جملہ کو صلہ کہتے ہین اور صلہ اور موصول
کے درمیان ایک کاف ضرور لایا کرتے ہین اور لفظ آن تنہا یا کسی اسم سے ملکر
فائدہ اسم موصول کا دیتا ہے اور ایسے ہی یائے مجہول کسی اسم کے آخر ملکر موصول
کا فائدہ دیتی ہے اور لفظ آنکہ اور آنانکہ ہرکہ ہر آنکہ آنچہ ہر آنچہ اسمائے موصول
ہین جیسے ع آنکس کہ مرا گشت بازآمد پیش ۔ لفظ آنکس اسم موصول
ہے اور ع کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ۔ مین لفظ کسانے اسم موصول
ہے س معہود ذہنی اور خارجی کسکو کہتے ہین ج معہود ذہنی وہ
اسم نکرہ ہے جو ذہن متکلم یا مخاطب مین مشخص ہو مثلاً لفظ دشمن سے اگر

مراد زید وغیرہ کوئی شخص معین ہو تو اوس وقت مین اوسے معہود ذہنی کہین گے اور معہود خارجی وہ نکرہ ہے جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام ہی سمجھی جاتی ہے س ایسے اسما نکرہ کی شالین دو جن مین بسبب اضافت تعریف آگئی ہو۔ ج جیسے غلام زید اور برادر او اور رہرو الطرف اور ہمراہی شخصے یکہ دیروز آمدہ بود او پسر خلیل۔ س ساتوین قسم معرفہ کی مع تعریف بتلاؤ ج ساتوین قسم منادی ہے اور منادی اسے کہتے ہین جو پکارا جاوے جیسے اے زن س منادی مین اور کون اسم داخل ہے ج مندوب بھی منادی مین داخل ہے اور مندوب وہ ہے جسے بوجہ حزن یا تاسف یاد کرتے ہین جیسے وا مصیبت س مصدر کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج مصدر وہ اسم ہے جو کسی شے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اوسکے آخر دن یا تن ہو اور اس کی چار قسمین ہین متصرف اور مقتضب و وضعی اور غیر وضعی یا جعلی۔ س اقسام مصدر کی تعریف و امثلہ بتاؤ ج متصرف وہ ہے جس سے تمام افعال مشتق ہوتے ہین جیسے کردن اور مقتضب وہ جو ایسا نہو جیسے ستہ بمعنی فہمیدن اور وضعی وہ جسے واضع فارس نے بنایا ہو جیسے گردیدن اور آمدن وغیرہ اور غیر وضعی یا جعلی وہ جو کسی اور زبان کے لفظ مین علامت مصدر دن یا تن بڑھا دین جیسے طلب سے طلبیدن اور چال سے چلیدن وغیرہ س اسم مشتق کی تعریف مع اقسام بیان کرو ج اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے بنایا جاوے اور اوسکی چھ قسمین ہین اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ اسم ظرف اسم آلہ حاصل مصدر س اسم فاعل کی تعریف بیان کرو ج اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے

جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اوس کے ساتھہ قایم ہو جیسے زندہ اور میرندہ س اسم فاعل کے اقسام اور اونکے بنانیکا قاعدہ کیا ہے۔ ج اوسکی دو قسمین ہین اول قیاسی جو امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سے بنتا ہے جیسے گوئی سے گوینده۔ دوم سماعی جو امر حاضر یا ماضی کے آخر الف یا گار یا آر بڑھانے سے بنتا ہے جیسے بین سے بینا اور آمرزگار پروردگار نمودار وغیرہ۔ اور عربی کا اسم فاعل جو فاعل کے وزن پر ہوتا ہے وہ بھی فارسی مین بہت آتا ہے جیسے کاتب اور عالم وغیرہ س اسم مفعول کس کو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہے۔ ج اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جسپر فعل واقع ہوا اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے کشت سے کشته۔ اور عربی کا اسم مفعول جو مفعول کے وزن پر ہو وہ بھی فارسی مین اکثر مستعمل ہے جیسے مطلوب اور معلوم وغیرہ س اسم حالیہ کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتا ہے ج اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل یا مفعول کی کیفیت یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار پایا جاوے اور وہ امر حاضر کے آخر الف نون زیادہ کرنے سے بنجاتا ہے جیسے خندان س اسم ظرف و اسم آلہ کیا ہے اور کیسے بنتے ہین ج اسم ظرف وہ ہے جس سے مکان یا زمان فعل سمجھا جاتا ہے اور طریقہ ظرف مکان کے بنانیکا یہ ہے کہ واحد امر حاضر کے شروع مین اسم کے آنیسے بنتا ہے جیسے زرخیز یعنے جہان خاستن زر اور کبھی حاصل مصدر پر گاہ لگانے سے بنتا ہے جیسے آرامگاہ اور ظرف زمان فارسی کی بھی یہی صورت ہے جیسے سحرگاہ اور اسم آلہ وہ ہے جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو اور وہ کبھی امر اور اسم کے ملنے سے بنتا ہے جیسے فتیلہ سوز یعنی آلہ سوختن فتیلہ اور عربی کا اسم ظرف مفعل اور مفعلہ کے وزن پر جیسے مکتب اور مدرسہ اور اسم آلہ مفعل اور مفعال کے وزن پر جیسے

اسم مفعول

اسم حالیہ

اسم ظرف و اسم آلہ

مجمر اور بیزاں بھی فارسی مستعمل ہین س حاصل مصدر کسکو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہی
ج حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہے جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کرے اور اوسکے
بننے کے کتنی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اُسکے معنے مین آتا ہے اور اکثر اوسکے
آخر ش کبھی اک کبھی اسکے پہلے کوئی اسم بڑھا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش پوشاک
قدمبوس اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اس کے معنے دیتا ہے کبھی اُس کے آخر
ار یا ئی بڑھا دیتے ہین جیسے گفت و رفتار و آمدنی کبھی ماضی اور امر دونو ملکر اسیکا فائدہ
دیتے ہین جیسے گفتگو اور جستجو اور کبھی اسم مفعول کے آخر ی معروف بڑھا دیتے ہین
اور اسوقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدلجاتی ہے جیسے افسردگی س اسما کے جمع بنانیکا
کیا قاعدہ ہے ج جمع بنانے مین اسم ذی روح کے آخر آن اور غیر ذی روح کے
آخر ہا بڑہاتے ہین جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع آجاتی
ہے جیسے درختان اور اژدرہا اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے آخر الف یا واؤ
ہوتا ہے اوسکے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور جسکے آخر ہ ہے اوسکو
گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان خوشخویان بندگان اور جمع غیر ذی روح
مین ی ہین لاتے اور ہ گرجاتی ہے جیسے ثناہا اور بوہا اور خامہا۔

فصل دوم فعل کے بیان مین

س مصدر سے کتنے فعل مشتق ہوتے ہین ج چھ فعل نکلتے ہین ماضی مضارع حال مستقبل
امر نہی س ماضی کی کتنی قسمین ہین ج چھ قسمین ہین مطلق قریب بعید شکیہ استمراری
تمنائی س ماضی مطلق کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہے ج ماضی مطلق وہ فعل ہے

جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب و بعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر کے آخر سے
نون اور اسکے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بنجاتی ہے جیسے گفتن سے گفت

ماضی قریب

س ماضی قریب کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی قریب وہ ہے جسمین
زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے اور اسے گذرے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق
کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ است بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتہ است اور
کبھی بدون است کے بھی بولتے ہین

ماضی بعید

س ماضی بعید مع تعریف وقاعدہ بیان کرو
ج ماضی بعید وہ ہے کہ جسکے زمانہ کو گذرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی
مطلق کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ بود بڑھانے سے بنتی ہے جیسے گفتہ بود

ماضی شکیہ

س ماضی
شکیہ کے بنانیکا قاعدہ اور تعریف بتلاؤ ج ماضی شکیہ وہ ہے جسمین زمانہ گذشتہ
اور ایک قسم کا شک پایا جاوے اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ باشد
بڑھا دینے سے بنتی ہے جیسے گفتہ باشد اور اسکو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین

ماضی استمراری

س ماضی استمراری کی تعریف اور اسکے بنانیکا قاعدہ کیا ہے ج ماضی استمراری
وہ فعل ہے جسمین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہوچکنا نہ سمجھا جاوے اسی جہت سے
اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ می
یا ہمی بڑھانے سے بنجاتی ہے جیسے میگفت یا ہمیگفت

ماضی تمنائی

س ماضی تمنائی کسے
کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی تمنائی وہ ہے جسمین فعل کی آرزو پائی جاوے
اور اوسکو ماضی شرطیہ کہتے ہین اس وجہ سے کہ تمنا و آرزو اکثر حروف شرط سے پیدا
ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یاء مجہول بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتے
اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین. دو غائب کے ایک واحد متکلم کا

س کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہے ج ہان ماضی استمراری تمنائی کے معنے مین اور تمنائی استمراری کے معنی مین آتی ہے س پھر تمنائی اور استمراری مین کیا فرق رہا ج فرق یہی ہے کہ یہہ دونو اگر بعد حرف شرط کے واقع ہونگے تو تمنا کے معنے ہونگے ورنہ استمراری ہونگے س یہانتک سب ماضیون سے صیغہ واحد غائب کے بنانے کا قاعدہ مذکور ہوا باقی اور صیغے کسطرح بنتے ہین ج ہر فعل سے چھہ چھہ صیغے آتے ہین۔ واحد غائب۔ جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم اور انمین سے ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اسکے آخر چار ماضیون مین ضمائر متصل فاعلی بڑہانے سے بنجاتے ہین جیسے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم ماضی مطلق مین اور گفتہ است گفتہ اند گفتہ ای گفتہ اید گفتہ ام گفتہ ایم ماضی قریب مین اور گفتہ بود گفتہ بودند الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین اور ماضی شکیہ مین ضمائر بعد شین کے آتی ہین جیسے گفتہ باشد گفتہ باشند گفتہ باشی الخ اور ماضی تمنائی مین ضمائر یای مجہول سے پہلے لاحق ہوتی ہین جیسے گفتے گفتندے گفتمے س ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف آتے ہین ج ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا مجموعہ یہہ ہے (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہے س مضارع کسے کہتے ہین اور کیسے بنتا ہے ج مضارع وہ فعل ہے جسمین دو زمانے حال و استقبال پائے جاوین اور اسکے بنانے کا مصدر سے قاعدہ یہہ ہے کہ علامت مصدر دن یا تن کو گرا کر دال ساکن آخر مین بڑہا دین اور اس سے پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پروردن سے پرورد مگر بموجب قاعدہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی گیارہ حرفون مین سے ہوتا ہے اور ان حرفون

مین سواے ن کے کچھہ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتاہے لہذا ہر ایک حرف کا بیان جداگانہ بترتیب لکھا جاتا ہے ۔

(۵) اگر علامت مصدر گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع مین محذوف ہوجائیگا جیسے نہادن سے نہد اور ایستادن سے ایستد مگر ایک مصدر مین الف مذکور یا ہوز سے بدل جاتاہی جیسے دادن سے دہد اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ اُسکے بعد ی مضارع مین زیادہ ہوجاتی ہی جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید ۔

(۶) اور اگر خ رہے تو وہ اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے بیختن سے بیزد اور آموختن سے آموزد مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہے اور شناختن مین س سے اور گسیختن مین ی اور خ دونو کی جگھہ ل مضارع مین آتا ہے اور پختن مین ہرچند ز سے بدلتی ہے مگر مضارع مین پزد بفتح اول کہتے ہین ۔
فروشد ۱۲ شناسد ۱۲ گسلد ۱۲

(۷) اور صرف مصدر کردن مین ن سے بدلتی ہے اور کند بضم اول کہتے ہین اور مصدر مردن مین ر سے پہلے ی زائد کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہوجاتاہے اور بردن کے مضارع مین ب کو فتحہ ہوجاتا ہے ۔

(۸) اور علامت مصدر کی دور کرنے کے بعد ز صرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہے مضارع مین اوسکے بعد ن بڑہا کر زند بولتے ہین ۔

(۹) اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اسمین ہوتاہی اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر تو حذف ہوجاتاہی جیسے بایستن اور شایستن مین باید اور شاید اور ایک مصدر مین مع ماقبل کی ی کے حذف ہوتاہی جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتاہے جیسے کاستن سے کاہد اور خواستن سے خواہد اور کہین ی سے جیسے پیراستن سے پیراید اور کہین

سے جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہین ن و سے جیسے بستن سے بندد اور ایک
مصدر مین ن سے جیسے اشکستن شکند بالکسر اور ایک مصدر مین ی ن سے جیسے
نشستن سے نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزد بالالف اور ایک مین
ل سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین اوسکے ماقبل ی زائد ہوتی ہے جیسے رستن
سے رلیبد اور ایک مین بعد کو ت زائد ہے جیسے خستن سے خستد۔
اور اگر ش رہے تو وہ ر سے بدلجاتا ہے جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین تبدیل
نہین ہوئی جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک مین ش کے بعد و زائد ہوتی ہے جیسے شدن
سے شود بفتح اول اور ایک مصدر مین ز سے بدلا ہے افراشتن سے افرازد اور ایک مین ی سے
ہرشتن سے ہرید اور ایک مین ل سے ہشتن سے ہلد اور ایک مین ی س سے نوشتن سے
نویسد اور ایک مین ر د سے جیسے نوشتن بمعنے طے کردن سے نوردد۔
اور اگر ف رہے تو ب سے بدلجائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدرون مین و سے
بدلتی ہے یعنے رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رود اور کاود اور شنود آیا ہے
اور تین مصدرونمین تبدیل نہین ہوتی یعنے بافتن اور شگافتن اور شگفتن مین اور
ایک یعنی پذیرفتن مین حذف ہوجاتی ہے مضارع پذیرد ہے اور گرفتن مین حذف کے
ساتھ گ کے بعد ی زائد ہوتی ہے گیرد بولتے ہین اور ایک مین و ی سے بدلتی ہے
جیسے گفتن سے گوید اور ایک مین ف کے بعد ت زائد ہوتی ہے جیسے سفتن سے سفتد
اور ایک مین س پ سے بدلتی ہے جیسے خفتن سے خسپد۔
اور م صرف ایک مصدر آمدن مین رہتا ہے اور مضارع مین ی سے بدلجاتا ہے اور آید بولتے
ہین اور اگر و رہے تو او سکو الف اور ی سے بدلتے ہین جیسے آسودن سے آساید اور ہمودن سے

پہاید اور تین مصدروں میں تبدیل نہیں ہوتی یعنی بودن اور شنودن اور غنودن
کا مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدہ کے بموجب آتا ہے

مضارع

اور اگر علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع میں گر جائیگی جیسے ارزیدن سے
ارزد اور بریدن سے برد اور دو مصدروں آفریدن اور گزیدن میں حذف نہیں ہوتی بلکہ
اسکے بعد ن زیادہ کرتے ہیں اور آفریند اور گزیند کہتے ہیں اور ایک مصدر میں
مضارع خلاف قیاس دوسرے حروف سے آتا ہے یعنے دیدن سے بیند غرضکہ

مضارع بنانے کا قاعدہ

مضارع بنانے کا اب اکثر یہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہے یہ ہوا کہ مصدر سے دن
یا تن گرادو اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو اسکو بھی گرادو اور اگر د ہو تو اسکو الف
ی سے بدلدو اور تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کردو
اور ش ہو تو ر سے اور ف ہو تو ب سے بدلو پھر دال ساکن آخر میں بڑھاؤ
اور اسکے ماقبل کو فتحہ دو صیغہ واحد غائب بنجائیگا اور ضمیرین فاعلی لگا دال کو
حذف کرکے لگاو جیسے پرورد پرورند پروری پرورید پرورم پروریم
س مضارع دوامی کیونکر بنتا ہے ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ مے بڑھانے سے
بنجاتا ہے جیسے میگفتہ باشد وغیرہ

حال

س فعل حال کی تعریف اور اسکے بنانے
کا قاعدہ کیا ہے ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور وہ
مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑھانے سے بنجاتا ہے جیسے میگوید میگویند میگوئی الخ
یا ہمیگوید ہمیگویند الخ

مستقبل

س فعل مستقبل کسکو کہتے ہیں اور کیسے بنتا ہے ج فعل مستقبل
وہ ہے جسمین زمانہ آیندہ پایا جاوے اور اوسکو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد اور بعض
اوقات تواند بڑھاکر بناتے ہیں جیسے خواہد گفت یا تواند کرد۔ مگر یاد رہے کہ مستقبل میں

صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہی اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند مین بڑھائی
جاتی ہین جیسے خواہد گفت خواہند گفت خواہی گفت خواہید گفت خواہم گفت خواہیم گفت
اسیطرح تواند گفت توانند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہین ج امر غائب اور
متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید کہ اور لازم کہ بڑھانے سے بنتا ہے جیسے باید کہ
گوید اور لازم کہ خوانم اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنے کے بعد
رہجاتا ہے جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہے
جیسے خوانید مگر امر کے شروع مین اکثر ب زائد ہوتی ہے اور نہی غائب و متکلم بنانیمین امر غائب
و متکلم پرن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند اور لازم کہ نگوییم اور نہی حاضر کے لئے امر حاضر پر
میم بڑھادیتے ہین جیسے مکن س لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہین ج
لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر تمام ہوجاے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو
فاعل سے گذر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمرو را زد اور مشترک وہ جسکا استعمال کبھی بطور
لازم اور کبھی بطور متعدی ہووے جیسے پایم سوخت اور آتشے جہانرا سوخت س مصدر لازم سے
متعدی کیسے بناتے ہین ج صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف و نون یا الف و نون
و یاے معروف بڑھا کر علامت مصدر (دن) لگانے سے بنتا ہے جیسے ترسیدن سے
ترساندن اور ترسانیدن اور یاد رہے کہ اگر یہ قاعدہ فعل متعدی مین جاری ہوگا
تو متعدی بدو مفعول ہوجائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س فعل معروف کسے
کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانیکا قاعدہ کیا ہی ج فعل معروف
وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہو اور مجہول وہ جسکا فاعل معلوم نہو اور بنانے کا
یہہ قاعدہ ہے کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل

امر و نہی

لازم و متعدی

فعل مجہول بنانیکا قاعدہ

اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بناکر ماضی مطلق کے آخر ہاء مختفی بڑھاکر اوس کے بعد
رکھدینا چاہیئے مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائینگے تو شدن کی ماضی مطلق کے
صیغے مجہول مین مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کے لئے اور گفتہ شدند جمع غائب کے
لئے اسیطرح سب ماضیون کو قیاس کرو۔ اور مضارع مجہول مین شدن کے
مضارع کے صیغے آتے ہین جیسے گفتہ شود گفتہ شوند وغیرہ اور حال مین حال کے
صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کے جیسے گفتہ نشود
اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین ج
مثبت وہ جسمین کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور مے کند وغیرہ
اور منفی وہ جسمین نکرنا یا نہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمے کند اور منفی بنانیکے
لئے مثبت کے پہلے نون زیادہ کردیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی شدن
کے مشتقات پر لگانا بہتر ہے جیسے گفتہ نشود۔

فصل سوم حرف کے بیان مین

س حرف کسکو کہتے ہین ج حرف وہ کلمہ ہے جسکے معنے مستقل نہون یعنے بدون دوسرے
کلمہ کے ملنے کے اُسکے معنے سمجھہ مین نہ آوین جیسے از اور بر وغیرہ س حروف تہجی کے
کیا معنے ہین اور وہ فارسی مین کتنے ہین اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کونسے
ہین ج حروف تہجی کے یہ معنے ہین کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات مرکب
ہوتے ہین اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہین وہ ۲۴ ہین جن مین سے
چار یعنے پ چ ژ گ فارسی کے لئے خاص ہین[له] اور ان کو انکے ہم شکلون سے
ممیز کرنے کے لئے باء فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہین جیسے ب

[له] کسیکا شعر ہے ۵ حرف مخصوص فارسی شد چار ۞ پ و چ ژ و گاف از بردار - ۱۲ -

اور ژ اور ز اور گ کو تازی بولتے ہین باقی بیس حرف عربی و فارسی مین مشترک
ہین اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین ث ح ص ض ط ظ ع ق
اور چونکہ کلام فارسی مین عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہین تو معلوم ہوا کہ
فارسی مروجہ حال کے الفاظ تیتیس۳۲ حروف سے ترکیب پاتے ہین س اسماء حروف
تہجی کے اقسام مع تعریف و مثال بتاؤ ج جن حروف کے نام دو حرفی ہین انکو مسروری
کہتے ہین اور وہ بارہ۱۲ ہین با۱ تا۲ ثا۳ حا۴ خا۵ را۶ زا۷ طا۸ ظا۹ فا۱۰ ہا۱۱ یا۱۲ اور جن حروف
کا سہ حرفی نام ہے اس طرح کہ اول و آخر کا حرف ایک نہو انکو ملفوظی کہتے
ہین وہ تیرہ۱۳ ہین الف۱ جیم۲ دال۳ ذال۴ سین۵ شین۶ صاد۷ ضاد۸ عین۹ غین۱۰ قاف۱۱
کاف۱۲ لام۱۳ - اور جن کا اول و آخر ایک ہی حرف ہو انکو مکتوبی کہتے ہین وہ تین حرف
ہین میم نون واو س حروف ابتث اور ابجد کیا ہین ج حروف تہجی کی
دو ترتیبین ہین ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہے یعنے ا ب ت ث وغیرہ
اس ترتیب کو ابتث کہتے ہین اور دوسری ترتیب وہ ہے کہ حروف کی
اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنے ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ
ضظغ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہین - اس ترتیب مین حطی کی ط تک اکائیان ہین
الف کا ایک ب کے دو یہان تک کہ ط کے نو ہین اور ی سے دہائیان ہین
ص تک اور ق سے سیکڑے ہین غ تک - موت و تولد و جنگ وغیرہ
امور عظام کے سن یاد رکھنے کو کوئی جملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہین جس کے
حروف کے اعداد ملکر سن معلوم کی برابر ہوجائین جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام
جسکی پیدایش ۱۲۵۵ ہجری مین ہوئی اور غم اکبر سال وفات اکبر خان لیسر

دوست محمد خان والی کابل س حروف تہجی سوائے غرض ترکیب الفاظ کے اور بھی کسی معنے یا غرض کے لئے آتے ہین ج ہر ایک حرف سے معنی اور غرض جدا گانہ ہے جسکی کیفیت سوالات ذیل سے جنمین سب حروف کا ترتیب وار بیان ہے معلوم ہوگی

س (الف) کتنے معنون مین مستعمل ہے مع امثلہ بتاؤ ج جب اسم کے آخر مین آتا ہے تو گیارہ معنے مین مستعمل ہوتا ہے اور اول اور وسط مین سات معنے کے لئے پس کل اٹھارہ معنے ہوئے بدین تفصیل ۱ کثرت [خوشا] ۲ مصدر [پہنا] ۳ قسم [حقا] ۴ متکلم [ملا خدا] ۵ تحسین [درویشانہ] ۶ ندا [خدایا] ۷ ندبہ [دردا] ۸ فاعلی [دانا] ۹ مفعولیت [پذیرا] ۱۰ لیاقت [خوانا] ۱۱ تعظیم [طالبا] ۱۲ زاید [الحکم و گفتا] ۱۳ اتصال [شباشب] ۱۴ عطف [شبا روز] ۱۵ بدل ہ اور ی [ارچند] ۱۶ رفع اجتماع ساکنین [پیرمغان، ساختہ اند] ۱۷ محذوف [کورا] ۱۸ بدل بدال [بدین] س حرف (ب) کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہے اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہہ زائد آتا ہے اور ایسے وقت مین اوسکا اعراب کیا ہوتا ہے مفصل مع امثلہ بتاؤ ج واؤ میم ف سے تبدیل ہوجاتا ہے جیسے سیب و سیو اور غرب غژم [دانہ انگور] اور تب تف اور فصحاء فارس اکثر گفتگو مین بائے ظرفیت وقسم و استعانت کو حذف کردیتی ہین جیسے خانہ میروم جان تو ہمچنین خواہم کرد واین کتاب دست خود نوشتہ ام یعنے بخانہ اور بجان تو اور بدست خود۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کے آخر سے حذف کردیتے ہین جیسے ع ساقی بگو کہ میکدہ رارفت و روکنند۔ یعنے رفت و روب۔ اور زائد۔ ماضی مضارع۔ امر۔ اسم پر آتی ہے جیسے بگفتا۔ بزند۔ ببین۔ بغیر۔ اور ایسی ب جب فعل مضموم الاول پر آتی ہے تب مضموم ہوتی ہے جیسے بگو اور بشست ورنہ مکسور جیسے بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہے جیسے بدست اور بجد اس ب کتنے معنی مین مستعمل ہے

مع امثلہ بیان کرو ج بآئیس معنے ہین ۱ الصاق ۲ علت

وتسبدم — بیتقی آدمی بہتر است از دو آب

۳ ظرف مکانی ۴ ظرف زمانی ۵ قریب ۶ قسم

بشہرے درآمد — بعہد توم بنیم آرام خلق — چون بدرخت گل برسم — بیزدان

۷ صحبت ۸ برائے ۹ استعانت

کتاب باوراق بوسیدہ حوالہ او کردم — رفت منزل بدیگرے پرداخت — بلشکر توان کرد این کار نزاد

۱۰ عوض ۱۱ مقدار ۱۲ توسل

بفرمود بفروختند ش بسیم — بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد — خدایا بحق بنی فاطمہ

۱۳ ابتدا ۱۴ مثل ۱۵ بمعنے بر

بنام جہاندار جہان آفرین — بہ بالای او در جہان سرو نیست — نہے چشم و دولت بروے تو باز

۱۶ مقابلہ ۱۷ طرف ۱۸ مطابق

بدست کرم آب دریا ببرد — وز انجا بصحرا بے محشر برد — بخلق جہان آفرین کار کن

۱۹ معنے مفعول ۲۰ بزیر ۲۱ اضافی

بخواہندگان بخشم از مال گنج — بہ تیغ آمد از دوسیان در نبرد — و زر زر داری بزور محتاج نہ

۲۲ لیاقت

صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است

س ب کا کوئی خاصہ بیان کرو ج اس کے خواص مین سے ہے کہ اسم اشارہ اور ضمیر کے الف کو اوسکے بعد دال سے بدلنا جائز ہے جیسے بآین اور بدین س ت کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہے اور اوسکو کسی کلمہ کے شروع مین کونسی حرکت دیجاتی ہے اور آخر مین کونسی ج دال وجیم سے بدل جاتی ہے جیسے توت تود اور تارات وتاراج ۔ اور جب کسی کلمہ کے شروع مین آتی ہے تو مضموم

ہوتی ہے جیسے تست و ترا اور آخر مین ساکن جیسے خدایت و کتابت س کیا ت
شروع مین بدون ملائے کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہے ج نہین اور ایسی حالت مین
واو مجہول اتمام لفظ کے واسطے اسکے آخر زیادہ کیا جاتا ہی اور یہ واو کبھی تلفظ مین
آتا ہی اور کبھی نہین جیسے ع تو کہ با دشمنان نظر داری ع تو اصل وجود آمدی از نخست
س ت کتنے معنے مین مستعمل ہے ج چار معنے ہین ۔ بمعنی ضمیر مفعولی آخر فعل کے
گفتمت ۔ اور بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے ولت بمعنی خود ع گیرم کہ غمت نیست غم
ماہم نیست ۔ و زائد ۔ فراشش ۔ فراشت س ث کس زبان سے مخصوص ہے اور
اور اغریث اور کیومرث کس زبان کے لفظ ہین ج یہہ حرف عربی سے مخصوص ہے
فارسی مین نہین آتا اور لفظ اغریرث فارسی نہین ترکی ہے اور کیومرث مین کاف فارسی
اور تا ۔ مثناۃ فوقانی ہے نہ ثا ۔ مثلثہ س جیم کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہے
مع امثلہ بیان کرو ج تبدیل ہوجاتا ہی زا ۔ معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ سے جیسے
کاج سے کاش اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تا ۔ مثناۃ فوقانیہ سے
جیسے تاراج سے تارات س جیم فارسی کس کس حرف سے بدلجاتا ہے ج کاف
تازی سے جیسے زاج زاک اور زا ۔ معجمہ سے جیسے پچشک ۔ پزشک ۔ اور شین
منقوطہ سے جیسے کاچی کاشی س جیم فارسی کس کس معنے مین مستعمل ہے
ج آخر مین تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے باغچہ اور کبھی یاے تحتانی اسکے ماقبل
زیادہ کردیتے ہین جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل مین دوشیچہ تھا اور یہہ حرف
تصغیر مین مفتوح ہوتا ہے اور سات معنے ذیل کے لئے بھی مستعمل ہے
سب مین مکسور ہوتا ہے اور ہا ۔ مختفی اسکے آخر مین بہرحال لازم ہے

ت ۱ بکسر اول و سوم نام پادشاہ برادر افراسیاب ۱۲ ث ۲ بضم اول و کسر سوم نام پادشاہ که اول در جهان پادشاه شده بود ۱۲

۱ تعظیم — ببینے نگر تا چہ شاہی گرفت
۲ حقارت — سہے سہے چہ نشستی چہ برخاستی
۳ بمعنی بسیار — چہ خرم کسے کو بہنگام دست

۴ بمعنی علت — سحر از شعلہ رخساران وفاست دچہ آتش را نباشد بہرہ از آب
۵ بمعنی استفہام — از عدم ہیچ نشم انجام چہ آغاز کو

۶ بمعنی حسرت — گر فلک یار من بودی چہ خوش بودی
۷ بمعنی تسویہ یعنی برابری — چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

اور چہ کا مختصر چہ بھی آتا ہے جیسے ؎ سر چہ از دوست میرسد نیکوست س جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہے ج ایسے وقت مین استثنار لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہے استثنار لفظی جیسے ؎ گرچہ جہان جملہ بدیدی چو روز لیک جہان دیدہ نگشتی ہنوز۔ استثنار تقدیری جیسے ؎ اگرچہ پیش خردمند خاموشی ادب ست ؛ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی۔ یعنے الا بوقت مصلحت س حرف ح فارسی مین آتا ہے یا نہین ج یہہ حرف فارسی مین نہین آتا ہے اور چیز دعال[۱] جو لفظ فارسی کے مشہور ہین یہ اصل مین ہار ہوز سے تھے س حرف خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہے ج غین معجمہ سے جیسے تاخ وتاغ[۲] اور قاف سے جیسے چخماق وچقماق اور ہا ہوز سے جیسے خجیر وہجیر اور زار معجمہ سے مضارع مین اکثر تبدیل ہوجاتا ہے جیسے سوخت سوزد[خوب پسندیدہ ۱۲] س دال کس کس حرف سے تبدیل اور کہان کہان محذوف ہوتی ہے ج تار فوقانی سے جیسے دراج۔ تراج اور ذال معجمہ سے جیسے آدر آذر تبدیل ہوتی ہے۔ اور جب دو[۲] الین یا دال اور تے متصل واقع ہون تو حذف کردیتے ہین جیسے

---

۱ بکسر اول بمعنے محنت ۱۲ ۲ بمعنے رقص گوے چوگان ۱۲ ۳ درختے کہ آتش آن بدیر ماند و آنرا آزاد گویند ۱۲

سپیدیو اور زو ترکه اصل مین سپید دیو اور زود تر تھے۔ اور کبھی تخفیفا وسط کلمه اور آخر کلمه سے ساقط کر دیتے ہین جیسے شاباش اور ہر مز که اصل مین شادباش اور ہر مزد تھے س ذال فارسی مین کہان واقع ہوا کرتی ہے اور کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور کس قاعده سے ج کلمات فارسی کے اول مین نہین آتی وسط مین واقع ہوتی ہے اور دال مہمله سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے استاذ استاد۔ کاغذ کاغد۔ اور اس کا قاعده اس رباعی سے ظاہر ہے رباعی آنانکه بفارسی سخن میرانند۔ در معرض دال ذال رابنشانند۔ ماقبل وے ار ساکن جز وای بود۔ دال ست وگرنه ذال معجم خوانند س (ر) کہان محذوف اور کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کر دیتے ہین جیسے دختر سے دخت اور ل سے بدل جاتی ہے جیسے نیلوفر سے نیلوفل س (ز) کی تبدیلی اور کیفیت بتا ج جیم تازی سے جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے بزشک بچشک اور سین مہمله سے جیسے ایاز ایاس اور غین معجمه سے جیسے گریز۔ گریغ تبدیل ہوتی ہے اور کہین حذف ہوتی ہے جیسے آواز کو آوا کہتے ہین اور اس کے معنے حروف مرکبه مین معلوم ہونگے س (س) کس کس حرف سے تبدیل اور کہان محذوف ہوتا ہے ج اسما مین زاء معجمه سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمه سے جیسے فرسته۔ فرشته۔ اور صاد سے جیسے قفس قفص۔ اور تاء ہوز سے جیسے اماس اماه اور جیم فارسی سے جیسے خروس۔ خروچ بدل ہوتا ہے۔ اور مضارع مین اس کی تبدیل کا حال بحث فعل مین مشرح گذرا س (ش) کس کس حروف سے

تبدیل ہوتا ہے ج اسمار فارسی مین جیم تازی اور سین مہلہ سے بدلا جاتا ہی
جیسے کاش۔ کاج۔ مشک۔ مسک س (سﺦ) کتنے معنے مین مستعمل ہے
ج بمعنے ضمیر مفعول جیسے ع بفرمود بفروختندش بسیم۔ ضمیر مضاف الیہ [کلمہ تمنا ۱۲]
سرش بمعنے خود ع نہد خور ہر طرف دامے زتابش۔ افادہ حاصل مصدر
درآخر امر آمیزش زاید ع کلاہ سعادت یکے بر سرش۔ س حرف صاد کی
نسبت کچھ بیان کرو ج یہہ حرف عربی زبان سے مخصوص ہے اور صاد کرنا
صحیح کرنے سے کنایہ ہے اور صادسے اسکو نسبت دیتے ہین س کوئی لفظ
فارسی ایسا بتاؤ جس مین ض ہو ج یہہ حرف فارسی مین نہین آتا عربی سے
خصوصیت رکھتا ہے س ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون کس کس حرف
سے تبدیل ہوجاتا ہے اور انمین سے کون کون زبان عربی سے خصوصیت رکھتے ہین
ج ط دال مہلہ سے جیسے خطشہ۔ خدشہ اور غ کاف فارسی اور زا معجمہ سے
تبدیل ہوتا ہے جیسے لغام۔ لگام۔ گریغ۔ گریز۔ اور ف بار موحدہ و با فارسی
سے جیسے زبان۔ زفان۔ گشتاشف۔ گشتاسپ اور قاف کاف اور غ سے
جیسے تریاق۔ تریاک۔ قالیچہ۔ غالیچہ۔ اور ط ظ ع ق زبان عربی سے مخصوص ہین
س ک۔ کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت رکھتا ہے
ج ہا مہلہ اور خا معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے خواجگک و شاماکچہ شاماخچہ
اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو اوسکا
تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے جیسے کاین اور کان اور کاسی مین اور ضمیر کے
سے کبھی تلفظ اور کتابت دونون مین الف گرجاتا ہے جیسے ع کورا

خبرے نیست کہ از بام و در افتد - اور حرکت الف کی ان سب صورتوں مین کسرہ جاتی ہے س ک کتنے معنی مین مستعمل ہے ج انیس معنوں مین شرطیہ[1] جیسے
ے چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ز قدر رفیعت بدرگاہ حے کہ باشند مشتے گدایان خیل - بیہان دار السلامت طفیل[2] بپیانیہ ع صد شکر کہ بردنامہ
ام رنگ قبول[3] بمعنی ہر کس ے گزندک لش نیاید پسند کہ نرسد کہ در
ملکش آید گزند - علت[4] ے زلشکر بود دورشاہنشہان کہ یک تن بہ تنہا نہ گیرد جہان
بمعنی مثل[5] نیست در دہر جفاکار کہ او - بمعنی از[6] بہ نزد یک من صلح بہتر کہ جنگ
بمعنی بلکہ[7] مکافات دشمن بمالش مکن کہ بخشش برآوردہ باید زبن جواب قسم[8]
جفا کہ با عقوبت دوزخ برابرست کداہیہ[9] یا استفہامیہ اے دل
بہ تیش رفتہ آخر بکہ رامے - عطف[10] اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند
کہ خرلنگ جان بمنزل برد دعائیہ[11] بفضلت کہ باران رحمت ببار صلہ[12]
ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید - مفاجات[13] گر مرغ کباب ست کہ
با بال و پر آید - تردید[14] یارب اینجا باشم کہ روم - زائد[15] اور اگفتنم کہ بیا
تصغیر[16] دخترک فاعلیت[17] گوزک - مفعولیت[18] پیچک مصدری[19] خوراک
س گ یعنے کاف فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غین سے
جیسے گلولہ - غلولہ دال مہملہ سے جیسے اونگ آوند - جیم تازی سے جیسے گلنار
جلنار - اور اہالی ماوراء النہر کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہین جیسے جنگ
جنک - س لام سے کسکو تشبیہ دیتے ہین اور کس حرف سے تبدیل
کرتے ہین ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہین اور رے سے تبدیل کرتی

جیسے چنال وچنار۔ س م سے اعضاے انسان مین کسکو تشبیہ دیتے ہین

ج م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہین س م کتنے معنون مین آتا ہے مع

امثلہ بتاؤ ج نو معنون مین ضمیر واحد متکلم فاعلی جیسے ع یکے دیدم از عرصۂ رودبار

ضمیر واحد متکلم مفعولی جیسے ع ازان داروے تلخ بہیش کنم + ضمیر اضافی

ع گر تراو دازز بانم لیس فی دلقی سواه + بمعنی ہستم ع دردم از جسم وعمل

چون روسپیدی از گناه + بمعنی خود ع نگویم بجز غیبت مادرم بمعنی نون

نفی مکن۔ مرسا تعین محل کیم۔ دوم۔ زائد ع نے بر سر راشم مغیلان۔

علامت تانیث خانم س میم کس کس جگہہ حذف کیا جاتا ہے اور کس کس

حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلمون کے دو میم پاس پاس آوین تو

ایک حذف کر دیتے ہین جیسے ہمین کہ اصل مین ہیم مین تھا اور ازان اور جا

معجمہ اور غین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہے جیسے کجیم جین۔ برم۔ برغ

پیمانہ۔ پیغانہ۔ مخب۔ فخب س ن سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہین۔

ج چاہ زنخدان۔ اور ابرو کو اس سے تشبیہ دیتے ہین س نون کس کس

معنے کا فائدہ دیتا ہے ج علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہا مختفی اور یا

مجہول سے ملکر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے اور کلام مین مکرر آنے سے مفید معنے

اثبات ہوتا ہے س تا کون ترا اصل مہمات نخوانند۔ نشینند قضا ترجمہ لفظ اہم را۔

یعنے ہر گاہ ترا اصل مہمات خوانند قضا معنے اسم نشیند س نون آخر کلمہ مین بعد

حروف علت یعنے مدہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہے اور کس کس حرف سے تبدیل ہوتا

ج غنہ پڑہا جاتا ہے جیسے زبان۔ زبون۔ زمین اور میم سے تبدیل ہوتا ہے جیسے

یا مم اور زائد بھی آتا ہے جیسے پاداش وپاداش س واو کے قسم کا ہوتا ہی ج تین قسم کا
ہوتا ہی معروف و مجہول و معدولہ۔ معروف جیسے نور مین مجہول جیسے شور مین اور معدولہ
جو پڑھنے مین نہین آتا جیسے خود اور خواجہ مین۔ اسکے بعد ان حروف مین سے ایک ہوتا ہے
ا د ر س ش ن ہ ی جیسے خواب خود خور خوست خوش اخوند خویلہ خویش اور واو
پہلے اکثر خار معجمہ آتی ہے جیسے مثالون سے ظاہر ہے س واو کتنے معنے مین مستعمل ہے
ج آٹھ معنون مین بیان ضمہ تو۔ وو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ سے تو مخلوق و
آدم ہنوز آب وگل تصغیر جیسے پسرو ملازمت ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند۔
تغیر ع ز ضعف و ناتوانائی راندی۔ بمعنی بعید جیسے ع من و انکار شراب این
چہ حکایت باشد۔ یعنے انکار از من بعید است زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند ولیکن اور
بار موحدہ اور بار فارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے نوشت۔ نبشت وام
یا مم۔ یاوہ۔ یافہ۔ طاوس۔ طاؤس۔ محذوف جیسے ہوش ہش س ہ کے قسم ہے
ہر ایک مع تعریف بتاؤ ج دو قسم ہی ایک اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جس کو
مختفی کہتے ہین س ہار اصلی اور وصلی مین کیا فرق ہی ج ہار اصلی حالت جمع مین بحال
رہتی ہی جیسے گرہ گرہ ہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہوجاتی
ہے جیسے زرہک زرہ من اور ہار وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہے اور صرف چار جگہہ
اظہار کسرہ ماقبل کرتی ہے یعنے کہ چہ نہ سہ مین س ہار وصلی کتنے معنے مین آتی ہی
ج بارہ معنون مین آتی ہے زائد گفتہ۔ رفع اشتباہ جامہ تصغیر غزالہ مجہولی۔
گفتہ نشد مفعولی بستہ۔ درنجہ۔ تعین مدت یکروزہ لیاقت بعد الف
و نون ستانہ۔ تشبیہ۔ دندانہ۔ تخصیص۔ پشمینہ۔ فاعلی۔ زنندہ اور بھی ہا

بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہے جیسے زندگان۔ ہائے صفت پیادہ سوارہ عطفی و اتصالی۔ آمدہ رفت س ہائے کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہے ج کاف فارسی۔ یائے تحتانی۔ کاف تازی سے بدل جاتی ہے جیسے شرمندہ سے شرمندگی اور شاہگان سے شایگان خالکک تصغیر خامہ اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینۂ زر۔ س۔ یے کی اقسام مع تعریف و امثلہ بتاؤ ج اسکی دو قسمین ہین معروف جس کے ماقبل کسرۂ خالص ہو جیسے کردی ہین اور مجہول جس کے ماقبل کسرۂ خالص نہو جیسے آمدے صیغہ تمنائی ہین س یائے معروف کتنے معنے ہین آتی ہے ج پانچ معنون ہین اول مصدری جیسے پارسائی۔ دوم خطابی جیسے ع میاموز جز علم گر عاقلی۔ سوم نسبت جیسے ہندی۔ چہارم متکلم جیسے ملاذی پنجم لیاقت جیسے رفتنی س نسبت کی یے کس طرح لگائی جاتی ہے ج اس کا قاعدہ اکثر تو یہی ہے کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہے جیسے ہندی اور عربی وغیرہ مگر جس اسم کے آخر مین الف مقصورہ ہوتا ہے اسکو واو سے بدل لیتے ہین جیسے مرتضیٰ سے مرتضوی یا یے سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہین جیسے عیسائی اور اگر آخر اسم مین ہے یا ہ مختفی ہوتی ہے تو وہ واو سے بدل جاتی ہے جیسے دہلی سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہ کو حذف کردیتے ہین جیسے مکہ سے مکی اور کبھی ہ پر ہمزہ لکھدیتے ہین اور یے تلفظ مین رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختۂ اور نقرہ سے نقرۂ اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہین جیسے پردگی اور کبھی یے نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہین جیسے حق سے حقانی اور

بعض نسبتین ان سب کے خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی
اور مدینہ سے مدنی اور مرکب اسماء مین ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہین
جیسے بیت المقدس سے مقدسی س نسبت کے لیئے ین بھی آتا ہے جیسے آہنین
پس اُس مین اور حرف ی مین کیا فرق ہے ج ین مین اکثر تشبیہ ملحوظ
رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجہ آہنین اور ی حرف نسبت کے لیئے
مستعمل ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ ی کی نسبت اوس موصوف کے لیئے
بولتے ہین جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرہ اور سیخ آہنی
س عیسوی اور عیسائی مین کیا فرق ہے ج اصل مین کچھ فرق نہین مگر اصطلاح مین
پیروان عیسیٰ کو عیسائی کہتے ہین اور دوسری چیزین جو آپ کیطرف منسوب ہین
اُنکو عیسوی کہتے ہین جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی س یاء مجہول کس کس
معنی کا فائدہ دیتی ہے ج آٹھ معنون کا۔ اوّل وحدت جیسے ؎ خردمند مردے
در اقصائے شام + دوم ایمائی یا توصیفی جیسے ؎ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت
سوم تنکیر جیسے ؎ برون زانکہ یاری گری خواستی چہارم استمراری
جیسے گفتندے پنجم تعظیم جیسے زید مردیست۔ ششم زائد جیسے
بے غیرہ۔ ہفتم یاء امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب۔ ہشتم مفید
امر جیسے مع فرود آمد بندہ نواز رحمے۔ اے رحم کن۔ س
یاء مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج الف اور ہاء مہملہ سے
آرام بیارام شاہگان و شایگان۔
یہانتک بیان حروف مفردہ کا ہوا اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہے

حروف مرکبہ کا بیان

س حروف جار کیا ہین اور اُنسے کیا غرض ہے ج وہ حروف یہہ ہین از با
ب تا برائے بہر پئے اور کبھی ان تین پچھلون پر اندر زیادہ کرکے از برائے وغیرہ
کہتے ہین در اندر بر اور جو اونکے معنے مین ہو اور اُن سے غرض یہہ ہوتی ہے
کہ فعل اور مشابہ فعل کے معنے اسم پر پہونچاتے ہین یا دو کلمون کے ربط کے لئے
آتے ہین اور کاف تشبیہ اور من اور علی اور فی اور لام مکسور عربی کے حروف
جارہ ہین جو فارسی مین مستعمل ہین س از کتنے معنون مین آتا ہے
ج آٹھہ معنون مین اکثر مستعمل ہوتا ہے اول تبعیض جیسے مردے از رومیان
دوم علت جیسے از خوف دشمنان سوم بیانیہ جیسے تخت از طلا - چہارم
ابتدا جیسے از ہند تا سند پنجم بمعنے بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی مے کند ششم
استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت - ہفتم بمعنے در جیسے ع کاویم از چہل
روز گرد تمام ؛ ہشتم بمعنے را جیسے آن دولت بہ نیکی یاد میکند - اور واضح ہو
کہ از کا الف کبھی گرانا جائز ہے اور یہہ حذف نظم مین بہت مستعمل ہے اور اگر یہہ
حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہے تو اُنکا الف گرا کر اُس کی حرکت ز کو دینی جائز ہے جیسے
از و اور ازان کو زو اور زان کہتے ہین س با کتنے معنون مین مستعمل ہے -
ج جو معانی بای موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہین اوسی قدر با کے
معنے سمجھو س تا کتنے معنون مین آتا ہے - ج نو معنون مین - اول ابتدا
جیسے ع تا تو رفتی ز برم اے گل بستان پدر ؛ دوم انتہا جیسے ع
کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست - سوم شرط جیسے ع تا مجمع امکان

دوجوبت نوشتند چہارم علت جیسے ع بیاد کس نیایم تا نباشم بارِ خاطر ہا ۔ پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی ۔ ششم بمعنے عدد جیسے ع شنوی ہفتاد تا کا غذ شود ۔ ہفتم بیانیہ جیسے ؎ عمر گرانمایہ درین صرف شد ۔ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا ۔ ہشتم تنبیہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدن اے مغرور ۔ نہم جلدی سے ایک امر کا دوسرے کے بعد ہونا یعنی بمعنی ہماندم جیسے ع تا ترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش من ۔ س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہین اور کتنے معنون مین آتا ہے ج یہ حرف جار اوسی صورت مین ہوتا ہے کہ برائے کے معنون مین ہو جیسے مص خدا را بکن یک نظر سوے ما ۔ اور علامت مفعول کے لئے اکثر آتا ہے جیسے ع دوستان را کجا کنی محروم ۔ اور اس صورت مین کبھی محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع گو اجابت لب آمین باز کن ۔ اور کبھی علامت اضافت کے لئے آتا ہی جیسے ع ای داغ بر دل از غمِ خالِ تو لالہ را ۔ یعنی بر دلِ لالہ ۔ اور بعد آز اور برائے اور از پے کے زائد آتا ہے جیسے ع کس نمے بینم ز خاص و عام را س حروف عاطفہ مع تعریف بتاو ج حروف عاطفہ وہ ہین کہ دو کلمون یا جملون کے درمیان آکر انکو ایک حکم مین شامل کر دین اور وہ واو پس سپس و گر دیگر ہم نیز ہین جیسے زید و عمرو آمد اور شبا روز بمعنے شب و روز اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت اور کلمات اگرچہ گرچہ آرچہ ہرچند باوجود بھی عطف اور اتصال کے لئے مستعمل ہین س تردید کس کو کہتے ہین اور اوسکے لئے کونسا حرف مستعمل ہے ج حرف تردید وہ ہے جسکے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ مین سے

ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لئے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کہ بھی جیسے زید رفت یا عمرو اور سبق بگیرم کہ کتاب نویسم اور کبھی اگر بھی تردید کے لئے آتا ہے س اضراب کے معنے اور اسکے حروف کیا ہین ج اضراب کے معنے اصطلاح مین ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے کیطرف انتقال کرنا ہے اور اسکے لئے بل اور بلکہ مستعمل ہین س حروف شرط کیا ہین ج گر اگر ار ہرگاہ ہرکہ چون چو اور بعض اوقات اسماء موصولہ مثل ہرکہ اور ہرچہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا دیتے ہین س حروف علت کیا ہین ج چہ کہ زیراکہ زیراچہ چراکہ ازین ہمہ ازین سبب بنابر لہذا تا س زیرا اور چرا کی ترکیب کس طرح ہے ج اصل مین زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہین س۔ حروف استثناء کیا ہین مع تعریف واقسام استثناء بتلاو ج الا مگر غیر سوائے جز بجز دون بدون ورای ماورای ماسوای بغیر اور استثنا جماعت مین سے ایک جز کے نکالنے کو کہتے ہین پس جس مجموع مین سے کوئی چیز نکالتے ہین اسکو مستثنی منہ اور چیز کو مستثنے کہتے ہین اور استثناء کی دو قسمین ہین ایک متصل جسمین مستثنی منہ اور مستثنی ایک جنس سے ہون جیسے قوم آمد مگر زید دوسری منقطع یا منفصل جس مین دونون ایک جنس ہون جیسے بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر س حروف استدراک مع تعریف وامثلہ بتاؤ ج حروف استدراک وہ ہین جنسے کلام سابق کا شبہہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن لیک ولیکن ولیک ولے ہین س حروف ندا کیا ہین ج اے یا ایا شروع مین اور الف آخر اسما مین اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہین اسے منادی

کہتے ہین س حروف استفہام بیانکرو ج چیز کے لئے چہ اور حیثیت اور شخص کے لئی کہ اور
کیست اور کدام اور مقام کے لئے کجا اور کو۔ اور وقت کے لئے کے۔ اور کیفیت کے لئی چون
اور چگونہ اور سبب کے لئے چرا بولتے ہین س حروف تشبیہ اور اسکے معنے کیا ہین۔ ج
چو۔ ہمچنان۔ ہمچنین۔ چنانچہ۔ مثل۔ ہمچو۔ مانند۔ پنداری۔ گویا۔ گوئی۔ وار۔ آسا۔ مان
کردار۔ آنہ۔ سان۔ دان۔ دیس۔ وش۔ فش۔ وند۔ آوند۔ اور تشبیہ کے معنے
ہین ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مانند کرنا پس جسکو مانند کرتے ہین اُسے
مشبہ اور جس کے ساتھ مانند کرتے ہین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین جیسے رویش
ہمچو ماہ است۔ مین رویش مشبہ ہے اور ماہ مشبہ بہ س شک کے لئے کون
کون کلمات مستعمل ہین ج آیا۔ شاید۔ باشد۔ بود س حروف نسبت کیا ہین ج
ین ہ ی معروف گان آنہ جیسے زرین یکسالہ ترکی دوگان سالانہ۔ اور
کبھی ان اور ن اور اک اور ویہ نسبت کے لئے آتے ہین جیسے ایران۔ اور
جوشن اور مغاک۔ اور سیبویہ س حروف تنبیہ بیان کرو ج الا ہان
ہین۔ جملہ کے پیشتر آتے ہین س حروف تحسین تبلاؤ ج زہے جہے مرحبا
حبذا شاباش واہ وا آفرین س حروف ندبہ بیان کرو ج ندبہ کے لئے
وا شروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسے وازیدا۔ س حروف نفی
کیا ہین ج نے نہ نا مے س حروف تمنا بیان کرو ج کاش۔ کاشکے
س حروف تعجب کیا ہین ج چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ س صاحبی کے
معنے مین کونسے حرف آتے ہین ج گار در مند آخر اسما مین جیسے ستمگار بہرہ ور خردمند
س حروف فاعلیت کے معنے کے مفید کون سے ہین ج گران ار آخر اسما مین

س ظرفیت کے لئے کونسے حروف ہین ج بار زا سار ستان وان کدہ و ند آخر اسمار ہین س کثرت کے لئے کونسے حروف ہین ج لاخ زار سار آخر اسمار ہین س محافظت کے لئے کون سے کلمات ہین ج بان وار وان گیر آخر اسمار ہین س لیاقت کے کونسے حرف ہین ج ی وار آنہ گان آخر اسمار ہین۔ س حروف پیوستگی کے معنے کے مفید کون سے ہین ج ناگ گین اگین سار۔ آخر اسمار ہین س کونسے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہین ج ک چہ ویزہ آخر اسمار ہین س رنگ کے لئے کونسے حروف مستعمل ہین ج وام فام پام گون گونہ آخر اسمار ہین۔ اور جردہ اور جرنہ صرف لفظ سیاہ کے بعد س شرکت کا مفید کونسا حرف ہے ج ہم اسمار کے شروع مین فائدہ شرکت کا دیتا ہے جیسے ہمراز ہم مکتب وغیرہ۔

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتے ہین ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو انھین نحو کہتے ہین س غرض نحو سے کیا ہے اور اسکا موضوع کیا ج غرض اس سے یہہ ہے کہ ترکیب کلمات مین خطا واقع نہو اور مطلب عبارت بسہولت سمجھہ لیا جاوے اور اوسکا موضوع کلام ہے۔

فصل اول مفرد اور مرکب کے ذکر مین

س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیان کرو ج لفظ اوس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے منہ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہے تو موضوع جیسے کتاب۔ اور بے معنے ہے تو مہمل کہلاویگا جیسے وبیز س علم اور اسم جنس کسکو کہتے ہین ج اگر لفظ مفرد سے ایک

معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اوسکو علم کہتے ہین اور اگر غیر معین ہون تو اسم جنس
کہتے ہین س لفظ مشترک کسکو کہتے ہین ج جس لفظ مفرد کے کئی معنے ہون اور ہر ایک
معنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اسکو مشترک کہتے ہین جیسے بار کہ پھل بوجھ دخل کے
معنے مین آتا ہے س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہین ج منقول عرفی
وہ مفرد ہے جسے سب لوگ معنی غیر وضعی مین استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہوگئے
ہون جیسے لفظ دابہ کہ اصل وضع مین ہر چلنے والے کو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سواری کو کہتے ہین
اور منقول اصطلاحی وہ ہے جسے کسی اور جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف و نحو
وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل مین کرنے کے معنے ہین اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ
بامعنی جسمین کوئی زمانہ ہو س معنے حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین ج جو مفرد لفظ واضع نے
کسی معنی کے لئے موضوع کیا ہے اگر استعمال اُسکا انہین معنون مین ہو تو حقیقی کہین گے جیسے
حاتم بولین اور جسکا نام تھا وہی مراد لین اور اگر کسی دوسرے معنی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت
کے بولا جائیگا تو اس دوسرے معنے کو مجازی کہین گے جیسے حاتم بولین اور صرف سخی مراد لین س
مجاز کی کتنی قسمین ہین ج اگر حقیقی اور مجازی معنی مین علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہے تو ایسے
مجاز کو استعارہ کہتے ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مراد لین اور اگر سوائے تشبیہ کے
کوئی اور علاقہ ہو تو اوسکو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے نہر روان شد کہ اسمین نہر سے پانی
مراد ہے باعتبار ظرفیت کے اور اس طرح کے علاقے بہت ہین بعضون نے
پچیس شمار کئے ہین بعض کو یہان نقل کئے دیتے ہین ۔
اول ظرف بولنا مظروف مراد لینا جسکی مثال اوپر گذری دوم اسکا عکس جیسے مغز او خوا ہم شکست
یعنی سر ش سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسے ابر خوب بارید یعنی باران چہارم اسکا عکس جیسے نشہ خوردہ

مجاز مرسل

یعنی شراب پنجم جزبولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین براے جاسوس ششم اسکا عکس جیسے اصابع براے انامل ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہیں امروز سخاوت بمرد ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہیں قصاب یعنی ستمگر نہم مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے فردا کہیں اور فرد اے قیامت مراد لین دہم اسکا عکس جیسے عضو کہیں روی زشت خود را دور دار یعنی چہرہ رو بر و مکن یازدہم خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے راموسے دوازدہم اسکا عکس جیسے مخاطب کو کہیں عاقل را اشارہ بس است سیزدہم مضاف الیہ پر سے مضاف کا حذف کرنا جیسے تمام شہر از دور خروش است یعنی اہل شہر چہاردہم باعتبار آیندہ کے بولدینا جیسے طالب علم کو مولوی یا منشی کہیں پانزدہم بلحاظ گذشتہ کے بولنا جیسے بزرگ اپنی چہوٹونکو لڑکا کہدیتے ہین شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے کی جگہہ بولنا جیسے اندہے کو بصیر کہتے ہین ہفتدہم مصدر کو بمعنی فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم کہین معلوم مراد لین۔ اور اگر حقیقی اور مجازی معنون مین کچہ علاقہ نہو تو اسکو مجاز مرتجل کہتے ہین جیسے خر کہین اور احمق مراد لین س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہین ج جو ہم معنے ہون جیسے خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف بتاؤ ج مرکب کی دو قسمین ہین اول مفید اور اسے جملہ اور کلام بھی کہتے ہین دوم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہین پس اگر سننے والیکو مرکب سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہے جیسے سبق بخوان اور نہین تو ناقص جیسے کتاب من س مرکب ناقص کی کتنی قسمین ہین ج چار قسمین اول اضافی۔ دوم توصیفی۔ سوم امتزاجی چہارم غیر امتزاجی س مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اسکی کے قسمین ہین۔ ج مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف اور مضاف الیہ کے جاننا ضرور ہین پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کیطرف نسبت کرنے کو کہتے ہین اور مضاف وہ جسکو نسبت

اقسام مرکب

مرکب اضافی

کیا جاوے اور مضاف الیہ وہ جسکی طرف نسبت کرین اور اضافت کی نو قسمین ہین تملیکی۔ تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی یا تبیینی تشبیہی۔ مجازی ظرفی۔ اقترانی۔ نہم اضافت بادنے ملابست سو ہر ایک قسم اضافت مع تعریف و امثال بتلاؤنگا تملیکی اضافت ملک کی ہی مالک کیطرف جیسے اسپ زید۔ تخصیصی مخصص کی ہے جانب مخصص کے جیسے پوست انار۔ توضیحی اضافت موضح جانب موضح ہے جیسے شہر بصرہ۔ بیانی جسمین مضاف الیہ حقیقت اور مادہ مضاف کا ہووے جیسے دیوار گل تشبیہی۔ یہ اضافت مشبہ بہ کی ہی جانب مشبہ کے جیسے نرگس چشم۔ مجازی اس اضافت مین اثبات مضاف کا نسبت مضاف الیہ کے بطور فرضی ہوا کرتا ہی جیسے سر ہوش۔ ظرفی اس اضافت مین مظروف مضاف ہوتا ہی اور ظرف مضاف الیہ جیسے آب دریا۔ اقترانی اس اضافت مین مضاف مضاف الیہ کے معنے کے ساتھ اقتران معنوی رکھتا ہی جیسے ناتہ عنایت۔ اضافت بادنی ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے کے ساتھ تھوڑی سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران ما تنبیہ۔ یہ بیان بموجب قواعد فارسی مروجہ حال کے لکھا گیا بلکہ بعض کتابون مین ایک قسم اضافت کی زیادہ لکھی ہی یعنے اضافت ابنی جس مین مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لفظ ابن مقدر رہتا ہی جیسے بو علی سینا یعنی بو علی بن سینا۔ اس صورت مین قسمین دس ہوئین مگر ارباب تحقیق کے نزدیک اضافت کی قسمین چار ہین ایک تملیکی دوم تخصیصی سوم بیانی چہارم ظرفی ان اہل تحقیق کے نزدیک چوتھی اور پانچوین اور چھٹی اور آٹھوین اور نوین اور دسوین قسمین اضافت تخصیصی مین داخل ہین اور بیانی وہ ہے کہ اس مین مضاف سے کچھ عرض نہو مضاف الیہ مقصود ہو جیسے وقت شب عروس فلک از زیور ستارگان محلی شد۔ یہان عروس فلک او زیور ستارگان مین اضافت بیانی ہی

یعنی مقصود یہ ہے کہ فلک ستاروں سے مزین ہوا یہ اضافت پہلی تقسیم کے بموجب توضیحی ہے یا
مجازی اور واقع میں بیانی ہے س فک اضافت کسکو کہتے ہیں اور وہ کن الفاظ میں جائز ہے
ج فک اضافت کسرہ مضاف کے دور کرنے کو کہتے ہیں اور وہ الفاظ جنمیں فک اضافت
واقع ہوا ہے یہ ہیں بسر صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن مگر پہلے
دونو لفظوں میں فصیح ترک کسرہ ہے اور باقیوں میں سواے الفاظ مسموعہ کے کسرہ
کا لانا فصیح ہے اور جب مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم لے آتے ہیں یا ضمیر متصل مضاف الیہ
واقع ہو یا علامت اضافت مذکور ہو تو بھی مضاف کے آخر کسرہ نہیں لاتے ہیں
س کیسے اسماء کے آخر وقت اضافت ی زیادہ کر دیتے ہیں ج جس اسم کے
آخر الف یا واو آتا ہے اُس میں وقت اضافت کے ایک ی بڑھا دیتے ہیں جیسے دانا ے
روزگار اور خوی دوست س جس اسم کے آخر ہاے ہوز ہو اُسکا وقت اضافت کیا
حال ہے ج ایسی ہ کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے خوشۂ انگور س اضافت سے
کیا فائدہ ہے ج اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے
جیسے غلام زید کہ غلام اس صورت میں معرفہ ہے اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہوتا ہے تو اضافت
سے مضاف میں تخصیص آجاتی ہے جیسے غلام مرد یعنے مرد کا غلام ہے عورت کا نہیں پس عام
نہ رہا خاص ہو گیا س مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں ج مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت
اور موصوف سے ملکر بنے اور صفت وہ ہے جس سے کسی اسم کی بُرائی یا بھلائی معلوم ہو
اور موصوف وہ جسکی برائی یا بھلائی بیان کیجاوے اور موصوف جب صفت سے مقدم آتا
ہے تو اُسکے آخر کسرہ لاتے ہیں اور وقت تقدیم صفت کسرہ نہیں لاتے جیسے مرد نیک
اور نیکمرد س صفت کے کتنے درجے ہیں ج ایک ادنے جیسے شیرین دوم اوسط جیسے شیرین تر

سوم اعلےٰ جیسے شیرین ترین س کیسے اسما صفت کا فائدہ دیتے ہین ح وہ مرکب
غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف
یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین جیسے
ماہرو خوشخوی گلفشان کم عقل دانا س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہی اور اسکی
کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اوسکو کہتے ہین جسمین دو کلمے ملکر ایک ہو جائین
جدا جدا معلوم نہون جیسے پانزدہ یا اسکا دوسرا جز علحدہ معنی مستقل نرکھتا ہو اور اسکی
دو قسمین ہین اول وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہین جیسے دانا اور
دانش ۔ دوم وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہین اور یہ کئی معنون کا فائدہ دیتے ہین
اول فاعلیت جیسے آہنگر دوم نسبت جیسے زرین سوم لیاقت جیسے وادنی چہارم تشبیہ
جیسے آسمان پنجم محافظت جیسے ساربان ششم بمعنے صاحب جیسے خردمند ہفتم مشارکت
جیسے ہمراہ ہشتم تصغیر جیسے طفلک نہم اتصاف جیسے خوابناک دہم ظرفیت جیسے
نمکسار س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیان کرو ج مرکب غیر امتزاجی
وہ ہے کہ اوسکے کلمات جدا جدا معلوم اور بامعنے ہون اور اوسکی کئی قسم ہین
ایک وہ ترکیب جو الفاظ مفید معنی رنگ کے ساتھ مرکب ہو جیسے سبز رنگ
گلگون ۔ لالہ فام سیہ چردہ ۔ دوم مرکب تمیزی جس مین ایک اسم جامد
دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو منجو مربع
وغیرہ ۔ سوم وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے انہیان
وغیرہ ۔ چہارم جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور
فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن یا کوئی اسم جامد کسی

مرکب امتزاجی

[illegible]

مرکب غیر امتزاجی

عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنے کثرت کا دے جیسے بکسر تمام
لشکر۔ پنجم۔ ترکیب جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو جیسے زید و
عمرو اور بکر یا زید اور اسمین مرکب تعدادی بھی داخل ہے جیسے بست و یک
وغیرہ۔ ششم۔ ترکیب اتصالی جسمین دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے
ملکر ایک کلمہ ہو جاتے ہین جیسے لبالب تازہ بتازہ۔ ہفتم۔ ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت
ہشتم۔ ترکیب علمی جیسے شمس الدین۔ نہم۔ اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کاردان

س۔ اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنے کا فائدہ دیتے ہین ج اول فاعلیت
جیسے روح افزا۔ دوم مفعولیت جیسے دلپذیر۔ سوم مصدر۔ جیسے قدمبوس۔
چہارم۔ اسم آلہ جیسے قطزن۔ پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز۔ س۔ کوئی مثال
مرکب غیر مفید کی بتلاؤ ج پسر زید سلیم الطبع مراد خان۔ اور قاتل خونریز خنجر بکف۔

فصل دوم جملہ یعنے مرکب تام کے بیان مین

س کلمہ کے اقسام مین سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونے کی صلاحیت رکھتے
ہین اور اسکی قسمین ہین ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے
ملنے سے بنتا ہے خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً اور اوس کی دو قسمین ہین اسمیہ اور فعلیہ
س۔ جملہ کے اجزا کا نام کیا ہے اور اُنکے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہین۔
ج۔ جملہ مین ہمیشہ دو جز ضرور ہین ایک مسند دوسرا مسند الیہ یعنے اُس کے
اجزا مین سے جو کسی چیز کی طرف نسبت کیا جاوے اوسے مسند یا محکوم بہ
کہتے ہین اور جس کی طرف نسبت کرین اُسے مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور اُن کے

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہی۔ س اسناد کسکو کہتے ہین۔
اور کلمات مین سے کون مسند ہوا کرتا ہے اور کون مسند الیہ ج اسناد ایک کلمہ کا
دوسرے کیطرف ایسی طرح نسبت کرتا ہے کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو اور
اسم مسند اور مسند الیہ دونو ہو سکتا ہی جیسے زید دانا است اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہی
مسند الیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ
مسند الیہ س۔ بیا اور اے زید مفرد ہین یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر مین ایک لفظ
ہے مگر تقدیرا دو ہین کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اس مین مستتر ہے اور ایسے ہی
اے زید کے معنے ہین میخوانم زید را۔ پس بیا جملہ فعلیہ ہی اور ای زید بھی
قایم مقام جملہ فعلیہ کے ہے س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام مع تعریف بتلاؤ
ج جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو فعل مسند ہوتا ہے
اور فاعل مسند الیہ پس اگر فعل لازم ہو سوا اسے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف
فاعل پر تمام ہو جائیگا جیسے زید نشست اور اگر متعدی ہوگا تو مفعول کو بھی چاہے گا
جیسے زید عمرو را زد س فعل ناقص کسکو کہتے ہین اور جملہ فعلیہ مین اوسکے
فاعل کا کیا نام ہے ج۔ جو فعل لازم کہ سوا اسے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی
محتاج ہو اسکو ناقص کہتے ہین اور اوسکے فاعل کو فعل ناقص کا اسم
اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہین جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہے شد کا
اور عالم خبر س سوا افعال ناقصہ کے اورونکو کیا کہتے ہین ج وہ افعال تام
کہلاتے ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی مین احتیاج خبر کی نہ ہے تو اسصورت مین
وہ بھی تام کہلائینگے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہی۔ س۔ جملہ فعلیہ مین اگر فعل

جملہ فعلیہ

مجہول ہو تو اوسکا فاعل نہین ہوگا پھر جملہ کیسے بنے گا ج فعل اگر مجہول ہوگا تو متعدی ضرور ہوگا پس اوسکے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کر دیتے ہین اور اوسکو مفعول مالم یسم فاعلہ اوس فعل کا کہتے ہین اور فعل مجہول کا مسند الیہ اوسیکو کرکے جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد مین دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اوسکا مفعول مالم یسم فاعلہ دونو ملکر جملہ فعلیہ ہوا س فاعل کی تعریف کیا ہے اور اوس مین اور اسم فاعل مین کیا فرق ہے ج فاعل وہ ذات ہے جس سے کوئی فعل صادر ہو یا اوسکے ساتھ قائم ہو یعنے جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو اور اسم فاعل وہ الفاظ ہین جو مصدر سے مشتق ہون اور ذات مذکور پر دلالت کرین پس فاعل بجای اسمے اسکے ہے اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل مین کس کس چیز مین اتحاد شرط ہے ج وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل و فاعل ایک سے ہونے چاہئین جیسے او مے آید یا مے آیم مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہے تو جمع مین بھی فعل واحد لا سکتے ہین جیسے سخنہا درمیان آمد بجاے آمدند

مفعول

س مفعول بہ کس کو کہتے ہین اور اوس مین کیا کیا چیز داخل ہے ج مفعول بہ وہ ذات ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین۔ بین کتاب مفعول بہ ہے اور منادی اور مندوب اور محذر منہ مفعول بہ مین داخل ہین یعنے یہ بھی فعل محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے اے زید اصل مین ہے مے خوانم زید را لیکن فعل اور فاعل کو حذف کرکے حرف ندا کو اوسکے قائم مقام کر دیا اسیطرح آہ زید اور دزد دزد مین سے فعل حذف ہوگیا اور اول مین حرف ندبہ اور دوسرے مین تکرار لانا مفعول بہ کا قائم مقام فعل کے ہے س مفعول بہ کے

سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہے ج ہان فارسی مین تین اور مفعول ہوتے ہین
اول مفعول مطلق یعنے فعل کے ساتھ اوسکا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا
مرادف واقع ہو جیسے زید یک نشست خواہد نشست یا ضربی میزند اور اسطرح لانے سے
فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے اور اگر حاصل مصدر کو مضاف لائین تو مفعول مطلق سے
فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست امیری نشینم یعنے امیرون کی سی بیٹھک
دوم مفعول فیہ یعنے فعل کے ہونے کیجگہہ یا وقت اول کو ظرف مکان اور دوم کو
ظرف زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہے اور کجا ظرف مکان
سوم مفعول لہ جسکے سبب سے فعل کیا جاے اُس کی بھی دو قسمین ہین - ایک یہہ کہ
اوسکے باعث سے فعل واقع ہوا اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانۃً راست
گفتم یعنے بباعث دیانت - دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہو
جیسے زید را تادیب زدم یعنے براے حصول ادب س ان مفعولون کا دوسرا کیا نام ہے
ج اُن کو فضلہ اور زائد اور متعلق فعل کہتے ہین - س سوا ان مفعولونکے اور کونسے
فضلے اور متعلق ہین مع تعریف و مثال بتاؤ - ج وہ دو ہین اول جار و مجرور یعنی
حروف جارہ مع اُن اسماء کے جنپر وہ داخل ہون ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنے مصدر
و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہین اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونے کی صلاحیت
نہین رکھتے جیسے از ہند تا چین رفتم یہین از ہند اور تا چین دونو جار اور مجرور ہین اور
متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہین ہوتا وہان محذوف مانتے ہین
جیسے ع بنام ایزد دانا سے اکبر - کہ جار و مجرور ابتدا مے کنم محذوف کے
متعلق ہے - دوم حال یعنے وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے

اور جس فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اوسکو ذو الحال کہین گے اور ذو الحال
اور حال ملکر فعل کا فاعل یا مفعول ہوگا مثلاً زید خندان سے آمد مین زید ذو الحال ہے
اور خندان اوسکا حال اور دونو ملکر سے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب را تابان
دیدم مین آفتاب ذو الحال ہے اور تابان اوسکا حال اور دونون ملکر مفعول ہین
دیدم کے - اور عربی مین تمیز اور مستثنے بھی فضلے ہوا کرتے ہین مگر فارسی مین وہ
ہمیشہ فضلہ نہین پڑتے چنانچہ آگے معلوم ہوگا س جملہ فعلیہ مین سے کس کس مقام
پر فعل محذوف ہوتا ہی ج ایک جواب استفہام مین سے فعل کو حذف کر دیتے ہین جیسے
کوئی کہے کہ آمد اوسکے جواب مین کہا جاوے زید تو یہان آمد محذوف ہے اور کبھی
فعل و فاعل دونو محذوف ہوتے ہین جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زد اور اوس کے
جواب مین کہا جاوے بکر را تو یہان سے زد و زید بقرینہ سوال محذوف کر دیا ہے
دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنے قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہی جیسے
ع بنام جہاندار جان آفرین - کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہے اور بخدا کے
پہلے قسم میخورم - سوم - ندا اور منادی مین بھی محذوف ہوتا ہے اور اسکی مثال مذکور
ہو چکی س جملہ اسمیہ اور اوسکے اجزا کے نام مع تعریف تبلاو ج جملہ اسمیہ وہ ہے
جو دو اسمونسے بنے انمین سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور مبتدا کی
پہچان یہ ہے کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہے جیسے زید دانا است مین زید اسم ذات
مبتدا ہے س رابطہ کسے کہتے ہین اور اسکا کیا حال ہے ج وہ لفظ جس سے
مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہو جاتا ہے اوسے رابطہ کہتے ہین اور وہ
فارسی مین چھ ہین ست ند ی ید م یم اور اکثر خبر کے بعد

آتے ہین اور وحدت اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است وہر دمان عاقل اند اور اگر خبر کے آخر مین الف یا ہ ہوتی ہے تو روابط سے پہلے الہ زائد لاتے ہین جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند ⁂ کیا مبتدا کبھی محذوف بھی ہوجاتا ہے ج ہان بقرینہ سوال وغیرہ کبھی مبتدا کو حذف کردیتے ہین جیسے کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست - اور اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ پسر زال است تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہے محذوف ہوگیا ہے ⁂ جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی قسمین ہین مع تعریف بیانکرو ج ہر ایک کی دو قسمین ہین خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ اسکو کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنے جو جملہ اُس نے زبان سے نکالا ہے اسکو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین پس جملہ خبریہ کے لئے ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہے جسکے ساتھہ اس جملہ کی مطابقت دیکھی جاوے اور جملہ انشائیہ وہ ہے کہ اسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہین کہہ سکتے یعنے اُس مین کوئی اصلی ماجرا نہین ہوتا جسکی مطابقت سے اوسکو سچا اور غیر مطابقت سے جھوٹا کہا جاتا بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ کی کیفیت بیان نہین کرتے اور جملہ انشائیہ کی نو قسمین ہین اول امر جیسے بزن دوم نہی مزن سوم تمنی کاش عالم شدمے - چہارم - ندا اے کریم کرم کن پنجم قسم - بخدا کہ رویت نہ بینم ششم تعجب - چہ گویا است زید - ہفتم استفہام - چہ میکنی - ہشتم عرض یعنے کسی کام کا شوق دلانا جیسے - مطالعہ بیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید - نہم عقود یعنے معاملات داد و ستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے کہ بہ تو فروختم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم — س - کون کون جملہ بغیر دوسرے

جملہ خبریہ و انشائیہ

جملہ کے تمام نہین ہوتا ہے اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب ندا
کہتے ہین) تمام نہین ہوتا جیسے اسے رحیم رحم کن۔ اسمین دوسرا جملہ یعنے رحم کن جواب
ندا ہے دوم قسم کہ بے جواب کے پورا نہین ہوتا جیسے بخدا چنین خواہم کرد۔ سوم
شرط کہ بدون جواب کے (جسکو جزا کہتے ہین) پورا نہین ہوتا جیسے اگر رفتی جان بسلامت
بردی اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع تراگر یا قضا یار آ
جنگ است۔ مین بجنگ محذوف ہے۔ پس ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی اسکے
قسمین ہین مع تعریف و مثال بتلاتے ہین اول مستانفہ جو ابتداء کلام مین واقع ہو
جیسے علم خزینہ الست مقفل۔ دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے بیچ مین
آجاوے اور اُن سے کچھ علاقہ نرکھتا ہو جیسے دوست من خدایش بیامرزد خوب بود
اسمین خدایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے سوم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے
واقع ہو اور اس جملے کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہے جسکو بیانیہ کہتے ہین پس یہہ
جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس مین سے حذف کر دیتے ہین جیسے زید
کہ فاضل ست کجا است اصل اسکی ہے۔ زید کہ او فاضل است کجا است اور اگر مبین کا
بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسے دوست من این طالب علم است
کہ کتابش خوب ست کتابش مبتدا مذکور ہے اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہے
کہ جملہ مبینہ فعلیہ بھی ہوا کرتا ہے جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت۔ چہارم قسمیہ
جو قسم اور جواب قسم سے ملکر ہوتا ہے جیسے ع بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن پنجم شرطیہ
یہہ دو جملون سے بنتا ہے اول کو شرط کہتے ہین جس پر حرف شرط ہوتا ہے اور
دوسرے کو جزا جیسے فردا اگر مے آئی اکرام خواہم کرد ششم معللہ جو سبب کلام

ن ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود ہفتم نتیجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے
عالم متغیر است وہر متغیر حادث ست یہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہی اور بطور قواعد منطق
لفظ مکرر متغیر کو اگر حذف کر کے جملہ بنائین تو حادث است رہتا ہے پس عالم حادث ست جملہ نتیجہ
ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد وخالد رفت اسمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہے نہم ندائیہ جو ندا
جواب ندا سے مرکب ہو جیسے اے کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کے عقب
مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم در انجا سوداگرے دیدم یازدہم دعائیہ جیسے عمرت دراز

فصل سوم حل الترکیب کے بیان مین

۔ جو کہ قواعد فارسی کے سب مولفون نے
سوا اسکے کہ چند مثالونکی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہی زیادہ نہین لکھی
اس لئے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت الجھتے اور غلطی کرتے ہین اس نظر سے اب بہت
نظم ونثر کی ترکیب ذیل مین لکھی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو سب طرح کے جملون کی ترکیب کہنا آسان
ہو جاوے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب کہنے مین مددگار ہین مذکور
کیجاتی ہین پس ترکیب کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ فعلیہ ہی یا اسمیہ
یعنے جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اوسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہہ معلوم ہو
کہ جملہ فعلیہ ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ فعل لازم ہے یا متعدی اگر لازم ہو تو اُس کا فاعل
تلاش کرین اور متعدی مین فاعل اور مفعول یہ دونون کو تلاش کرین اور اُس کے اجزا کو
جدا جدا کہین کہ یہ فعل ہے اور اُسکا فاعل یہہ ہے اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات
مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اوسکو بھی بیان کرو اور پھر سبکو ملا کر جملہ فعلیہ کہو
اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اوسکے اجزا کو علحدہ کہو کہ مبتدا کون ہے اور
خبر کون اور متعلقات مین سے جو ہو اُسکا بھی نام لو اور سبکو ملا کر جملہ اسمیہ کہو

جملہ کو دیکھین کہ محتمل جھوٹ یا سچ کا ہے یا نہین اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اُسکو جملہ خبریہ کہو ورنہ جملہ انشائیہ اور جس جگہہ جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو اُسکو معلوم کرو کہ صلہ ہے یا وصف ہے یا محض بیان ہے اور پہر موصول یا موصوف یا مبین کو تلاش کرنا چاہیے اسیطرح جب سب اجزا معلوم ہو جائین تو سبکو ملا کر ترکیب کہنا چاہیے اور نیز ترکیب کہنے مین قاعدہ ہاے مفصلہ ذیل کو خوب یاد رکہنا چاہیے۔

(۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھہ لفظ کون یا کس نے ملادین تو اُس کے جواب مین جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو مین رفت کے معنے گیا کے ساتھہ جب لفظ کون ملادین تو زید جواب مین واقع ہوگا اور یہی فاعل ہے اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھہ کس نے لگادین تو اُس کے جواب مین عمرو کہا جاویگا پس عمرو فاعل ہے اور علے ہذاالقیاس ہر فعل معروف مین یہی قاعدہ جانو۔

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھہ کون یا کیا ملادین تو اس کے جواب مین مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہوگا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد مین معنی افعال کے ساتھہ الفاظ مذکور ملا کر سمجہہ لینا چاہیے اور فعل مجہول متعدی بدو مفعول مین جو لفظ جواب مین کون کے واقع ہو اُسے مفعول مالم یسم فاعلہ جانو اور جو کیا کے جواب مین آوے اُسے مفعول بہ سمجہو جیسے زید دانا دانستہ شد مین زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے۔

(۳) جب فعل معروف کے ساتھہ کس کو یا کیا ملادین تو جواب مین مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد مین عمرو اور طعام مفعول بہ ہین اور جب

فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب میں اور ثانی کیے کے جواب میں واقع ہوا کرتا ہے جیسے زید را دانا دانستم اس میں زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہے۔

(۴) جب فعل کے معنی کے ساتھ کب یا کہاں ملا دیں تو اسکے جواب میں مفعول فیہ واقع ہوگا اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب میں کب کے واقع ہوتا ہے اسے ظرف زمانہ کہتے ہیں اور کہاں کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحر گاہ زید را بالائے بام کشتم۔ اس مثال میں سحر اور بام مفعول فیہ ہیں۔

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس واسطے یا کس سبب سے یا کیوں ملا دیں تو اس کے جواب میں مفعول لہ واقع ہوگا جیسے زید را تادیباً زدم۔ اس مثال میں تادیباً مفعول لہ ہے۔

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا کس قدر یا کس طرح یا کے بار ملا دیں تو اوس کے جواب میں مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی اور نشستن امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالوں میں زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہے اور انمیں سے اول تاکید دوسرا نوع تیسرا عدد کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔

(۷) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس صورت سے یا کس حالت میں یا کیونکر ملا دیں تو اوس کے جواب میں حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم اس میں تشنہ حال ہے اور زید ذو الحال۔

(۸) جب دو اسموں میں سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کس کا یا کس کے یا کس کی ملا کر سوال کریں

تو اوسکے جواب مین مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسے غلام زید نزد عمرو کتاب بکر ان مثالون مین سمجھہ لینا چاہیئے ۔
(۹) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھہ لفظ کیا کیسے ۔ کیسی ۔ ملاوین تو اوسکے جواب مین صفت واقع ہوگی اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک جوان عاقل ۔ زنان خوشخو ۔
(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھہ کیا ہے ملاکر سوال کرین تو اوسکے جواب مین خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت مین مبتدا کہین گے جیسے زید دانا ست مین جب کہین کہ زید کیا ہے تو دانا اوس کے جواب مین واقع ہوگا پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے ۔
(۱۱) جب دو اسمون مین سے اول کے معنے کے ساتھہ کیا چیز یا کس چیز کے یا کس چیز سے کو ملاکر سوال کرین تو اوسکے جواب مین تمیز واقع ہوگی اور اس وقت مین پہلے اسم کو ممیز کہین جیسے یکمشت خاک پس یکمشت بترکیب تعدادی ممیز ہے اور خاک تمیز اور علے ہذالقیاس دو پیمانہ شراب اور یک رطل جو وغیرہ ۔
(۱۲) جب دو یا کئی اسمون کے بعد کون ہے ملاکر سوال کرین تو اوسکے جواب مین بدل واقع ہوگا اور اوسکے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے خانصاحب مشفق مہربان نورخان مین نورخان بدل اور اول کے اسماء بترکیب توصیفی مبدل منہ ہین ۔
س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہین اور بدل کی کتنی قسمین ہین ج جب دو اسمون سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہین

اور بدل کی چار قسمین ہین اول بدل کل جسمین معنے بدل کے اور مبدل منہ کے ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر دوم بدل بعض کہ بدل کے معنے مبدل منہ کے معنے کے جز ہون جیسے زید پایش بشکست مین پایش بدل بعض ہے سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اسکو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے۔ چہارم بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جائے جیسے بشہد میروم بشیراز اور یاد رہے کہ بدل بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین اور بدل غلط نثر اور نظم دونو مین مستعمل نہین ہوتا جب تک اسکے پہلے حرف نفی مگر نہ لاوین جیسے ع

بشہد میروم نے نے بشیراز۔

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسما اسطرح کے ہین کہ وے بدون دوسرے چیزون کے ملے جزو جملہ کا نہین ہوتے یعنے نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول تو اب اسکا احوال مفصل سننا چاہیئے اول مضاف ہے کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جزو جملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونون ملکر ہوتے ہین مثلاً انکے مبتدا ہونے کی مثال سے ترک احسان خواجہ اولے تر۔ کاحتمال جفاے بوابان ترکیب اسکی یہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ دونون مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے ترک مضاف کی بعد مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور اولے تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال جفاے بوابان مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے اولے تر خبر کے۔ است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے پس

وہ اسما جو ترکیب میں دوسرے اسما کے ساتھ ملکر آتے ہیں

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضائے خداست ۔ ترکیب راستی مبتدا موجب مضاف رضائے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع سوز جگر گداز دل من زحد گذشت ۔ ترکیب گذشت فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دل من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوئے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ع بعہد تو مے بینم آرام خلق ۔ ترکیب مے بینم فعل با فاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے (ب) جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

دوم۔ موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔

مبتدا ہونے کی مثال سہ دربیابان فقیر سوختہ را شلغم پختہ بہ کہ نقرہ خام۔ ترکیب شلغم موصوف پختہ صفت ۔ یہ ملکر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف خام صفت ۔ صفت و موصوف ملکر مجرور ہوئے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرعہ میں بھی دربیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور را جار ملکر

متعلق ہوتے۔

خبر ہونے کی مثال ع بگفت احوال ما برق جہانست۔ ترکیب۔ بگفت فعل اور ضمیر اسمیں جو پیر کی طرف پھرتی ہے وہ اس کا فاعل۔ احوال ما بترکیب اضافی مبتدا برق موصوف جہان بکسر جیم صفت۔ موصوف وصفت ملکر خبر ہوئی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا بگفت کا فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

فاعل ہونے کی مثال ع بگردن فتد سرکش تندخو۔ ترکیب۔ فتد فعل مضارع سرکش موصوف تندخو بترکیب توصیفی صفت۔ موصوف وصفت ملکر فاعل ہوئے ب جار گردن مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ہ باد در سایۂ درختانش بگسترانید فرش بوقلمون۔ ترکیب۔ گسترانید۔ فعل باد اس کا فاعل فرش موصوف بوقلمون صفت موصوف وصفت ملکر مفعول بہ ہوئے در جار سایہ مضاف درختانش مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے جار ومجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوم موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا۔

مبتدا ہونے کی مثال ع ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست۔ ترکیب۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس میں پھرتی ہے موصول کی طرف وہ اس کا فاعل از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ

ہوکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا۔ نیکو خبر۔ است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ اینمرد دست کسے ست کہ دیشب دیدہ بودی۔ ترکیب۔ اینمرد مبتدا کسی اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل با فاعل اور اور اسکا مفعول بہ محذوف اور دیشب مفعول فیہ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ؎ کسیکہ تشنہ لب نار نیست میداند۔ کہ موج آبحیات است چین پیشانی + ترکیب میداند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا او او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف نار مضاف تو مضاف الیہ یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے اور یہ مرکب اضافی خبر ہوا است علامت جملہ اسمیہ کی پس مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف مبین کاف بیانیہ موج آبحیات مرکب اضافی خبر مقدم چین پیشانی مرکب اضافی مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر بیان ہوا مبین این محذوف کا مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونیکی مثال ؏ ہر انچہ کہ میبایدت پیش گیر۔ ترکیب۔ ہر آنچہ اسم موصول کاف صلہ کا میباید فعل ضمیر اُس میں مستتر وہ اسکا فاعل ت مجرور

حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ ملکر مفعول بہ ہوا فعل مرکب پیش گیر کا پیش گیر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چہارم معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ع طبیب و حکیم است بیداے برادر۔ ترکیب طبیب معطوف علیہ واو حرف عطف حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر مبتدا بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع بگفتا کہ اینست تاج و کلاہ۔ ترکیب۔ این مبتدا تاج معطوف علیہ و حرف عطف کلاہ معطوف دونوں ملکر خبر است رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا۔ اور فاعل اسکا ضمیر مستتر ہے۔

فاعل ہونے کی مثال ع خرابی و بدنامی آید ز جور + ترکیب۔ آید فعل خرابی معطوف علیہ واو حرف عطف بدنامی معطوف دونوں ملکر فاعل ہوئے فعل کے زجار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ۔ ترکیب نہد فعل ضمیر غائب اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واو حرف عطف فیروزہ معطوف ملکر مفعول در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور۔ راجع بخدا ۱۲

پانچواں عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ۔ دو کس موجود اند۔ ترکیب ۔ دو عدد کس معدود ۔ معدود و عدد ملا کر مبتدا موجود خبر اند رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ۔ ماد۵ جوانیم ۔ ترکیب ۔ ما مبتدا د۵ جوان عدد و معدود ملکر خبر ایم علامت جملہ اسمیہ کی ۔

فاعل ہونے کی مثال ۔ صد درہم نزدم فراہم آمد ۔ ترکیب ۔ فراہم آمد فعل صد عدد درہم معدود ملکر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ۔ ہزار دینار فراہم آوردم ۔ ترکیب ۔ فراہم آوردم فعل مرکب با فاعل ہزار دینار عدد و معدود ملکر مفعول بہ ہوا پس فعل و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

چھٹا ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے ۔

مبتدا ہونے کی مثال ۔ دو پیمانہ شراب موجود است ۔ ترکیب ۔ دو پیمانہ عدد معدود ملکر ممیز شراب تمیز ممیز و تمیز ملکر مبتدا موجود خبر است علامت جملہ اسمیہ کی ۔

خبر ہونے کی مثال ۔ اینست دہ من شکر ۔ ترکیب ۔ این مبتدا دہ من تمیز ترکیب عدادی ممیز ۔ شکر تمیز ۔ ممیز ساتھ تمیز اپنے کے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی ۔

فاعل ہونے کی مثال ۔ نزدم دہ گز پارچہ فراہم آمد ۔ ترکیب ۔ نزدم ترکیب اضافی مفعول فیہ دہ گز تمیز ترکیب تعدادی ممیز پارچہ تمیز ۔ ممیز تمیز فاعل فراہم آمد فعل کے ۔

مفعول ہونے کی مثال۔ پنج مثقال عنبر بیار۔ ترکیب۔ بیار فعل با فاعل پنج مثقال ترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز۔ ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ ہوئے۔

فائدہ کبھی تمیز نسبت سے ہوا کرتی ہے جیسے کہین کہ زید را عمداً کشتم یہان عمداً تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کی طرف ہے۔

ساتوان مستثنیٰ منہ ہے کہ مستثنیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال جیسے کہین۔ ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند۔ ترکیب۔ مردمان قریہ مرکب اضافی موکد ہمہ تاکید موکد اور تاکید ملکر مستثنیٰ منہ جز کلمہ استثنا زید مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مبتدا مجتمع خبر اند ربط۔

فاعل ہونے کی مثال۔ ہیچکس دران شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان ترکیب۔ نیامد فعل ہیچکس مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر فاعل ہوئے۔ در جار ان۔ اسم اشارہ شہر موصوف ویران صفت موصوف اور صفت ملکر مشار الیہ ہوئے۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے نیامدہ کے اور ایسے ہی بنظر جار مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید۔ ترکیب۔ نیاوردم فعل با فاعل بضاعت مستثنیٰ منہ الا حرف استثنا امید مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مفعول بہ ہوئے۔

فائدہ کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے جیسے اس مثال مین۔ گفتا بعزت عظیم و

صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود - یہان سے لفظ
ہیچگاہ جو مستثنیٰ منہ ہے محذوف ہے اور اصل مین عبارت یون ہے کہ قدم بر ندارم
ہیچگاہ مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود - ترکیب - گفتا فعل ضمیر اس مین مستتر ہے اُسکا فاعل
اور مرجع اسکا یکے از دوستان اوپر مذکور ہو چکا باے قسم عزت عظیم مرکب
توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف
معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقسم بہ کاف بیانیہ بر نیارم فعل با فاعل دم
مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم بر ندارم کی ترکیب مثل
پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا آنکہ کہ سخن گفتہ شود آنکہ موصول
کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اُسکا مفعول مالم یسم فاعلہ یہ جملہ صلہ موصول و
صلہ ملکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مفعول فیہ ہوا فعل بر ندارم کا فعل ساتھ فاعل اور
مفعول بہ اور مفعول فیہ کے ملکر جملہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر جواب قسم ہوا
قسم اپنے جواب سے ملکر مقولہ ہوا گفت کا - گفت ساتھ فاعل اور مقولہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
آٹھوان مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے -
مبتدا ہونے کی مثال سے رسم است کہ مالکان تحریر آزاد کنند بندۂ
پیر - اصل اس عبارت کی یہ ہے کہ این رسم مقرر است کہ مالکان تحریر بندۂ پیر را آزاد
کنند - ترکیب - این اشارہ اور رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند
فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندۂ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین
اور بیان ملکر مبتدا مقرر اُس کی خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور

خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع ایست جوالبش کہ جوالبش ندہی۔ ترکیب اسکی یہہ ہے
جوالبش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوالبش ندہی جملہ فعلیہ ہوکر بیان
ہوا مبین کا۔ مبین اور بیان ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا ساتھ خبر کے
ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بیجان شدست۔ ترکیب۔ تن
مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اُس کا اسم بیدل خبر یہہ جملہ بیان
ہوا مبین و بیان ملکر شدست کا اسم یعنے فاعل ہوا بیجان اُسکی خبر ہم
حرف عطف۔

مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔ اصل اسکی یہہ
ہے کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل
این اشارہ سخن مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اُسکا
اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا۔ بیان
اور مبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ
فعلیہ ہوا۔

نواں اشارہ کہ مشار الیہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب
مشار الیہ ملکر مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ نامش انیست۔ ترکیب۔ نامش مرکب اضافی مبتدا

این اسم اشارہ اور نام مشارالیہ یہاں سے محذوف اشارہ اور مشارالیہ ملکر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ دیروز این کتاب آمد است۔ ترکیب۔ آمدہ است فعل این اشارہ کتاب۔ مشارالیہ۔ اشارہ اور مشارالیہ ملکر فاعل دیروز مفعول فیہ۔

مفعول ہونے کی مثال۔ این دزد رابزن۔ ترکیب۔ بزن فعل با فاعل این اسم اشارہ دزد مشارالیہ ملکر مفعول بہ را علامت مفعول۔

دسواں مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ بکر برادر خالد موجود است۔ ترکیب۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر۔

خبر ہونے کی مثال۔ رئیس شہر سہراب پسر رستم است۔ ترکیب۔ رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ زید برادر عمرو آمد۔ ترکیب۔ آمد فعل زید مبدل منہ برادر عمرو مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ راکشت۔ ترکیب۔ کشت فعل رستم اس کا فاعل اسفندیار مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل ملکر مفعول بہ ہوئے۔

اسیطرح مشبہ مشبہ بہ کے ساتھ اور مفسر بفتح سین مفسر بکسر سین کے ساتھ اور موکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہے۔ مشبہ اور مشبہ بہ

کے مفعول واقع ہونے کی مثال ع دید نطفہ را صورتے چون پری۔ اور مفسر مفسر مبتدا ہونے کی مثال۔ آن شہر یعنے بریلی نزدیک ست۔ اور حال و ذو الحال ملکر فاعل ہونے کی مثال۔ زید خندان آمد۔ اور موکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال۔ زید مردہ است مردہ۔ ترکیب ظاہر ہے اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالین بھی بن سکتی ہین طالبعلم کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت سے سب مثالین بناوے۔

تنبیہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسیطرح جملہ کے اور اجزا جو زوائد اور متعلقات ہوتے ہین بھی ہوسکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہوسکتا ہے جیسے وقت شب آمدہ ام اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنیٰ اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہوسکتا ہے جیسے غلام زید ابو الحسن جہت لفسانیت نشست امیر حالت خندہ نشست اس مین ابو الحسن بدل اور جہت لفسانیت مفعول لہ اور نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہین اسیطرح اور مثالین بنالو اور نیز ممکن ہے کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزا جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہے کہ بعض صورتون مین جملہ بہت بڑھ جاوے گا۔ پس طالب علم کو چاہیئے کہ ایسی صورت مین گھبرا نجاوے بلکہ معنون کو جملہ کے خوب طرح غور کرکے ہر ایک علامت کو دیکھکر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

اب یہان پر ترکیب ایک صفحہ گلستان اور ایک صفحہ بوستان کی لکھہ سجاتی ہے یقین ہے کہ پڑھنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانیکے نہ رہین گے۔

گلستان

بادشاہے بدیدہ استحقار در طائفہ درویشان نظر کرد یکے از ایشان بفراست دانست
وگفت ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم وبعیش خوشتر وبمرگ برابر ودر قیامت انشاالله بهتر
مثنوی اگر کشور کشائی کامرانست + وگر درویش حاجتمند نانست - دران حالت که
خواهند این وآن مرد + نخواهند از جهان بیش از کفن برد + چو رخت مملکت بربست
خواهی + گدائی بهتر است از بادشاهی + ظاهر درویشان جامہ ژندہ است وموی
سترده وحقیقت آن دل زنده ونفس مرده قطعہ نہ آنکہ بر سر دعوی نشیند
از خلقے + وگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد + کہ گر ز کوه فرو غلطد آسیا سنگی + نہ
عارف است کہ از راه سنگ برخیزد + طریق درویشان ذکرست وشکر وایثار
وخدمت وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل هر کہ بدین صفتها موصوف است
بحقیقت درویش است اگرچہ در قباست اما هرزه گردی بے نمازی هوا پرستی
هوس بازی کہ روزها بشب آرد در بند شهوت وشبها روز کند در خواب غفلت
بخورد هرچہ درمیان آید وبگوید هرچہ در زبان آید زندیق است اگرچہ در عباست
قطعہ اے درونت برهنہ از تقوے + کز برون جامہ ریا داری + پرده
هفت رنگ رابگذار + تو کہ در خانہ بوریا داری مثنوی -
م گل تازه چند دستہ + بر گنبدے از گیاه بستہ + گفتم چہ بود گیاه ناچیز
صف گل نشیند او نیز + بگریست گیاه وگفت خاموش + صحبت نکند کرم فراموش
ست جمال ورنگ وبویم + آخر نہ گیاه باغ اویم + گر بے هنرم وگر هنرمند
است امیدم از خداوند + من بندهٔ حضرت کریمم + پرورده نعمت قدیمم

با آنکه بضاعتے نه دارم + سرمایهٔ طاعتے نه دارم + او چاره کار بنده داند + چون هیچ
وسیلتے نماند + رسمیست که مالکان تحریر + آزاد کنند بنده پیر + اے بار خدائے
عالم آرائے + بر بنده پیر خود ببخشائے + سعدی ره کعبه رضا گیر + اے مرد خدا
ره خدا گیر + بدبخت کسے که سر بتابد + زین درگه درے دگر نیابد۔

ترکیب نظر کرد فعل مرکب بادشاہی فاعل ب جار دیده استحقار ترکیب اضافی
مجرور دونون ملکر متعلق فعل ہوئی در جار طائفه درویشان ترکیب اضافی مجرور یہہ
ملکر متعلق ہوئے اُسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونون متعلقون سے ملکر جملہ فعلیہ
ہوا۔ دانست فعل اور این امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف یکے
موصوف از جار آنہا مجرور ملکر متعلق ہوئے شونده یا کائن محذوف کی اور وه
سے متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق
ہوے فعل کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو
راجع ہے یکے کیطرف اُسکا فاعل ما مبتدا در جار این اشاره دنیا مشار الیہ ملکر
مجرور اور ایسے ہی ب جار جیش مجرور اور از جار تو مجرور یہہ سب جار و مجرور
ملکر متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ ایم علامت جملہ اسمیہ و حرف عطف
ب جار عیش مجرور ملکر متعلق ہوئے خوشتر کے جو معطوف ہے و حرف
عطف ب جار مرگ مجرور ملکر متعلق ہوئے برابر معطوف کے یہہ سب
معطوف اور معطوف علیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر معطوف علیہ ہوا و حرف عطف ان حرف شرط شناز فعل الله فاعل ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر شرط ہوی در جار قیامت مجرور ملکر متعلق ہوئے بہتر کے

اور بہتر متعلق سے مِلکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ما کی اور ایسے ہی ایم علامت
جملہ اسمیہ محذوف ہے پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر
معطوف ہوا اور معطوف علیہ اور معطوف مِلکر مقولہ ہوا گفت کا۔ گفت
فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط
کشور کشائی مبتدا کامران خبر ست علامت سب جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ
ہوا و حرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمند نان بترکیب اضافی خبر
ست علامت خبر و مبتدا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر
شرط در جار ان اشارہ حالت مشار الیہ دونوں مِلکر مبین کہ بیانیہ خواہند
مر فعل این و آن معطوف علیہ اور معطوف مِلکر فاعل۔ فعل و فاعل
ملکر بیان ہوئے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار و مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل نخواہند برد کے از جار جہان مجرور مِلکر متعلق ضمیر مستتر راجع
این و آن کیطرف فاعل لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش
اسم صفت از جار کفن مجرور ملکر متعلق ہوئے بیش کے۔ لفظ بیش اپنے متعلق سے
ملکر صفت ہوئی۔ موصوف و صفت ملکر مفعول بہ یہ سب مِلکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا
شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ چو حرف شرط خواہی بر لبست فعل با فاعل رخت
مضاف مملکت مضاف الیہ مِلکر مفعول بہ یہ سب ملکر شرط گدائی مبتدا
بہتر خبر از جار بادشاہی مجرور مِلکر متعلق خبر ست علامت جملہ اسمیہ یہ سب
ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان مضاف الیہ
ملکر مبتدا جامہ موصوف ژندہ صفت مِلکر معطوف علیہ و حرف عطف ہوسے

موصوف مستتر و صفت ملکر معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر است علامت
جملہ اسمیہ پس مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف حقیقت
مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا دل زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ
و حرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونوں ملکر خبر است
علامت جملہ اسمیہ محذوف سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ۔ لفظ درویش
یا صوفی جو مبتدا ہے یہاں سے محذوف ہے آن موصول کہ صلہ کا بر جار سر
مضاف دعوی مضاف الیہ ملکر مجرور دونوں ملکر متعلق فعل نشیند اور ضمیر
مستتر جو موصول کیطرف راجع ہے اس کا فاعل از جار خلقی مجرور ملکر متعلق
نشیند کے فعل و فاعل و متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور موصول صلہ سے
ملکر معطوف علیہ و حرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنندہ کا
اور فاعل اسکا ضمیر مستتر ہے جو لفظ مردمان خلق کیطرف راجع ہے پس فعل
و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بر خیزد فعل او فاعل ب جار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر معطوف معطوف
علیہ معہ معطوف خبر نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ کاف بمعنے بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جس میں لفظ
فرو زائد ہے آسیا سنگ مرکب اضافی باضافت مقلوب اور جس میں تنکیر ہی
یہ مرکب فاعل ز جار کوہ مجرور متعلق فعل فاعل متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
کہ بمعنے ہر کہ موصول از جار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ ملکر مجرور
ملکر متعلق بر خیزد فعل کے ضمیر مستتر راجع بموصول اسکا فاعل جملہ فعلیہ صلہ

ہوا موصول وصلہ ملکر مبتدا مؤخر عارف خبر اور نہ اور ست جو جدا جدا
ہین اصل مین نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا
شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان ترکیب
اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ و حرف عطف شکر معطوف اور ایسے ہی ایثار
و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہین معطوف علیہ
مع ان سب معطوفون کے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا
ہر کہ موصول بہ جار این اشارہ صفتہا شار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق موصوف
کی جو خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ صلہ ہوا
موصول وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنے عارف خبر ست علامت جملہ اسمیہ
بتحقیق متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجود آنکہ جس مین با حرف جار
وجود مضاف آن ہمین کہ بیانیہ اور مبتدا محذوف زر جار قبا مجرور ملکر
متعلق موجود محذوف کی جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ
بیان ہوا ہمین کا ہمین مع بیان مضاف الیہ اور مضاف مع مضاف الیہ
مجرور اور جار مع مجرور متعلق درویش اور وہ دونون متعلق سے ملکر خبر اور
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل مین قائم مقام شرط کے ہوتا ہے
لیکن فارسی مین اکثر بجاے لیکن کے آتا ہی لہذا حرف استدراک ہر زہ گرد
موصوف ہی موصولہ یا توصیفی نے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم سوس باز
صفت سوم موصوف مع سب صفات ملکر موصوف ہوا یا موصول
بیانیہ ار د فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روزنا مفعول بہ

ب جار شب مجرور مسلکر متعلق درجبار بند مضاف شہوت مضاف الیہ
ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہے
ضمیر فاعل آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل
شبہا مفعول اول روز مفعول ثانی در جار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ
مسلکر مجرور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول
آید فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل در جار میان مجرور
مسلکر متعلق فعل و فاعل اور متعلق ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ مسلکر
مفعول بہ فعل بخورد کا یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر معطوف ہوا بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر
مستتر فاعل ہرچہ موصول در جار زبان مجرور ملکر متعلق فعل رآید کے
ضمیر جو موصول کیطرف پھرتی ہے اسکا فاعل مسلکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول
مع صلہ مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول مسلکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف سوم یہ معطوف علیہ سب معطوفوں سے ملکر صفت ہوتی ہرزہ گرد
موصوف کی یہ موصوف مع صفت مبتدا زندیق خبر است علامت جملہ اسمیہ
اگرچہ در عبا است متعلق زندیق کے اور اسکی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ در قبا است
کے ہی اے حرف ندا آنکہ موصول محذوف در دل مضاف ت مضاف الیہ
مسلکر مبتدا برہنہ خبر از جار تقوے مجرور ملکر متعلق خبر است علامت
جملہ اسمیہ محذوف مبتدا اور خبر مسلکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کی علت کا

از جار بیرون مجرور ملکر متعلق ہوئے داری فعل با فاعل کے جامہ مضاف
ریا مضاف الیہ مسلکر مفعول بہ یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے
جملہ معلول کی اور دونوں ملکر صلہ اور موصول معہ صلہ منادی ہوا پردہ موصوف
ہفت رنگ ترکیب تعدادی صفت مسلکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ
بگذار فعل با فاعل یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی
فعل داری کی کہ علت در جار خانہ مجرور مسلکر متعلق داری فعل با فاعل گے
بوریا مفعول بہ یہہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے ملکر جواب ندا حرف ندا
اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل با فاعل گل موصوف
تازہ صفت ملکر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر ذوالحال
بر جار گنبد سے مجرور مسلکر متعلق ہوئے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ
مجرور مسلکر متعلق ہوئے اسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنے متعلقوں
سے ملکر حال ذوالحال معہ حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا گفتم فعل
با فاعل بود فعل ناقص چاہتا ہے اسم وخبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت
ملکر اسم ہوا چہ مبین تا بمعنے کاف بیان نشیند فعل او ضمیر اوس کا
فاعل در جار صف مضاف گل مضاف الیہ مسلکر مجرور ملکر متعلق نیز
حرف عطف یہ سب ملکر جملہ ہوکر بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی
اور وہ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا پس گفتم فعل با فاعل
اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اگر لیست فعل گیاہ فاعل مسلکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع گیاہ ہے فاعل

او مفعول بہ مصدر را علامت محذوف خاموش فعل با فاعل اور جملہ فعلیہ ہوکر
معلول زیراکہ حرف علت محذوف نکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا
مضاف محذوف ہے یعنے اہل کرم اور دونو مسلکر فاعل اور صحبت مفعول
اول فراموش مفعول ثانی اور یہہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست
علامت جملہ اسمیہ جبال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و حرف
عطف بو معطوف معطوف علیہ معہ معطوفون کے مبتدا حاصل خبر محذوف
م مجرور را جبار محذوف ملکر متعلق خبر مبتدا و خبر مسلکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ لفظ کار محذوف ہے مسلکر ظرف متعلق خبر
جملہ آئندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف
باغ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ مسلکر خبر یہم ربط کا مبتدا و خبر
مع متعلق ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ
ہوا گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
ہوا پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف نہ لے ہنر معطوف علیہ
و حرف عطف گر حرف عطف بمعنے تردید ہنر ہنند معطوف دونوں مسلکر
خبر م ربط جملہ اسمیہ ہوکر شرط لطف مضاف از اضافت کا خداوند مضاف
ملکر خبر مقدم امید م ترکیب اضافی مبتدا موخر ست علامت ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ من مبتدا بندہ مضاف حضرت مضاف کریم مضاف الیہ
ملکر مضاف الیہ مسلکر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف قدیم
صفت ملکر مضاف الیہ م ربط کا با حرف جار آن بہین ک بیانیہ ندارم فعل

با فاعل بضاعتے مفعول مسلکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف
ندارم فعل با فاعل سرمایہ مضاف طاعتے مضاف مسلکر مفعول بہ ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف بیان ہوا مبین مع بیان مجرور
اور جار و مجرور متعلق پروردہ کے وہ مع متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونوں
خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ واند فعل او فاعل چارہ مضاف کار مضاف
بندہ مضاف الیہ مسلکر مضاف الیہ مسلکر مفعول بہ مسلکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم
چون حرف شرط نماند فعل ہیچ مہر و سیلتے تمیز ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
موخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رسم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان کا
الکان مضاف تحریر مضاف الیہ مسلکر فاعل کشند فعل کا بندہ موصوف
پر صفت ملکر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان
مبین سے ملکر خبر ہست علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
ے حرف ندا بار خدا ے موصوف عالم آرا صفت مسلکر منادی بخشا ی
ے با فاعل بر چار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ ملکر
بر ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا ای حرف
محذوف سعدی منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف کعبہ مضاف رضا مضاف الیہ
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب
اور حرف ندا منادی و جواب ندا مسلکر جملہ ندائیہ ہوا اے حرف ندا مرد
ان خدا مضاف الیہ مسلکر منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف خدا
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے مسلکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور

سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ بدبخت خبر مقدم کسے موصول کہ صلہ کا بتابد فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل کسے مفعول بہ زجار این اشارہ در مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ محذوف مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا در موصوف دگر صفت ملکر مفعول بہ نیابد فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سبھی ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا۔

اشعار بوستان

۱	خبر داری از استخوان قفس	کہ جان تو مرغیست و نامش نفس	۱
۲	چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر رہ نگردد بہ سعی تو صید	۲
۳	نگہدار فرصت کہ عالم دمیست	دمے پیش دانا بہ از عالمی ست	۳
۴	سکندر کہ بر عالمے حکم داشت	در آندم کہ بگذشت و عالم گذاشت	۴
۵	میسر نبودش کزو عالمے	ستانند و مہلت دہندش دمے	۵
۶	برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت	نماند بجز نام نیکو و زشت	۶
۷	چرا دل برین کاروانگہ نہیم	کہ یاران برفتند و ما بر رہیم	۷
۸	پس از ما ہمین گل دہد بوستان	نشینند با یکدگر دوستان	۸
۹	دل اندر دلآرام دنیا مبند	کہ ننشست با کس کہ دل بر نکند	۹
۱۰	چو در خاکدان لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از روے گرد	۱۰
۱۱	سر از جیب غفلت برآور کنون	کہ فردا نماند بہ حسرت نگون	۱۱

۱۲	توچون خواہی آمد بشیراز در	سرو تن بشوی زگرد سفر	۱۲
۱۳	پس اے خاکسار گنہ عنقریب	سفر کرد خواہی بشہر غریب	۱۳
۱۴	بران از دو سرچشمہ دیدہ جوی	ور آلایشے داری از خود بشوی	۱۴

ترکیب شعر اول

خبر داری فعل مرکب با فاعل از جار استخوان قفس بترکیب اضافی مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف از جار محذوف این مبین محذوف کہ بیانیہ جان تو بترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نامش بترکیب اضافی مبتدا قفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظا است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہ دونو جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این مبین محذوف کا بیان و مبین ملکر مجرور جار و مجرور ملکر معطوف اور معطوف علیہ مع معطوف متعلق خبر داری کے پس فعل و فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبر داری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا

ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اس کا فاعل از جار قفس مجرور متعلق ہوئے رفت کے فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نگست فعل لازم قید فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کیطرف پھرتی ہی اس کا اسم صید خبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ

ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوئے فعل ناقص کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا ادمی خبر ست ربط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف و می مبتدا بیش دانا بترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عالمی مجرور ملکر متعلق خبر مذکور ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر علت ہوئی کلام سابق کی۔

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہے اُس کا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمے مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا در جار اندم اشارہ و مشار الیہ ملکر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف گذاشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوئی فعل نبود فعل ناقص کے جو اگلے شعر مین ہے۔

نبود فعل ناقص این مبین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جس کا مرجع ملائکہ ہین۔ اُس کا فاعل عالمے مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ

ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف و ہند فعل اور فاعل اسکا ضمیر مستتر جس کا
مرجع وہی ملائکہ ہین ش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دمے ظرف زمان
مفعول فیہ فعل فاعل اور دونون مفعولون سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
معطوف علیہ مع معطوف بیان مبین مع بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا
یسر خبر اور ش ضمیر مجرور مع اپنے جار محذوف کے متعلق فعل ناقص کے
وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی سکندر مبتدا
کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ترکیب شعر ششم

برفتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہے مردم کیطرف وہ اوسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ
معطوف علیہ و حرف معطوف درود فعل ہر کس اُس کا فاعل آنچہ اسم موصول گشت
فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع ہر کس ہے فاعل او ضمیر مفعول جسکا مرجع آنچہ
ہے اور را علامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ
موصول مع صلہ مفعول بہ فعل درود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
و حرف عطف محذوف نماند فعل ہیچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف
استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت
معطوف ملکر صفت دونو ملکر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل
فعل نماند کا ملکر جملہ فعلیہ ہوکر دوسرا معطوف ہوا۔

ترکیب شعر ہفتم

چرا حرف استفہام ول مفعول مقدم بر حرف جار این اسم اشان کار وانگہ مشار الیہ ملکر
مجرور جار مجرور ملکر متعلق نہیم فعل با فاعل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا
کہ علت کا بر فتند فعل یاران فعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف تا مبتدا
بر جار رہ مجرور ملکر متعلق ہوئے لفظ موجود محذوف سے کے جو خبر ہے یہ علامت جملہ
اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام
انکاری کی۔

ترکیب شعر ہشتم

وہد فعل بوستان فاعل ہمین گل[له] مفعول بہ پس مضاف از علامت اضافت
تا مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف
نشینند فعل دوستان فاعل با جار یکدگر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ
معطوفہ ہوا +

ترکیب شعر نہم

ببند فعل با فاعل ول مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ ملکر مجرور
ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معلول کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع
بہ دنیا فاعل با جار کس موصول سجذف یا کہ صلہ کا بر نکند فعل ضمیر مستتر اس کا
فاعل ول مفعول بہ از جار او مجرور یہہ دونوں جو محذوف ہین ملکر متعلق ہوی
فعل بر نکند کے ۔ یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مجرور اور جار
و مجرور متعلق ہوئے فعل نشست کے یہہ فعل فاعل اور متعلق سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئے معلول کے

ترکیب شعر دہم

[له] حرف عطف این اشاره گل ومشار الیہ ۱۲

چو حرف شرط در جار خاکدان مضاف لحد مضاف الیہ ملکر مجرور متعلق خفت فعل مرد فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بیفشاند فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع مرد ہے فاعل قیامت مفعول فیہ گرد مفعول بہ از جار روے مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر یازدہم

برآور فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا ماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اسکا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیلیہ ہوا۔

ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی ب جار شیراز مجرور در زائد ملکر شرط بشوی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ملکر مفعول بہ ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہہ سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سیزدہم

پس حرف عطف اے حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عربی قریب مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل خواہی کرد کے جو با فاعل ہے سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور ملکر

متعلق سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

ترکیب شعر چہاردہم

بران فعل با فاعل از جار دوعدد سر مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جوی مفعول بہ ہیہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ وحرف عطف از حرف شرط داری فعل با فاعل آلا تنشی مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط لبشوی فعل با فاعل از جار خود مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ۔ اتنی ترکیب انشاء اللہ طلبا کو ترکیب کہنے مین کافی ہوگی مگر اساتذہ کو مناسب ہے کہ اثناء تعلیم مین جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اوسکو طلبہ کو سمجھا دیا کرین تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اُنکے ذہن نشین ہوجاوے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو۔

باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان مین

س کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہین ج الفاظ مخفف کا نقشہ بترتیب حروف ہجی یہہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون ساز یعنی باجے کا نام ۱۲	ارغن	افلاطون نام حکیم ۱۲	فلاطون۔ فلاطن
افغان	فغان	اکنون اب ۱۲	کنون۔ نون

انبوه	انبه	زین راه که	زیرا که
اندوه	انده (غم ۱۲)	ستوه	سته (عاجز ۱۲)
آلگاه	آنگه	شادباش	شاباش (خوش رہو ۱۲)
استاد (کھڑا ہوا ۱۲)	استاد ستاد	شاهان شاه	شاهنشاه - شهنشاه (بادشاہ)
اینک (اب ۱۲)	نک	شکوه	شکه (دبدبہ ۱۲)
بوده ۱۲	بدو بو	فراموش (بھولنا ۱۲)	فرامش - فرمش - فرموش
بیرون	برون	کوه	کُه (پہاڑ ۱۲)
پنهان	نهان	گاهی (کبھی ۱۲)	گه
چاه	چه	گروه	گره
چون او	چنو	گوهر	گهر
چون آن	چنان	ماه	مه
چون این	چنین	ناامید	نومید
چهل سال	چل سال	ناگاه	ناگه
خاموش (چپ رہنا ۱۲)	خموش - خمش - خامش	ناگاهان (یکایک ۱۲)	ناگهان
خورشید	خور	نهان	نهن
دامان	دامن	هرگز	هگز
دهان	دهن	هشتاد	هشتا
راه	ره	هفتاد	هفتا
زمین	زمی	هنوز	هنز - نوز

اور کچھہ الفاظ عربی کے بھی فارسی مین مخفف مستعمل ہوتے ہین انکا نقشہ یہہ ہے

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
الے آخرہ	الخ یا آہ	ظاہر	ظم
تعالے	تعم	علیہ السلام	عم یا ع
رحمہ اللہ	رح یا رہ	مقصود	مقصم
رضی اللہ عنہ	رض	مطلوب	مطم
صلے اللہ علیہ وسلم	صلعم یا ص	مصنف	مصم
صحیح	ص	۰	۰

فائدہ ۔ اور یہہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھدیتے ہین۔ مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ۔

س فارسی مین کونسے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکہتے ہین ج مخفف جیسے جہان چنین چون۔ ناگاہ۔ ناگہان ۔ واہن ۔ اصلی جیسے ۔ کوہ ۔ شکوہ ۔ ستوہ ۔ انبوہ گروہ ۔ ہنوز ۔ ہرگز ۔ آور اکنون ۔ کنون ۔ خاموش ۔ خموش ۔ فراموش ۔ فرامش یہہ الفاظ درجہ مساوات کا رکہتے ہین س کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہین ج قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے ۔ سے غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ۔ اور بعد با کے وجود گہے با چنین گوہر خانہ خیز ۔ یعنے باوجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہے سے

شب چو عقد نماز بر بندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم - یعنے ازین خیال خاطرم پریشان میشود کہ چہ خورد الخ - اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر ہوتی ہے جیسے ؎ گرا پدید ری گر شہر یا یہ + یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہی مقدر ہے کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اسکو مقدر مانتے ہین ؎ ہر کہ جنگ آرد بجون خویش بازی مے کند ٭ روز میدان آنکہ بگریزد بجون لشکرے + یہان مصرعہ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہے اور جب بائے موحدہ آغاز کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاوے گا جیسے ؎ بنام بزرگ ایزد داد بخش - اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر ہوتا ہے جیسے ؎ یاس و امید صحابان تو مقصود آنگیز + ضمیمہ فوائد عجیبہ فائدہ الفاظ ذیل اکثر صرف زینت کلام کے لئے آتے ہین اونکے معنے کچھہ نہین لئے جاتے سر مر بر در گر گاہ ہم ہمی یکے یک از را فرا فرو است درون اندرون اندر دگر ہمیدون ان ین باز خود بس برون س ہست نیست باد نکہت شگوفہ رستم نوشیروان بغداد گنجشک دیباچہ غنچہ داور نظارہ تنور غم ہم زقوم حنا یہہ لفظ اصل مین کیا تھے ج ہست اصل مین الیست - اور نیست - نہ الیست - باد بود - نکہت - نکہت بکاف تازی - شگوفہ شکوفہ بکاف تازی - رستم رستم بفتح را - نوشیروان نوشین روان - بغداد - باغداد - گنجشک - گنجشک بکاف فارسی - دیباچہ دیباجہ - غنچہ غنجہ بجیم تازی - داور داددور - نظارہ - نظارہ بتشدید ظا - تنور - تنور بتشدید نون - غم و ہم غم و ہم بتشدید میم - زقوم - زقوم بتشدید قاف

حسنا۔ حسناً اصل مین ہے۔ س گرسنہ۔ سخن۔ کہن۔ پہن۔ مشک۔ گسستن
برہنہ۔ مدہوش۔ خضر۔ ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے ج گرسنہ بسکون
را و فتح سین اور بہ فتح را و سکون سین دونو طرح صحیح ہے اور ایسے ہی لفظ سخن
بفتح خا و ضم خا اور علی ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا ہوز اور بفتحہ دونو
درست ہے مشک بضم میم و کسر میم دونو طرح صحیح ہے گسستن بضم کاف
و فتح سین برہنہ بفتح را و سکون را دونو طرح مدہوش بواو معروف خضر بفتح
اول و کسر ثانی صحیح ہے اگرچہ یہ لفظ بکسرہ اول و سکون ثانی بھی مستعمل ہے
س بوالہوس اور استغنا۔ ضعفا۔ صحرا۔ وغیرہ الفاظ عربی کی رسم خط کیا ہے
ج اول بدون واؤ اور الف کے یعنی بلہوس اور استغنا۔ اور اوسکی امثال
بدون ہمزہ لکھی جاتی ہین لیکن حالت اضافت اور صفت مین یہ ہمزہ لکھا جاتا ہے
جیسے فقرائے شہر اور صحرائے فراخ اور کبھی اس ہمزہ کو ہی سے تبدیل کرتے ہین
جیسے ضیائی مغربی۔ صفائی شہر س کیا تابع مہمل فارسی مین بھی مستعمل ہے
ج ہان جیسے شب تب تال ہال۔ قاعدہ جس فعل کے اول مین الف ہو اگر
اسپر ب یا ن یا میم نہی لاوین تو الف حذف ہو کر ی سے بدل جاوے [illegible]
بیفگن یا حذف ہو جاویگا جیسے بفگن ۔ س کلمات فارسی پر جو ب آتی ہے
اسکے پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے ج اگر ب افعال پر آویگی تو اوسکی
دو حرکتین ہونگی کسرہ یا ضمہ۔ اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع
حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ اور اگر ب اسما پر
داخل ہوگی تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی جیسے بخند اور ترکیب

عربی مین مکسور جیسے بجنسہ اور حروف پر ب نہین آتی ہے س اشباع اور امالہ کی تعریف اور مثال کیا ہے ج اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑھانا کہ اوس کے موافق حرف علت اوس مین سے پیدا ہو جاوے یعنی فتحہ سے الف اور کسرہ سے ی اور ضمہ سے واو اور امالہ اوسکو کہتے ہین کہ الف کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکا دین کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے جیسے رکاب کو رکیب کہین ۔

(اچار ۱۲ — آتش ۱۲ — آتش ۱۲ — افتاد ۱۲ — اوفتاد ۱۲)

قاعدہ ۔ اگر دو کلمون مین اول کا حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایک ہی ہو یا قریب المخرج تو اونکو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہے جیسے سپیدلو اور زوتر اور کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شپرہ ۔

(سپید دلو ۱۲ — زود تر ۱۲ — شب پرہ ۱۲)

س ۔ ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہے ج لفظون مین کچھ فرق نہین ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کے آخر مین ی مجہول زیادہ کر دیتے تھے لیکن اب متروک ہے اور بعض الفاظ مین اب بھی مستعمل ہے جیسے تنے چند اور فرق معنوی ظاہر ہے س ان مرکبات کو اگر قلب کرین تو کیا اثر ہوتا ہے ج صفت اور مضاف الیہ اگر مقدم ہو جاوینگے تو اونکے آخر مین کسرہ نہ ہوگا جیسے مضاف اور موصوف کے آخر مین ہوتا اگر وے مقدم ہوتے اس پہلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلے کو مقلوب س صفت کتنی طرح کی ہے ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت بحال متعلق موصوف صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کی بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک اور بحال متعلق موصوف وہ ہے جو

(نیک مرد ۱۲ — شاہ جہان ۱۲)

سوال متعلق اشباع و اماله

ترکیب توصیفی و اضافی

اقسام صفت

موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مرد خوش لباس س
ت جو عربی کے مصدرونکے آخر مین ہوتی ہے فارسی مین کسطرح لکھی جاتی ہے ۔ فارسی مین لمبی ت لکھی جاتی ہے اور عربی مین ہاء مختفی کی صورت پر بھی لکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اوس مین لمبی ت لکھنے سے جمع کی صورت بنجاتی ہو تو اوس مین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہین جیسے صلوۃ کہ اس کی جمع صلوات ہے پس مفرد مین اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہوجاویگی اسواسطے اسکو گول لکھتے ہین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہوگی اگر اردو مین وہ مصدر مذکر ہوگا جیسے معاملہ ۔ لیکن تلفظ مین یہہ ۃ ہاء مختفی پڑہی جاویگی اور نقطے اسپر نہ دیے جاوینگے اور مصدر اگر بمعنے صفت ہوجاوے گا تب بھی گول اور بے نقطہ ہوگی جیسے زیادہ ۔

قاعدہ ۔ جب دو کلمون مرکب کو فارسی مین لکھتے ہین تو اگر اونمین پہلا کلمہ حرف ہوگا تو اوسکو متصل لکھین گے جیسے علیحدہ[علےحدہ ۱۲] اور انشاء اللہ[ان شاء ۱۲] ۔ ورنہ جدا لکھے جاوینگے جیسے حق سبحانہٗ ۔

قاعدہ ۔ جن کلمات عربی کے آخر مین الف مقصورہ ہو یا جن مصدرون کے آخر مین ی ہو اُنکو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین جیسے ماجری اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہین ۔

قاعدہ ۔ جن کلمات کے آخر مین الف ہوتا ہے جب اونکو مضاف یا موصوف کرین تو اونکے آخر مین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے پاے من ۔ اور فضاے دہر ۔

قاعدہ۔ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جسمین عقل
نہو اوسکو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید چہ مے خوری۔
س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہے ج یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون
استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدرون کے نہین آسکتی اور متصرف
کی گردان ہوسکتی ہے س استفہام کی کتنی قسمین ہین ج تین قسمین اول
استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی۔ دوم اقراری جس سے
مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے ع چرا نستانی از ہر یک جوے سیم۔ یعنی
بستان۔ سوم۔ انکاری جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے
ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ یعنی عاقل کارے نکند
کہ آخر کار نادم شود۔

قاعدہ۔ کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہ
بولدیتے ہین جیسے بادشاہے سپہرے داشت یعنی سپاہ داشت۔

قاعدہ۔ نون اور بائے موحدہ کسی کلمہ مین متصل آوین تو ان دونون کو میم مشدد
یا مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے شنبہ اور دنبل کو شمبہ اور دمل کہنا جائز ہے۔

قاعدہ۔ فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنے ایسے ہوتے ہین جو ایکدوسرے
کی ضد ہون جیسے فسرد بمعنے کشادہ و بستہ اسیطرح ایک لفظ مفرد اور جمع
دونون طور سے آتا ہے جیسے مردم و دشمن۔ اسیطرح افعال مین لازم اور
متعدی دونون ہوتے ہین جیسے سوختن بمعنے جلنا اور جلانا۔
س کس صورت مین صیغہ مفرد بجائے جمع بولنا درست ہے ج غیر ذوی الروح مین

جمع کے لئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہی جیسے ع صد سوال از من بجشر رفت و
از جایم نبرد۔ س لفظ نا اور نے جو واسطے نفی کے ہین اونمین کیا فرق ہے ج فرق
یہ ہے کہ لفظ بے اسم پر آتا ہے اور نا صفت پر جیسے بیوقوف اور نامرد یا
اس طرح کہو کہ نا جس اسم پر آتا ہے وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا
ہے اور نے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملاے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا
مگر نامراد اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین۔

قاعدہ۔ فارسی مین اون لفظونکو جو آخر مین تشدید رکھتے ہون مخفف بولنا جائز ہے ال
کہین ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کر دیتے ہین جیسے خاص و عام و غم و ہم

قاعدہ۔ فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہے مگر فرخ اور خرم مین شا
ہے ہان ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدد کر لیتے ہین جیسے ع نہ
قرنرم را تیغ تیز * اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین۔

قاعدہ۔ توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اوسکی جگہہ توان بدون دال کے
بھی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد * اور متقدمین نے نا
بحذف واو بھی استعمال کیا ہے۔

قاعدہ۔ تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونون
استعمال جائز ہے جیسے ع چو انجا رسی سجدہ خواہی شدن اور ع تر
بحلق فرو بردن استخوان درشت۔

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسا
جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

مضمون اس باب کا مین قواعد اردو حصہ چہارم مولفہ استادی جناب مولوی محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہون -

اب چونکہ مصدر اور اسمار مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اسجگہہ اسقدر بیان مصدرون اور اسمار مشتقہ کا کیا جاتا ہے جو فارسی والونکو مفید ہو اور اس کا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھہ مین آنے کے لایق جانا اس طرحپر لکہا پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم ہین - اول ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنے چار حرفی اور ثلاثی کی دو قسم ہین ایک مجرد یعنے خالص جس کے ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے عدل کہ اسکے ماضی مین ع د ل حروف اصلی ہوتے ہین - واضح ہو کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل اول اور دوم اور سوم کی جگہہ مقرر کئے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہے کہ جب اونکی حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کے حرکات اور سکون سے مقابل کرین تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑے گا اوسکو اصلی کہین گے ورنہ زائد - اور دوسری مزید یعنے زیادہ کی ہوئی جس کی ماضی مین تین حرف سے زائد ہون جیسے معادلہ کہ اسکی ماضی مین ع د ل کے سوا ایک الف بھی آتا ہے اسیطرح رباعی بھی دو قسم ہے مجرد اور مزید مجرد کی ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اسکی ماضی مین ت ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کی ماضی مین چار سے زیادہ جیسے تزلزل کہ اس کے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس

ثلاثی مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے ہین اور بعضون نے پینتیس ۳۵
وزن حصر بھی کئے ہین مگر یہ حصر کلی نہین اور ہین اسجگہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو کثرت
سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون۔

اوزان مصادر ثلاثی

جاننا چاہیے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرد اور مزید کہلاتے ہین
چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو یا تین کی زیادتی بھی
ہوجاتی ہے مگر چونکہ اونکی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لئے وہ مصدر
ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور اونمین تین حرف اصلی ہوتے ہین اور باقی زائد
حروف اصلی کو مادہ مجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف اصلی
وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہین پس جو مصدر
کہ اون مین زیادتی نہین آنکے چھ وزن ہین تین تو فعل بسکون عین
اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور
ف کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور جن مین زیادتی
ہوتی ہے پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر
آخر کو ت بڑہادین تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاویگا جیسے
رحمت اور رحلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فا و عین بھی آتا ہے
جیسے حرکت اور ایک بفتحہ فا و کسرہ عین جیسے سرقہ یہ ت جو مصدر کے
آخر مین زائد ہوتی ہے عربی مین بہ شکل (ہ) کے لکھی جاتی ہے یا اونہین
وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین تو فعلی بسکون عین و
حرکات ف کے ہوگا جیسے دعوی اور ذکری اور بشری

یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا اسصورت مین عین مفتوح رہیگا
اور ف پر سب حرکات آوین گے جیسے سلام اور قیام اور دعا اس پچھلے
مصدر دعاء مین بعد الف کے واو ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ ہوگیا
اور یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدلجاتی ہین
اور فارسی والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین لکہتے
مثلاً بولتے ہین کہ ع زین دعا ہا براجابت منت بسیار باد۔ بدون ہمزہ کے
یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین ف کو
ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہے
جیسے قبول اور کبھی ف کو ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین اور عین کو
فتحہ یا کسرہ پڑہتے ہین یعنے مفعل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حروف زیادہ
ہوتے ہین یا تو الف و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین وضمہ و کسرہ
فا جیسے غفران اور حرمان یا بالفتحہ فا و عین جیسے خفقان اور یا الف بعد
عین کے اور ت آخر مین ہو تو فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے
سعادت اور حکایت اور نہایت۔ اور یا واؤ معروف بعد عین کے اور
ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا جیسے صعوبت اور یا میم
مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو تو مفعلت بسکون فا و فتحہ عین ہوتا ہے
جیسے [illegible] اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مہلکت اور اکثر
ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن مین لا سکتے ہین جیسے حمد کو
محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ اور کبھی تین حرف

زیادہ ہوتے ہین الف بعد عین اور یاے مفتوح اور ت آخر مین۔ اس
صورت مین لام کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتحہ فا
اور کبھی الف کی جگہہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت۔

اسمائے مشتق / اسم فاعل

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انہین وزنون پر آتے ہین اب ثلاثی مجرّد کے
اسمائے مشتق کو سننا چاہیئے کہ حاصلمصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل
وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنے اگر ثلاثی مجرّد کا اسم فاعل معلوم
کرنا چاہو تو اوسکے حروف اصلی کو لیکر ف کے آگے الف علامت فاعل
زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بن جاوے گا مثلاً
قدرت سے اسم فاعل بناوین تو اوّل اوسکے اصلی حرف ق د ر ہوئے
انپر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسی طرح
اورون کو قیاس کرنا چاہیئے اور یہان تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے اوّل
یہہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ہی لکھا جاویگا اور ہمزہ بولا جائیگا
جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی
حرف ہون گے تو اسم فاعل مین ایک بولا جائیگا جیسے خصوص سے خاص
تیسرے یہہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر د یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی کے
اسم فاعل مین ہی پڑہا جاوے گا جیسے خلوت سے خالی۔ اور قرارت سے
قاری اور اگر صیغہ واحد مونث بناوین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین۔ اور

گول ۃ فارسی مین ہا مختفی کے طور پر لکھی پڑہی جاتی ہے جیسے قادر واحد
مذکر ہے تو قادرہ واحد مونث ہوگا اور اسم مفعول ان مصدرونکا

اس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی لیکر میم مفتوح اول مین اور واو معروف
بعد عین کے زیادہ کرین تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہوجاویگا جیسے
رحمت سے اسم مفعول بناوین تو اُس کا مادہ جو رحم ہے اوس پر ترکیب
مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہان دو قاعدون کا
یاد رکھنا چاہیئے **اول** یہہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واؤ ہوگا تو اوسکا اسم مفعول
بحذف عین بروزن مفول آوے گا جیسے قول سے مقول اور اسی طرح اگر
عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع **دوسرے**
یہہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واؤ ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واؤ بروزن
مفعو آوے گا جیسے دعوت سے مدعو اور اسیطرح اگر لام کلمہ مین ی
ہوگی تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آوے گا جیسے رعایت سے مرعی
اور اگر اسکے آخر مین ۃ ملائی جاوے گی تو واو اور ی مشدد پڑھی
جاوینگی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغہ مونث اسم مفعول
مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے **اسم آلہ** اسطرح بنتا ہے
کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول مین لگا کر عین کو فتحہ دیتے ہین تو مفعل ہوتا ہے
جیسے منبر اور کبھی ہ آخر مین زیادہ کردیتے ہین تو مفعلہ ہوتا ہے
جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ کرتے
ہین تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے
مفتاح۔

اسم ظرف۔ حروف اصلی پر اول مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ

یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ
نہیں اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو
زائد کرتے ہیں مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسم ظرف میں
الف بڑھا جاوے گا۔ جیسے سعی سے مسعیٰ اور رعایت سے مرعیٰ۔

اسم حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی میں نہیں اسم فاعل اور اسم مفعول
اور صفت کے وزن پر آتا ہے۔

اسم تفضیل

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بناتے ہیں کہ مادہ کے اول میں الف مفتوح
لگاتے ہیں اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہیں جیسے رحمت سے ارحم
اور حسن سے احسن اور اگر مونث بنانا چاہیں تو فے اور عین کو ضمہ سے ملاویں
اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کریں جیسے حسن سے حسنیٰ اور اگر
مصدر میں لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل میں الف مقصورہ
لکھا پڑھا جاوے گا جیسے علو سے اعلیٰ اور حکایت سے احکیٰ اور یاد رکھو
کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنے والے الفاظ سے نہیں بنتا ہے یعنی اگر
اگر وزن مذکور بنتا ہے تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل
جیسے احمر بمعنے سرخ ہے اور اعرج بمعنے لنگ ہے زیادہ سرخ
اور زیادہ لنگ مراد نہیں۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ۔ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اسکے بنانیکا کوئی طریقہ
کلیہ نہیں سوا اسے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہوں کہ ان میں
وہ معنی پائے جاتے ہوں وہ صفت مشبہ کہلاتے ہیں مگر یہاں [illegible]

اوزان اسکے لکھے جاتے ہین جو فارسی مین اکثر آتے ہین وزن اسکے یہ ہین
فَعْل بسکون عین و حرکات ف جیسے صَعْب (سخت ۱۲) اور صِفْر (خالی ۱۲) اور صُلْب (سخت ۱۲) اور فَعِل
بفتحہ فا و فتحہ و کسرہ عین جیسے حَسَن اور خَشِن اور اَفْعَل مثل اسم تفضیل
جیسے احمر اور اسود یہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہے جیسے
ابیض اور اعرج وغیرہ اور فَیْعِل بفتحہ فا و کسرہ عین جیسے میّت
اور سیّد اس مین عین کلمہ اکثر و ہوتا ہے اور فُعَال بفتحہ و ضمہ
فا جیسے جبان اور شجاع اور فَعِیل جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہے
ایسے مصدرون مین جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین
حسن سے اور فَعُول بفتحہ فا جیسے صبور اور فَعْلان بفتحہ فا و ضمہ
فا و سکون عین جیسے عطشان اور عریان اور فَعَّال بفتحہ فا و تشدید عین
اور یہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذّاب یعنے بہت دروغگو
حد سے زیادہ اور کبھی اس مین ہ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علّامہ حد سے
زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسی وزن پر ہوتے
ہین جیسے صرّاف بزّاز بقّال نجّار وغیرہ ۔

اب ثلاثی مزید کے مصدرونکو سننا چاہیے کہ جو مصدر کہ فارسی مین بہت مستعمل ہین وہ آٹھ ہین
اوّل ۔ اِفْعال بکسر الف و سکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس
وزن پر بنانا چاہین اوسکے حروف اصلی سے اول مین ایک الف مکسور لگانا
چاہیے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیے جیسے [illegible]
مثلاً کرامت سے اگر افعال بنانا چاہین تو اوسکے حروف [illegible] اصلی جو

کرم مین اُنپر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا لیکن یہان تین قاعدون کا
یاد رکھنا چاہیئے ۔ اوّل یہہ کہ اگر کسی مصدر مجرد مین ف کلمہ واو ہوگا تو وہ اوس
مصدر مین ی ہوجاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا دوم اگر
عین کلمہ واو یا ی ہوگا تو اس مصدر مین حذف ہوجاویگا اور اُسکے عوض
آخر مین ت زیادہ کیجاوے گی جیسے عون سے اعانت بجای اعوان کے
اور قیام سے اقامت بجاے اقیام کے سوم اگر لام کلمہ مین واو یا ی
ہوگی تو وہ اس مصدر مین ہمزہ سے بدلجاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی
اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذرچکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے
اسکو لکھتے نہین جیسے عفو سے اعفا۔ فائدہ ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین
لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا
جب اوسکو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا ۔

دوسرا مصدر ۔ استفعال بکسر الف وتا وسکون سین وفا جیسے عمل
سے استعمال اور حکم سے استحکام اس مصدر مین دو الف اور سین اور ت
زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے اس مصدر مین بھی جاری رہین گے
اوّل کی مثال وزن سے استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور
قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا۔ اس مصدر کے معنی مین
اکثر سوال کے معنے پائے جاتے ہین جیسے عفو کے معنے معاف کرنا اور استعفا۔
کے معنے طلب عفو کی کرنا ۔ تنبیہ ۔ اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ مین
خوب صاف پڑہنا چاہیئے ناواقف اکثر فتحہ پڑہا کرتے ہین۔

تیسرا مصدر انفعال ہے بکسر الف و فا و سکون نون۔ اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ ہین اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور یہہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے۔

چوتھا مصدر افتعال ہے کہ مجرد کے اول مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدر سے اقتدار اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیئے نا واقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین اور سوا اس کے تین قاعدونکا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اول یہہ کہ ف کلمہ کی جگہہ مجرد مین اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہو کر ت زائد مین ادغام کرکے پڑہی جاویگی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان دوسرے یہہ کہ اگر مجرد مین ف کلمہ کی جگہہ ص یا ض ہوگا تو اس صورت مین ت اس مصدر کی ط سے بدل جاویگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کرکے اول دال مین ادغام کرینگے جیسے دعوے سے ادعا۔ تیسرے یہہ کہ قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری رہیگا جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا فائدہ یہہ مصدر اکثر حصول کے معنے کے واسطے آتا ہے جیسے اقتدار قدرت حاصل کرنا اور اصطبار صبر

حاصل کرنا۔

پانچواں مصدر تفعّل ہے بفتح تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس میں ت
اور ایک عین زیادہ ہے۔ اس مصدر کے تلفظ میں عین کے پیش کا بہت
خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے
یعنے جبکہ بجائے لام کلمہ کے مجرد میں واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا
جاویگا۔ اور واو بھی ی سے بدلجاویگی جیسے شکوہ سے تشکّی اور
جلوہ سے تجلّی اور کبھی فارسی والے اس ی کو الف پڑھتے ہیں جیسے تمنّی کو
تمنا کہتے ہیں اور یہہ مصدر بتکلف کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے
تمرّض یعنے بتکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے
بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر تفاعل ہے اس میں اور پانچویں مصدر میں صرف اتنا
فرق ہے کہ وہاں بعد فے کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہاں الف زائد ہے
اور جو قاعدہ وہاں لکھا گیا ہے وہی یہاں بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنے اگر
لام کلمہ واو اور یا نہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ
ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی
بدل کر لیتے ہیں جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہیں اور یہہ مصدر شرکت کے
واسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے
واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل بتکلف جاہل بنجانا۔

ساتواں مصدر مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف

زائد اس مین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر کے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بہ شکل ہاے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اردو مین مونث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین۔ یقینی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مقاتلہ مجادلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاویگا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتح تا و سکون فا و کسر عین اور اس مین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کر کے آخر مین ہاے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ۔ اس دوسرے وزن مین خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے اور یہہ وزن خاص اوس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کے واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہے جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ۔ اور یہہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے۔

جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا۔

اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہی وزن اوسکا فعللہ بفتحہ فا وسکون عین وفتحہ ہر دو لام جیسے ترجمہ بفتح جیم - اس مین آخر کو ۃ زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہین اور اکثر اوسکے مصدر مضاعف یعنے دو حرف مکرر سے بنے ہوتے آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دو بار ہے اور لام بھی دو بار اور زلزلہ اس مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنے تفعلل بفتحہ تا زائدہ و فا وسکون عین وضمہ لام اول جیسے تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ اب ان مصدرونکے اسما مشتقات کو سننا چاہیئے کہ سوائے اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق انسے نہین آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنون مین مستعمل ہے اور طور بنانے اسم فاعل اور اسم مفعول کا یکسان ہے پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا انکا اگر اسم فاعل بناوین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اوّل لگانا چاہیئے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیئے اور اُس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اوسکو فتحہ دینا چاہیئے مثلاً انفعال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اوّل مین لگایا تو منفعل ہوگیا یہی اسم فاعل ہے جیسے انصاف سے منصف اور اجرام سے مجرم اور افتعال مین دونون الف گرا کر میم مضموم اوّل مین لگایا اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اُسکو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا

جیسے انتظام سے منتظم اور ارتھان سے مرتہن اسیطرح انفعال مین ف کو فتحہ دینا ہوگا اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستفعل ہونگے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ پڑھا جاوے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہوجاوینگے جیسے محکم اور مستحکم اور مقتضی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اس کا اسم مفعول نہین آتا اب یہان تین قاعدونکا یاد رکھنا ضرور ہے **اوّل** یہہ کہ اگر مجرد مین عین کلمہ حرف علت ہوگا تو وہ مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل مین یارِ معروف سے بدل جاویگا جیسے اقامت جو افعال ہے قیام سے اسکا اسم فاعل مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ الف سے بدلجاویگا جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار اور اسم مفعول مین ان چارون مصدرون کے حرف علت مذکورہ الف سے بدل جاویگا مثلاً اقامت کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرحکا ہوگا **دوم** یہہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل مین چارون مصدرون کے یاے معروف پڑھا جاوے اور اسم مفعول مین الف جیسے مقتضی اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولونکو ی سے اور الف سے دونو طرح لکھنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف سے لکھتے ہین **تیسرے** یہہ کہ اگر مجرد مین عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل ان مصدرون مین ایک حرف حذف ہوجاوے گا اور افعال اور استفعال مین

فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاویگا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین محبب اور مستحقق تھا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہون گے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ۔

اب باقی کے مصدرون کا اسم فاعل سننا چاہیے کہ سواے مصدر تفعیل کے اور مصدرونکے اسم فاعل کا یہہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرد اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاویگا مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے مفاعل آویگا۔ کیونکہ آخر سے ت گرا کر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہے اوسکی کچھہ حاجت نہین جیسے مناسبت سے مناسب اور فعللہ سے مفعلل جیسے ترجمہ سے مترجم اسیطرح تزلزل سے متزلزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گرا کر میم مضموم اول مین لگاؤ اور ف کو فتحہ دیکر عین کو تشدید کرکے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سے مکلف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہی اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکھا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہے گا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منتقي اور منتقا وغیرہ۔

بیان جمع۔ اور عربی کی جمع دو قسم پر ہی اول جمع سالم تلتے جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین کچھہ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

واؤ معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے بنتی ہے مگر اکثر ذی عقل کے
واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر
اسیطرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مونث کیواسطے جمع سالم
ت لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات
اور موجودات اور مکانات اور اس صورت مین اگر اسم کے آخر مین ت یا
ہ مختفی ہوگی تو وہ دور ہو جاوے گی جیسے سعاوت کی جمع سعادات اور معاملہ
کی جمع معاملات اور یہہ جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہوگئی ہے جیسے
کاغذ سے کاغذات اور جس اسم فارسی کے آخر مین ہا مختفی ہوتی ہے وہ
جیم سے بدلجاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانجات۔
دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب وحرکات قایم نرہین
جیسے شریف سے شرفا اور اوسکے بہت وزن ہین اس جگہہ جو زیادہ مروج
ہن اونکا بیان کیا جاتا ہے **اوّل** وزن افعُل بفتحہ الف زائد وسکون
وضم عین اسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلک سے
افلک اور حرف سے احرف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس مین عین
حرف علت ہے **دوسرا** وزن افعال بفتحہ الف وسکون فا وزیادتی
الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے
اعمال اور شریف سے اشراف اور ستر سے اسرار یہہ وزن ایسے اسما مین
جنکا حرف درمیانی واو یا یٓ ہو بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف
ہو تو وہ واو یا یٓ سے بدل جاوے گا جیسے باب سے ابواب اور ناب

سے انیاب تیسرا وزن فعال بکسر فا و زیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال آور یہ وزن بضم فا و تشدید عین بھی آتا ہی اور اس صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے حکام اور جاہل سے جہال چوتھا وزن فعول بضم فا و زیادتی واو معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ اسم ثلاثی کے لئے انہین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہے پانچوان وزن افعلہ بفتحہ الف زائد و کسر عین و فتح لام و زیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ چھٹا وزن فعلہ بکسر فا و سکون عین و زیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ ساتوان وزن فعلان بکسر فا و سکون عین و زیادتی الف و نون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے اخوان اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یا ی معروف سے بدلجاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان اور یہہ وزن بضم فا بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان آٹھوان وزن فعلا بضم فا و فتح عین و زیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علماء اور خلیفہ سے خلفا نوان۔ وزن فَعَلَہ بفتح فا و عین و لام و زیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے غفلہ اور جاہل سے جہلہ اور یہہ وزن بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع

آتا ہے جسکے آخر مین ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع مین یا بمفتوح الف سے بدل جاوے گی اور آخر کی ہ ت پڑہی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور والی کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہُداۃ **دسوان** وزن افعِلا بہ فتح الف زائد وسکون فا وکسر عین وزیادتی الف بعد لام یہہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہی جو فعیل کے وزن پر ہو اور اوسکے آخر مین ی ہو جیسے نبی سے انبیا اور ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر مین نہین ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اُسکی جمع بھی یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین ولام کو ملا کر پڑہین گے جیسے حبیب سے احبّا اور شدید سے اشدّا **گیارہوان** وزن فُعُل بضم فاو عین یہہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع مین اکثر آتا ہے جس مین تیسرا حرف حرف علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طُرُق **بارہوان** وزن فعل بکسر فا وفتح عین جیسے فرقہ سے فرق **تیرہوان**۔ وزن فُعَل بضم فا وفتح عین جیسے نقطہ سے نقط۔ یہہ دونون وزن بھی بجاے قاعدہ کلیہ کے ہین کہ جو کلمہ فعلت بکسر فا کے وزن پر ہوگا اوسکی جمع فعل بکسر ہو گی جیسے محنت سے محن اور ملت سے مِلَل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے قدر اور امت سے امم اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ فارسی مین اکثر نہین آتے۔ **چودھوان**۔ وزن خاص چار حرف کے اسما کے لئے یا پانچ کے لئے ہے یہہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدہ عام ہو قاعدہ یہہ ہے کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اسکے

اول کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اونکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے
حرف کو یعنے الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ
ہوجائیگا جیسے مکتب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا
اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسیطرح مصدر سے مصادر
اور اکبر سے اکابر اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع اسیطرح
بنے گی اور پانچوان حرف گرجاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے
مکارم اور اس قاعدہ مین تین باتو نکا یاد رکھنا چاہیئے اول یہہ کہ چوتھا حرف
اسم چارحرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہوجاوے گا جیسے اعلے سے
اعالی اور ادنے سے ادانی دوسرے یہہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا
اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی
جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور
کبھی ی زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہا مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے اوستاذ
سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے یہ کہ واحد کا دوسرا حرف
اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واو ہوجاویگا جیسے طالب سے طوالب اور
میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ
اس قاعدہ جمع سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ اسم فاعل ہو
یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہ مین
وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اوس مین مذکر و مونث و واحد
و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہے خواہ اوس کی ہ مختفی

ہو یا ت پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقایق اور جریمہ کی جرایم اور حقیقت کی حقایق اور فضیلت کی فضائل اور یہہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہوگیا ہے جیسے کاغذ سے کواغذ فائدہ کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات لفظہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیے تنبیہ جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہے تو مراد یہہ ہوتی ہے کہ اس کی جمع تکسیر بتاو پس جواب مین جمع سالم کا لکہنا کافی نہ سمجھنا چاہیے۔

بیان تثنیہ

فارسی مین سوا ے واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہین مگر عربی مین ایک صیغہ دو کے واسطے بھی مستعمل ہے اور وہ مفرد مین الف اور نون یا یای ماقبل مفتوح اور نون لگانے سے بنتا ہے جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا مگر فارسی والے ی کے ساتھ بہت بولتے ہین اور کبھی دو قسم کے لفظونکو ایک قسم فرض کرکے ایسا لفظ کا تثنیہ تغلیبا کرلیتے ہین اور دو مراد ہوتے ہین جیسے والدین پدر و مادر کے لئے اور قمرین ماہ و خور کے لئے اور مشرقین مشرق و مغرب کے لئے اور جس اسم کے آخر مین الف ہو اور وہ اصل مین واو یا یای ہو تو تثنیہ مین واو یا یای ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ اس کے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعائین اور دوائین وغیرہ اور اب اور اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہے۔

بیان تصغیر

عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فعیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یاء ساکن ہوتی ہے جیسے حسن کی تصغیر حسین اور چہار حرفی وغیرہ مین فعیلل الخ مین حرکات گذشتہ

اور کسرہ لام اول سے آتی ہے اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہیں اگر چار سے زاید ہوں جیسے مکتب سے مکیتب اور مسند سے مسید اور عندلیب سے عنیدل اور اگر دوسرا حرف الف ہو گا تو تصغیر میں واو سے بدلجاویگا جیسے خادم سے خویدم اور اگر چوتھا حرف الف ہو گا تو اوسکی جگہہ ی آوے گی جیسے مفتاح سے مفیتیح

باب پنجم ضرب الامثال کے بیان میں

واضح ہو کہ اس باب میں مشہور اور سلیس امثال بیان کیجائینگی۔

امثال الف

آب آمد تیمم برخاست۔
آب تیز در خانہ در آید کہ دولت تیز برود۔
آب جائیکہ بسیار بماند گندہ گردد۔
آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یکدست
آب شیرین و شک گندہ۔
آب ندیدن موزہ کشیدن۔
آب و آتش را چہ آشنائی۔
آتش چو در پنبہ افتد تر و خشک نداند۔
آتش دوست و دشمن نداند۔
آتش زن در خانہ کہ دودش کسے نبیند۔
آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن
و ہیچ آتش نگاہداشتن کار خردمندان نیست
آخر پیری وداع عمر ست
آخر سالکی کلاہ نمدی ست
ع آخر طلق دولت چالاکی ست و چستی۔
آخر گندم پست بہ دہقان ست۔
آدم با دم سیر سد کوہ بکوہ نمیرسد۔
آدم خوب حکم عنقا دارد
آدم خوش سودا شریک مال مردم است۔
آدم را گندم بہشت نشاند۔
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت۔
ع آدمی را آدمیت لازم است
ع آدمی چشم حال نگر۔

آرزو عیب نیست

آزاد مرد شد آست + آزادگان تهیدست اند۔

آزردن دل دوستان جہل ست۔

ع آزرده دل آزرده کند انجمنے را۔

آزموده را چه آزمائی۔

آزموده را نباید آزمود۔

آزموده کار بازی نخورد۔

ع آسان گردد بر آنچه ہمت لبتی۔

ع آسوده کسے که خر ندارد۔

آش مردان دیرے پزد۔

ع آشنا را حال اینست وای بر بیگانه۔

آشنا نساخت بیگانه کسے سازد۔

آشنائی روشنائی۔

آشنائی ملا تا سبق۔

آفتاب را بگل نتوان اندود

آفت ہمسایه بہمسایه میرسد۔

ع آفرین باد برین ہمت مردانه او۔

ع آلو چو بآلو نگرد رنگ برآرد۔

مدن بارادت رفتن باجازت۔

ع آنانکه غنی ترند محتاج ترند۔

ع آن بلا نبود که از بالا بود۔

آن دکان برچیده شد به آن دفتر گاو خورد۔

آنرا که حساب پاکست از محاسبه چه باک۔

ع آن قدح بشکست وآن ساقی نماند۔

ے آنکه شیران را کند روبه مزاج۔

احتیاج ست احتیاج ست احتیاج

ع آواز دہل شنیدن از دور خوش ست۔

ع آواز سگان کم نکند رزق گدا را۔

ع آواز گدا رونق بازار کریم ست

آوازۂ مرگ زود میرسد۔

آہسته بگو دیوار ہم گوش دارد۔

آہن کہنه را بجلا ده۔

آئینه داری در مجلس کوران۔

ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند

ع ابر بخواہند بستان خانه گو ویران شود

ابروی ہلال بوسمه آسمان سبز نشود

ابله گفت و دیوانه باور کرد۔

ابلیس رفت و خباثت بگذاشت۔

اجل سگ که آید بمسجد خواب کند۔
اجل سگ که میرسد نان چوپان میخورد۔
اختلاط زیاده بر آشنائی۔
ادب آب حیات آشنائی ست۔
ارزان بعلت گران بحکمت۔
از آتش او گرم نشدم واز دود او سوختم۔
ع از ابر سیه باشد افزونی بارانها۔
از اسپ فرود آورده بر خر نشاند۔
از برای یک شکم منت دو کس نتوان کشید۔
از بیضه خاکی چوزه نزاید۔
از بیم باران زیر ناودان میگریزد۔
از پای لنگ چه سیر واز دست گرسنه چه خیر۔
از پسر ناخلف دختر بهتر۔
از تو حرکت از ما برکت۔
از تو نازے از من نیازے۔
از چشمه آفتاب جز تشنگی نتوان یافت۔
ع از خدا شرم هم دار و شرم هم مدار۔
از خردان خطا واز بزرگان عطا۔
از خرس موئے بس ست۔

از درویشان برگ سبزے۔
ع از دل برود هر آنچه از دیده برفت
از دود دست بر آتش میگذارد۔
ع از دوست یک اشارت واز ما بسر دویدن
از ریش کنده بر بروت بست
از سوزنگر آهن نمیتوان خرید۔
ع از ضعف بهر جا که نشستیم وطن شد۔
از فریاد خر کسے نرنجد۔
ع از فلفل و زنجبیل سردی مطلب۔
از قاضی دو کس راضی نشوند۔
از کفچه مار حلوا نتوان خورد۔
ع از کوزه همان برون تراود که در وست
از گرده چه میرود۔
از گریه ماتم گل سوری نروید۔
ع از گوشه بامے که پریدیم پریدیم۔
از ماست که بر ماست۔
از مردی و نامردی فاصله یک قدم ست
ع از مکافات عمل غافل مشو۔
از هر جا که سنگ آید بالاے سنگ آید۔

از یکدست صدا بر نیاید۔
اسپ چوبین راہ نمیرود۔
اسپ داروغہ جو نمے خورد۔
ع اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید۔
استاد در سبق ملعام و رطبق۔
استخوان سوختہ را سگ نہ بوسد۔
اشتر کہ کاہ میخواہد گردن دراز میکند۔
اشتہای مردان زیر دندان۔
اصفہان نصف جہان۔
ع اصل بد از خطا خطا نکند۔
اطلس ہر چند کہنہ شود پاتابہ نمیشود۔
اعرابی را گفتند کہ شراب میخوری گفت چرا چیزے خورم کہ عقل مرا بخورد۔
افزونی لوزہ برائے سپر شدن ست
اگر بکار شغال روی سامان شیر کن
اگر خرے بود قاضی نمیشد۔
اگر در دل خوشنابہ باشد دیدہ بتر اود۔
ع اگر ساقی تو باشی بتوان خورد۔
اگر قارورہ پاک ست از طبیب چہ باک۔
اگر مور چہ بسر سلیمان رود نیش نگیرند۔

اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چہ شد
اگر ہوس ست ہمین قدر بس ست۔
اگر ہمہ آتش شوی خود را بسوزی۔
اگر یار اہل ست کار سہل ست۔
اللہ بس باقی ہوس۔ اللہم یا یک۔
امروز داری بخور غم فردا مخور۔
امروز را فردا در پے ست۔
ع امشب ہمہ شب کچہ زدی حلوا کو۔
انتظار بدتر از مرگ است۔
ع آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم۔
آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگری مپسند۔
آنچہ در دل ست بر زبان میآید۔
آنچہ در بغداد ست گرد سر خلیفہ۔
آنچہ در دیگ ست بکچہ مے آید۔
ع آنچہ نصیب ست بہم میرسد۔
اندکے جمال بہ از بسیاری مال۔
انگشت کاسب کلید روزی ست و دست
نے ہنر کفچہ گدائی۔
ع انگور ز انگور ہمیگیرد رنگ۔

او داند کار او داند۔

اول آخر نسبتے دارد۔

اول بجنش بعد از ان گوئی نمک ست۔

اول بسم اللہ غلط۔

اول بہا شاک بہا، اول پیالہ و درد۔

اول خویش بعدہ درویش۔

ع اول شب میکند مفلس چراغ خویش را۔

اول طعام بعدہ کلام۔

ایاز قدر خود شناس۔

ای باد صبا اینہمہ آوردۂ تست۔

ع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔

ع ای زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش۔

ایلچی را چہ زوال۔

ع این خانہ تمام آفتاب ست۔

ع این را کسے گو کہ ترا نشناسد۔

ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

این گل دیگر شگفت۔

ع اینہم اندر عاشقی بالای غمہای دگر۔

ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

امثال باء موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی۔

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

ع با تنگ ظرفان نشستن عمر ضائع کردن است

ع با درد کسے رسد کہ دردے دارد

ع با دردکشان ہر کہ در افتاد بر افتاد۔

بادنجان ارزان ست لیکن خرچکی دارد۔

بادنجان بدرا آفت نمیرسد۔

ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

بازار مصطفیٰ خریدار خدا۔

باز دم بریدن بہ از دست پریدن۔ [1]

ع با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ۔

باغبان را وقت میوہ گوش کر میباشد۔

باغ و بوستان لایق دوستان۔

باقی داستان شب فردا۔

ع با کافر و مسلمان بنشین و صلح کن۔

ع بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد۔

با مغلوب مردی بر لشکر بتر شد۔

باندازہ گلیم پا دراز کن۔

[1] باز دم بریدن علامت مصالحت و دست پریدن کنایہ از صرف کردن زر است ۱۲

باہر کہ راست آید از چپ و راست آید۔
ع با ہمین مردمان بباید ساخت۔
ع با ہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست۔
ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد
ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔
بہانہ بچہ مادر میخورد۔
بت پرست را در کعبہ دیو گیرد۔
ف بہ تمنائے گوشت مردن بہ
کہ تقاضای زشت قصابان
بت باشی نقش دیوار۔
بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد۔
بچہ در شکم و نامش مظفر۔
بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد۔
بخشندہ آب است کہ ہر چہ بیابد تر کند۔
بد بر روز ہم روزی میخورد۔
بدعا گر بہ باران نے بارد۔
ع بد گہر با کسے وفا نکند۔
ف بدی را بدی سہل باشد جزا۔

اگر مردی احسن الی من اسا۔
بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند۔
ع برات عاشقان بر شاخ آہو۔ (حصہ ۱۲ پریشان ۱۲)
برائے ما سر خرے بہم رسید۔
برای کوری ابلیس سایہ گر رسول نگردد۔
ع برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر۔
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس۔
ع بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد۔
ع بر عکس نہند نام زنگی کافور
برق زدہ را کافور چہ سود۔
ع برگ سبز است تحفہ درویش۔
بز را غم جان قصاب را غم پیہ۔
ع بزرگان خردہ بر خردان نگیرند۔
ف بزرگش نخوانند اہل خرد
کہ نام بزرگان بزشتی برد
ع بزرگی بایدت بخشندگی کن۔
بزرگی بعقل ست نہ بسال۔
بزرگی بعقل از ادب است۔
برگ مہر کہ بہار سے آید۔

ع برکہ گرگین شد از گلہ بدر باید کرد۔
بزمردہ و شاخ زرین + بزپا بہا ی بز۔
بعد از رنج راحت است۔
ع بقدر مال باشد سر گرانی۔
بکاہل کاری مفرمائید پیرانہ بشنو۔
بگفتن آتش دہن نسوزد۔
بلاسے طویلہ بر سر میمون۔
ہ بلبلا مژدہ بہار بیار
خبر بد بہ بوم شوم گذار
ع بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت۔
بلیناس حکیم در قیصریہ حمامے ساختہ بود
کہ با فروختن چراغ گرم میشد۔
ع بلے میوہ زمیوہ رنگ گیرد۔
بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود۔
ع بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست۔
بندگی بیچارگی۔ بندہ درگاہ تا در ہمراہ۔
ع بنگر کہ چہ میگوید و منگر کہ میگوید۔
ہ بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن۔
بوزنہ را با درودگری چہ کار۔
بوزنہ بنقل آدم انسان نمیشود۔
بوسہ بہ پیغام راست نیاید۔
بوی مشک پنہان نمیماند۔
بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست۔
ہ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خاری بود گلدستہ گردد
ع بہر یک گل ہشت صد خار باید کشید۔
ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد۔
ع نے زری کردن ہر چہ لقا رو ان زرکرد
نے زر نے پر
بیکدست دو ہندوانہ نگنجد۔
بیگانہ از درہ عمر نتر سد۔
نے نان توان زیست نے آب نتوان زیست
نے مے مست است۔

امثال پارسی

ع پاچی بطواف کعبہ حاجی نشود۔
ع پای پیش آمدست و پس دیوار۔

پاے بے چراغ تاریک است۔

ہ پای در زنجیر پیش دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان

پختہ پنیر و نان خمیر۔

ع پر تو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست۔

ع پراگندہ روزی پراگندہ دل۔

پُر چشمے غربال از پُر دلی آسیا۔

ع پر ستارزادہ نیاید بکار۔

ہ پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ یورانی ست یا دنجان و بادنجانست یورانی

پس خوردہ سگ سگ راشاید۔

ع پسر کہ بدگہر افتد پدر چہ کار کند۔

پس ماندہ گاو را انجیر باید داد

ہ پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد

[illegible]شت بام راندن و دزدی۔

[illegible] پشم چو پر شد بزند پیل را پنج انگشت برابر نیست

[illegible]لوان زندہ خوش ست۔

[illegible]ش مار از کجروی خود ست

پیران ہمی پرند مریدان ہے پرانند۔

پیر شو بیاموز۔

پیر من خس ست اعتقاد من بس ست۔

ع پیر من ہر چہ کند عین عنایت باشد۔

ع پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است

پیری و صد عیب چنین گفتہ اند۔

پیری و ہزار عیب

پیش از عید مصلا میرود۔

پیش از مرگ واویلا۔

پیش دروغگو ہر کس لاجواب ست

پیش زبان کوتلے نیست

پیش طبیب مرو پیش کار آزمودہ برو۔

پیغمبر اول دعا براے خود کند۔

ع پیل در گل ماند راند پیل باید تا کشد۔

امثال تاے فوقانی

تا از سر چیزی نخیزی بر سر چیزے نرسی۔

ع تا بہ بینم کہ از غیب چہ آید بیرون۔

ہ تا بہ دکان خانہ در گردی
ہرگز ای خام آدمی نشوی

تا تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود

ع تا تو بمن ہیری من بخدا ہیرسم

تاج محمد قرة العین مومنانست

ع تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون

ہ تا خود نرسد عده ہر کار که ہست
سودی نکند یاری ہر یار که ہست

ع تا در میانه خواسته کردگار چیست

ع تا رہبری و بود مرگ یک است

تارک خواب فرشته است

ع تار ریشه در آب است امید ثمری ہست

تاریکی شب سرمه چشم کور موش است

تاریکی و اشارهٔ ابرو

تا سال دگر مے که خورد زنده که ماند

ع تا شب نروی روز بجائے نرسی

ع تا صدف قانع نشد پر در نشد

تا مار راست نشود بسوراخ نرود

ہ تا مرد سخن نگفته باشد
عیب و ہنرش نهفته باشد

ع تا نباشد چیزکے مردم نگوید چیزہا

ع تا نفس باقیست راه زندگی ہموار نیست

ع تا یار کرا خواہد و میلش بکه باشد

تبدیل ذائقه مضائقه ندارد

تخم تاثیر صحبت اثر

تخته تحت یا تخته تابوت

ترا آب مے برم و تشنه مے آرم

ترا زو خسیس ست ہر سو که زیادتی یافت
سر فرود آورد

ترا ہمه ہمه دوست قالب

ترازوی زہره از گرانی ستارگان شکند

ع تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد ست

ترسان دل را چه پری و چه عفریت

ترکی تمام شد

تشنه در خواب ہم آب مے بیند

ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

تعریف زیاده بدتر از دشنام

تعظیم صاحب خانه کردن پنبه از ریش
حلاج برداشتن

تعظیم کاریگران معاف

تقویم پارینہ بکار نیاید۔
ع تکبر عزازیل را خوار کرد۔
ع تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف۔
ع تندرستان را نباشد درد ریش۔
تنور تا گرم ست نان توان بست۔
تنہا پیش قاضی روی راضی آئی۔
تواضع دو سر دارد۔
ع تواضع ز گردن فرازان نکوست۔
توانگری بدلست نہ بمال۔
توبہ بر لب شکستن ست۔
ع توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند۔
ع تو پاک باش برادر مدار از کس باک۔
تو دانی و کارت۔
تو کہ اینقدر از خواب مخلوطی چرا نمی میری۔
ع تو صد اول دہ و دلیری بین۔
تہیدست رو سیاہ۔ تیر آخر بجگر کافر
تیر چرخ را کمان چرخ باید۔
برج قوس ۱۲
ع تیر چون تر شود کمان گردد۔
تیشہ را تراش کارست خواہ عود و ہیش
آید خواہ سپیدار۔
تیشہ گر مقبل ست و رسن تاب مدبر۔
ع تیغ کج را نیام کج باشد۔

امثال ثاء مثلثہ

ثابت شدن بدست قاضی۔
ع ثابت قدم بگفت کسے بد نمی شود۔
ثواب راہ بیگانہ صاحب خود میبرد۔
ثواب روزہ بیعذاب آن روزی نشود۔

امثال جیم

جامہ باندازہ تن باید دوخت۔
جان گرد جامہ کرد۔ جنگ دو سر دارد۔
جاہل ملبّس شتر ست زیر جبّہ۔
جاے استاد خالی ست۔
جاے امید خالی ست۔
ع جائے بنشین کہ برنخیزی۔
ع جاے خر بستن تو اینجا نیست۔
جاے کہ حسین تشنہ میرد اگر بریزد
باران لعنت بارد جاے آن باشد۔
جائے کہ شاہین چنگ زند پای کبک

در رقص نه خیز د-

جائیکه کمان رستم باشد باران تیر

بهمن هم تواند بود-

جگر جگرست و دگر دگر-

جنس از جنس آسیب نه بیند-

ع جواب جاهلان باشد خموشی-

جو ز لشکن و طالع بین-

جو فروختن و گندم نمودن-

جوهر آلست که نسوز د و روشن شود-

جوهری که آب مروارید در چشمش فرود

آمده باشد مروارید را کے بیند-

ع جو سے طالع ز خروارے هنر به-

جوینده یابنده-

ع جهاندیده بسیار گوید دروغ-

ع جهد نما تا که بجائے رسی-

امثال جیم فارسی

ع چاره نیست درین واقعه الا التسلیم-

چاش خود بدتر از میراث خورست-

چاه بیژن از زندان ضحاک کم نیست-

چاه کن راچاه در پیش-

چشم از روے دوستان روشن شود

نه از باغ و بوستان-

چشم دوستان روشن-

چشم راگل بدتر از خارست-

چشم فلک در میان سرست-

چشم کرم در عیب نکو دست است-

چشم ما روشن دل ما شاد-

ع چشم کور و پای مار و چیز مسکن راکه دید-

چراغ پاے خود روشن ندارد-

ع چراغ را نتوان دید جز بنور چراغ-

چراغ روشن مراد حاصل-

ع چراغ مرده کجا شمع آفتاب کجا-

ع چراغ مفلسان نورے ندارد-

ع چراغ مقبلان هرگز نمیرد-

چراغ وقت مردن خانه روشن میکند-

چرا کارے کند عاقل که باز آید پشیمانی-

چربی از سنگ بر نمے آید-

چغندر کاشتم زردک بر آمد-

چہ کند بینوا ہمین دارد۔
ع چہ کنم چشم آسمان کورست۔
ع چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند۔
چندین ہزار شکل برائے اکل۔
ع چو احمق در جہان با قیست مفلس در نمیماند۔
ہ چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را
ہ چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست
ع چو برگردد فلک کچکول سازد تاج شاہی را
چوب ہر چند سنگین ست آب فرو نرود۔
ہ چو پیروز شد دزد تیرہ روان
چہ غم دارد از گریہ کاروان
ع چو تیر از کمان رفت ناید بہ شست۔
ع چو شد زہر عادت مضرت نہ بخشد۔
ع چو فردا رسد کار فردا کنم۔
ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔
چو گان تواضع گرد گوی سر دگوی سخت
سری کرد سر زنشہا خورد۔

ع چو مہ بہ نالہ نشیند دلیل باران ست
ع چو میدان فراخ ست گوی بزن۔
ع چو میر و مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد۔
ع چو نام سگ بری چوبی بدست آر۔
چون از گلو فرو رفت چہ حلوا چہ زہر۔
چون بر حبیس را روز بد آید در کشت۔
عطار و خوشہ چیند۔
ع چو نرمی کنی خصم گردد دلیر۔
چون سنگ را معرفت باشد زیر پیش او سر فرود آرد
ع چون قضا آید طبیب ابلہ شود۔
چون کار از دست رفت پشیمانی چہ سود۔
ع چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است۔
چہار یار را چہار روز آزمایند و دو یار را دو روز۔
ع چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان
ع چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار۔
چہ خوش چرا نباشد۔
ہ چہ خوش گفتہ ست سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
ع چہ مردے بود کز زنے کم بود۔

چه نسبت خاک را با عالم پاک۔

ع چیزی بده درویش را چیزی بگو درویش را

چینی شکسته صدا نمیکند۔

چیزی که نیابی مجو۔ چین ابرو نمیتوان دید۔

امثال حای مهمله

ع حاجت مشاطه نیست روی دلارام را۔

حاجی حاجی را در مکه مے بیند۔

حاضر را لقمه غائب را تکبیر۔

حاکم تمام گوش باید۔

حبذا خانه خود اگر تمام گلخن ست۔

ع حب وطن از ملک سلیمان خوشتر۔

حرام خوردن و شلغم۔

ع حرف بد بر زبان بد باشد۔

ع حرف حق بر زبان شود جاری۔

حرف میماند وقت نمیماند۔

حریف حریف را مے شناسد۔

ع حریف باخته باخود همیشه در جنگ است

حساب دوستان در دل۔

حق بحقدار رسید۔

حکایت از مثل بمثل شود۔

ع حکم حاکم قبول باید کرد۔

حکم حاکم مرگ مفاجات

حکیمی را پرسیدند دوست چیست گفت

اسمے ست بلا مسمے۔

حلوا خوردن را روے باید۔

ع حلوا گفتن دهن نسازد شیرین۔

حیف دانا مردن و افسوس نادان زیستن۔

حیف که هنرمندان بمیرند و بے هنران

جائے ایشان گیرند۔

حیله رزق بهانه موت

امثال خای معجمه

ع خاک از توده کلان بردار۔

خاک در عزیزان آسایش دیدهٔ مشتاقان ست۔

ع خاک عمل از عبیر معزولی به

خاک غربال را نشاید و خشت آسیا را۔

خالی دست روسیاه۔

خاموشی زبان سوسن غماز آزادگی اوست۔

خاموشی علامت رضاست۔

خانہ بردوش پابرہنی و دو گوش ۔

خانہ تنگ روزی فراخ ۔

خانہ جدا گور جدا ۔

خانہ خالی را دیو میگیرد ۔

خانہ شیشہ را سنگے بس است ۔

ع خانہ درویش را شمعے بہ از مہتاب نیست ۔

خانہ دوستان بروب و در دشمنان مکوب ۔

خبر خضر ہمہ منتشر ۔

خدا را نہ دیدہ اند بعقل شناختہ اند ۔

خدا داری چہ غم داری ۔

خدا کہ سید نمی پرسد تو کیستی ۔

خدا می بیند و می پوشد ہمسایہ نمی بیند و میخروشد ۔

خداوند بہ سلیمان مگسے دہد ۔

ع خدائیکہ دندان دہد نان دہد ۔

ع خر ار جل اطلس بپوشد خر است

شعر خرانرا کسے در عروسی نخواند
مگر آن زمان کآب و ہیزم نماند ۔

بار بر بہ از شیر مردم در ۔

بستہ بہتر اگر چہ دزد آشنا باشد

خربزہ بخور ترا بہ فالیز چہ کار ۔

خربزہ شیرین کم بختی نوکران ۔

خربزہ شیرین نصیب شغال است ۔

خر خالی یرغہ میرود ۔ خر خفتہ جو نمیخورد ۔

خر خواجہ خرمن خواجہ ۔

خر را خدا شاخ نمیدہد ۔

خر را دو گوش گواہ بس است ۔

ع خرس در کوہ بوعلی سینا است ۔

شعر خر عیسی اگر بمکہ برود + چون بیاید ہنوز خر باشد +

ع خر عیسے بآسمان نرود ۔

ع خر قیمت زعفران چہ داند

خرکہ پشت طاؤس ننماید ۔

خرکہ جو دید کاہ کمے خورد ۔

خرگوش دم بریدہ را نخرند ۔

خرما پوست بہ از مغز ۔

خرمان ہمان خر است اما پالانش دیگر است ۔

خرے بیفتاد و خیکے بدرید ۔

خری کہ از خری بماند دم و گوشش باید برید

خس کم جہان پاک ۔

ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔

س خلاف رائے سلطان رای جستن
بخون خویش باید دست شستن

خلق خدا ملک خدا۔

خندۂ گل گریۂ گلاب بار آرد۔

خندۂ مردم از شادی باشد و خندۂ بوزنہ از غم۔

ع خواب یک خوابست و باشد مختلف تعبیرہا۔

ع خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش۔

ع خواجہ داند بہار شاخ نبات۔

خواجہ سرا اگر ولی ست ما در سخطا۔

ع خوب شد اسباب خود بینی شکست۔

خود پسند پسند خلق نباشد۔

ع خود پسندی جان من برہان نادانی بود

خود غلط انشا غلط املا غلط۔

خود فضیحت دیگران را نصیحت۔

خود کردہ را چہ درمان۔

خوردہ نہ بردہ الواہی دردگردہ۔

خورشید روے ہمہ سیاہ بیارند و روی ماہ سپید

ع خوش آمد ہر کرا گفتی خوش آمد۔

ع خوشحال کسانیکہ بہر حال خوش اند

خوشخو خویش بیگانگانست بدخو
بیگانہ خویشان۔

ع خوش سخن باش تا امان یابی۔

خوشہ یک سر دارد۔

خون را آب شویند خون را بخون نشویند۔

خون حسن و حسین دم الاخوین نیست

س خوی بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

ع خوی بد را بہانۂ بسیار۔

خویشی بخوشی سودا برضا۔

امثال دال مہملہ

داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سرمار۔

دامن پاک را کہ با دامن آلودہ بندد۔
پاک ہم پلید شود۔

دانا باشارت ابرو کار کند۔

دانشمند را دست کوتہ بہ از دستار دراز۔

دایہ مہربان تر از مادر است۔

ع درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند۔

درتو میگویم دیوار تو گوش کن۔

در بلا بودن به از بیم بلا۔

ع در بیشه گمان مبر که خالی ست۔

در جنگ حلوا بخش نمیکنند۔

در خانه آرد نے و در کوچه دو تنور۔

ع در خانه اگر کس ست یک حرف بس ست۔

در خانهٔ بینوا چه پنج چه شش۔

در خانهٔ خدا دایم باز ست۔

ع در خانهٔ مور شبنمی طوفان ست۔

درختی که از وی بهی بکسی نرسد به نے آبی خشک به۔

ﮪ درختے که اکنون گرفت ست پاے
به نیروی شخصے برآید زجاے

ﮪ دردا که طبیب صبر مے فرماید
واین نفس حریص را شکر میباید

ع درد بکش تا بدواے رسی۔

ع درد را پیش دردمند بگو۔

درد را خدا بدوستان خود میدهد

درد دل دردی ست۔ درد سر کمتر بهتر۔

ع درد عاشق به نه بداراے طبیب۔

ع درشتی و نرمی بهم در به است

ع در عفو لذتیست که در انتقام نیست

در قصص انبیا مضاحک نگنجد۔

ع در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست

در که میکوبی و خانه که میپرسی۔

ع درمان بکسے رسد که دردے دارد

در مقام تشنگی هزار مروارید بقطره آبے نیرزد۔

در نیستی مردن به که حاجت پیش کسے بردن۔

درودگرنے سر ریش کار نکند۔

درودگر تیشه بپاے خود میزند۔

دروغگو را تا بدر خانه باید رسانید۔

دروغگو را حافظه نباشد۔

دروغگو هرجا ذلیل۔ ع دروغے را جزا باشد دروغے

دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز۔

ع درویش صفت باش و کلاه تتری دار۔

ع درویش هرکجا که شب آمد سرای اوست

درویشے زوال نه بیند۔

در هفتاد سالگی [illegible] کی نوازد

ع در یتیم را همه کس مشتری بود۔

ع دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون۔

دزد باش و مرد باش۔

دزد جوانمرد بہ از بازرگان بخیل۔

ع دزد دانا میکشد اول چراغ خانہ را۔

ع دزد راہے رود صاحب کالا راہے۔

ع دزد مشتاق تر از صاحب کالا باشد۔

دزد ناگرفتہ سلطان ست۔

دست بکار و دل بیار۔

دست بر آسمان نتوان رسانید۔

دست بے ہنر کفچۂ گدائی ست۔

دست پیشین را بدل نیست۔

دست جوانمرد بجہت دادن خار و کف۔

بخیل برائے ستدن۔

دست خورد و نان خورد۔

دست دست اول ست۔

دست دست را مے شوید و ہر دو دست رو را

دست را دست مے شناسد۔

ع دست زیر سنگ را آہستہ بباید کشید۔

دست شکستہ وبال گردن۔

دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند

دست کوتہ و کلہ دراز۔

ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست۔

ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔

دشمن دانا بہ از دوست نادان۔

ع دعاے گوشہ نشینان بلا بگرداند۔

ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔

دلا خوش باش نان با روغن افتاد۔

ع دل بدست آور کہ حج اکبرست۔

دل تاریک را جان روشن نبود۔

دل را با دل راہ است۔

دل را بجز دلدار نباید داد۔

دل ناخواستہ عذر بسیار۔

دلیر تیغ را کار فرماید و عنین زن را۔

دم عیسے در زندگانی در بگیرد۔

دندان زدن شیر شغال را مبارک و آہو را شوم

دندانے کہ درد کند باید ش کند۔

دنیا بیک قرار نیست۔ دنیا پنجروزہ است۔

سہ دنیا خوابیست زندگانی دردی۔

خوابے ست کہ در خواب بہ بینی آنرا۔

دواے غضب خاموشی است۔

ع دو دل یک شود بشکند کوہ را

دورنگی سیب از سیہ روئی اوست۔

ص دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست

در پریشان حالی و درماندگی

دوستان در زندان بکار آیند کہ بر سفرہ۔

دشمنان ہم دوست نمایند۔

دوست شاد و دشمن پائمال۔

ع دولت تیز را بقاے نیست۔

ع دولت دران سرست کہ از میہمان پرست۔

ع دولت نہ بخشد خداے کس را بغلط۔

دو مرغ جنگ کنند فائدہ بہ تیرگر۔

دوندہ باد است کہ دریا و کوہ را سہل گیرد۔

دہ خراب خراج ندارد۔ دہ ویران چراغ ندارد۔

دہ در دنیا بستان در آخرت۔

دہ درویش در گلیمے بخسپند۔

دہ مے بینی و فرسنگ مے پرسی۔

ع دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ۔

دہن مخالفان نتوان بست۔

ع دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را۔

دیدہ نہ شنید گواہ گردید۔

ع دیدہ را نا شستہ بہ از ناخن۔

دیدہ سخت را خنجر بشکند چنانکہ بادام را سنگ۔

دیر آمدن زود رفتن۔ دیر آید درست آید۔

دیر گیر و سخت گیر۔

ع دیگ سیہ جامہ سیہ میکند۔

ع دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند۔

ع دیو خوشخلق بہ از حور گرہ پیشانی۔

ع دیو ہمان بہ کہ بود اندر بند۔

ع دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند۔

دیوانہ بکار خود ہشیار۔

دیوانہ را ہوئے بس است۔

امثال ذال مہملہ

ذرہ را با خورشید چہ نسبت۔

ذوالفقار علی در نیام نباشد۔

ع ذوق چمن ز خاطر بلبل نمیرود۔

ع ذوق گلچیدن اگر داری بگلزار آ برو۔

امثال راء مہملہ

ع راز دل جز بیار نتوان گفت۔

ع راز خود با یار خود چندانکه بتوانی مگو۔

راستگوئی در رزق خود خلل۔

راستگو را ہمیشه راحت در پیش است۔

راست و دروغ برگردن راوی۔

ع راستی را زوال کے باشد۔

ع راستی موجب رضای خداست۔

راه بزن اماره خدا به بین۔

ردّ بنده خریدار خدا۔

ع رزق را روزی رسان پر میدهد۔

ع رسیده بود بلای ولے بخیر گذشت۔

ء رشته در گردنم افگنده دوست

مے برد هر جا که خاطر خواه اوست

رضا سے مولے از همه اولے۔

ع رموز عاشقان عاشق بدانند۔

ع رموز مصلحت ملک خسروان دانند

رنجش خر از راحت پالانگرست۔

رندان را رندان مے شناسند۔

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چه کار۔

ع رندی و ہوسناکے در عهد شباب اولے۔

رنگ روباخته رنگریزی میکند۔

رنگریز ریش خود رمانده۔

رنگریزی ماه قصب رازیان دارد۔

روباه را گفتند لو پوستین پوشی گفت آنچه

پوشیده ام بمن بگذارید۔

روبروی بودن به از پہلو بود

ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم۔

روز نو و روزی نو۔

روز شنبه بهبود ارزانی۔

ع روزی بقدر همت هر کس مقرر است

روستائی را عقل از پس مے آید۔

روستائی بزبان خود گویائی۔

روشنائی عرب از نور محمد بود نه از شعله بولهب

رونده کسے ست که قدمے دارد۔ سالک ۱۲ در راه خدا ۱۲

روے دروغگو سیاه۔

روی شایسته مرهم دلهاے خسته۔

رویش ببین حالش مپرس۔

روے مفلسی سیاہ۔

ع رہ راست برو اگرچہ دورست۔

ع ریاضت کش بباد اسے بسازد۔

ریسمان سوخت لیکن کجی نرفت۔

امثال زائے معجمہ

زبان پاسبان سرست۔

زبان خلق نقارۂ خدا۔

ع زبان سرخ سر سبز میدہد برباد۔

زحل ہندی از ترکی مریخ نترسد۔

ع زدوباے کشد صیاد دام آہستہ آہستہ۔

ع زدیم یوسف زندان وسر چہ باد اباد۔

ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود۔

ع زر دادن ودرد سر خریدن۔

زر سفید براے روز سیاہ است۔

زر کار کند مرد لاف زند۔

ع زصد تیر آید یکے برنشان۔

ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز۔

زمانہ سفلہ پرورست + زدہ را میتوان زد۔

ع زمرگ خر بود سگ را عروسی۔

ع زمین ترکید پیدا شد سر خر۔

زمین سخت آسمان دور۔

ع زمین شور سنبل بر نیارد۔

زن از غانہ سرخ رو شود ومرد از غزا۔

ف زن بد درسراے مرد نکو

ہمدرین عالمست دوزخ او۔

زن بیکار غر شود یا بیمار۔

زن جوان را تیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر

زندگی را عشق ست۔

زن مردوش بہ از مرد زن وش۔

ع زن واژدہا ہر دو در خاک بہ۔

زور بر خر نرسد دہ بپالانش۔

ع زور بر گاؤ نالہ بر گردون۔

ع زہی مراتب خوابی کہ بہ ز بیداریست۔

زیارت بزرگان کفارہ گناہ۔

ع زینہار از قرین بد زنہار۔

امثال سین مہملہ

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا۔

سال گذشت حال گذشت۔

سایہ ہما برائے دولت و علاجو بیند نہ برائے دفع گرما۔

ع سبزہ بر سنگ نروید چہ گنہ باراں را۔

سخت زنے سخت خوری۔

سخن از سخن خیزد۔

سخن بد آواز گنبد ست۔

ع سخن تا نہ پرسند لب بستہ دار۔

سخن راست از دیوار ہم بشنو۔

سخن راست تلخ مے شود۔

سخن شنیدن گنج دولت۔

سخی را در ہر دو عالم سر بلند۔

سخی و بخیل را سر سال برابر ست۔

سر بریدہ بانگ نمے کند۔

ع سرکہ مفت از عسل شیریں ترست۔

سر مار کوفتہ بہ۔

سروا ز راستی آزاد شد۔

سرو دبستان یاد دہانیدن۔

سرے کہ بار کسے نکشد باری باشد بر گردن۔

سزائے گراں فروش نخریدن ست۔

ع سطرہا کے راست آید چون کجی در سطرہاست

ع سعی بسیار کفش پارہ کند۔

سگ از دکان آہنگر چہ خواہد برد۔

ہ سگ اصحاب کہف روزی چند
پئے نیکاں گرفت مردم شد

سگ باش برادر خورد مباش۔

سگ بہفت دریا پاک نشود۔

سگ حضور بہ از برادر دور۔

سگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس۔

سگ را بمسجد چہ کار۔

سگ را طوق گردن دائرہ دولتست۔

سگ زر و برادر شغال۔

سگ میر و قلیہ ترش۔

ع سگ گزندہ ہمان بہ کہ آشنا باشد۔

ہ سگے را چون کلوخے بر سر آید
ز شادی بر جہد کایں استخوانست

ع سلام روستائی نے غرض نیست

سنگ آمد سخت آمد۔

سنگ زدن بر محل بہ کہ زر دادن غیر محل۔

سنگ مفت و کلاغ مفت۔

سوال دیگر جواب دیگر۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

سوز دل نوح را طوفان تواند کشت۔

سوزندہ آتش ست کہ ہرگز سرد نشود۔

سوزن عیسیٰ را جز رشتہ مریم در خور نباشد۔

سوز از گلہ دور۔

ع سوز باید مرگ را گو ساز بے آہنگ ہست۔

سیر را چہ غم گرسنہ۔

سیر نخوردہ ام کہ از بوی گندش ترسم۔

سیلی نقد بہ کہ حلوای نسیہ۔

سیمرغ دیگرست و سی مرغ دیگر۔

سیہ دلی دوات سر قلم را سیاہ کند۔

سیہ روئی آہنگر سرخروئی آہن ست۔

سیہ روئی زحل بیک دو نتوان شست۔

سیاقت عطارد از روزنامہ شمس روشن شود۔

امثال شین معجمہ

ع شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست۔

ع شاخے کہ بلند شد تبر خورد۔

ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن۔

ع شاگرد رفتہ رفتہ باوستاد میرسد۔

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را۔

ع شاہان کم التفات بحال گدا کنند۔

ع شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال عنقا گردد۔

شب بسیار و شادی بیکار۔ شب حاملہ فردا چہ زاید

ب شپر اگر وصل آفتاب نخواہد رونق بازار آفتاب نکاہد

شپرک پروانہ شمع خورشید نشود۔

شتر از آن ست اگر قلادہ در گردن نمیداشت۔

شتر اگر چہ مردہ بود پوستش بار دو خر است

ع شتربان درود انچہ خربندہ کشت۔

ع شتر در خواب بیند پنبہ دانہ۔

شتر صالح بہ از مردم طالح۔

شدنی شد دگر چہ خواہد شد۔

شراب زدہ را شراب دوا ست۔

شراب مفت قاضی ہم میخورد۔

ع شرط ہمہ وقتی نبود لایق کشتی۔

شرم عثمان برای ایمانست نہ برای روزی۔

شعر فہمی عالم بالا معلوم شد۔

شکل درویش صورت سوال ست۔

ع شلغم پخته به زنقره خام۔

شماتت دشمن به که سرزنش دوست۔

شمشیر مردان خالی نباشد۔

ع شمع را پشت در و نمیباشد۔

ع شمع را هرچند سر برند روشن تر شود۔

شمله بمقدار علم۔

ع شنیده کے بود مانند دیده۔

ع شوق در هر دل که باشد رهبری در کار نیست

ع شوی زن زشت روی نابینا به۔

ع شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر ست۔

ع شیشه شکسته را پیوند کردن مشکل ست۔

شیطان خانه خود را خراب نکند۔

امثال صاد مهمله

صاحب خیر داخل خیر است۔

صاحب غرض مجنون مے باشد۔

صاحب کرم همیشه مفلس۔

صباح خواستم که خضری یابم خرسی دوچار شد۔

ع صبر تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد۔

صبر مفتاح کار ست۔

ع صحبت نیکان بدان را سود نیست۔

ع صد بار اگر توبه شکستی باز آ۔

ع صدر هر جا که نشیند صدر ست۔

صد شکر که چنین نبود۔

صدقه دادن رد بلا۔

صد کلاغ را یک کلوخ بس ست۔

صد موش را یک گربه بسنده است۔

صفائی خانه در آب و جاروب ست۔

صد مغلوب را هوسے بس ست۔

ع صلاح کار کجا و من خراب کجا۔

ع صلاح ما همه آنست کان صلاح شماست

صلا نشد بلا شد۔

صلح اول به از جنگ آخر۔

صورت ببین حالش مپرس۔

صورت گرگ دیدن هم مبارک و ندیدن هم مبارک۔

ع صیاد نه هر بار شکارے ببرد

امثال ضاد معجمه

ضامن بدست کیسہ۔ ضرب ضرب اول

امثال طا مہملہ

ع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

طامع ہمیشہ ذلیل است۔

طبیب مہربان از دیدہ بیمار مے افتد۔

طفل بمکتب نمیرود ولے برندش۔

طفل شکیب ندارد۔

طفلے را دامن مادر خوش بہشت ست۔

طفیل کدو کرم ہم آب میپابد۔

طلعت زیبا بہ از خلعت دیبا

طمع دیدۂ ہوشمند میدوزد۔

ع طمع را سہ حرف ست ہر سہ تہی۔

طینت نیے معنے سفاکی ست نے شراب۔

طوفان شیطان اللہ نگہبان۔

امثال ظا معجمہ

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان۔

ظاہر عنوان باطن است۔

ظرف شکستہ صدا نمے دہد۔

ظرفیکہ سگ لیسد باستعمال نیاید۔

ظلم ظالم باعث ویرانی اوست۔

امثال عین مہملہ

عارف بخود پر عارف است۔

عارف بخود غیر عارف است۔

عارف کہ نمود غیر عارف است۔

عاشق از پدر مہربان تر است۔

عاشق کور مے باشند۔

عاشقم اما ناز معشوقی دارم۔

عاشقم اما تا کنار یام + عاشقی بس مشکل است

عاشقی را زر میباید نہ لاف۔

ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

عاقلان خوب میدانند۔

عاقلان در پے نقط نشوند

عاقل باید کہ از دیگران پند گیرد۔

عاقل دو بارہ فریب نمیخورد۔

عاقل را اشارہ بس است۔

عبارت از نظیر نے نظیر شود۔

ع عجب عجب کہ ترا یاد دوستان آید

ع عدو شود سبب رزق گر خدا خواہد۔

عذر گناه بدتر از گناه۔

عروسی که بسن رسید شب کوتاه شد۔

عروسے که روی خود پس غربال پنهان کند
بجنبیش حاجت نیست۔

عزت هر کس بدست آن کس ست

ع عشقبازی راز مجنون یاد میباید گرفت۔

عشق آمدنی بود نه آموختنی۔

ع عشق ست و هزار بدگمانی۔

عشق و مشک پنهان نمی ماند۔

عشق و دوا دارات۔

عصاے پیر بجاے پیر۔

عصمت بی بی از بے چادری۔

عطاردی باید که تاب نزدیکی آفتاب آرد

عطاے او به لقاے او بخشیدم۔

ع علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد۔

علت برود و عادت نرود۔

علم در سینه نه در سفینه۔

علم شے به از جهل شے۔

علم غیب خاصه خدا است۔

علم نجوم قیافه روزگار است۔

علم و ادب بهر گدا ندهند۔

عمر دراز برای تجربه است۔ عمر سفر کوتاه۔

ع عمرش دراز باد که انهم غنیمت است۔

عمران عود سوزد و کنده دود خ شود

عوض دارد گله ندارد۔

عیان را چه بیان

عیب خود هرگز کسے نمی بیند۔

عیسے بدین خود موسے بدین خود۔

ع عیش را در جهان خزان دادند۔

امثال غین معجمه

غربت دیده مهربان مے باشد۔

غرق شده را الفریاد چه سود۔

غریب کور مے باشد۔

غریب هر دل عزیز۔

غضب مرد محک اوست۔

غلام بمال نازد و آقا بهر دو۔

ع غله گر ارزان شود امسال سید میشوم

غم فردا امروز نباید خورد۔

غم نداری بز بخر۔

غنچه از ترش روئی دلتنگ ماند۔
غنی هرچند کریم باشد سفره بر راه نمے اندازد
غواص بدریا چیزے دیده است که
بغورش فرو میرود۔
غوره مویز مے شود مویز غوره نمیشود۔
غول در بتخانه بند نمے شود۔
غیبت بدتر از زناست۔

امثال فا

ع فال نیکو بزن بهر کارے۔
فتراک جوانمردان دستاویز امید است۔
فراخ روزی را با قحط چه کار۔
ع فربهی چیزے دگر آماس چیزی دیگرست
فرمان بردار درانیده روزان۔
فریاد شغال و بال شغال۔ فردا که دیده است
ع فریاد سگان کم نکند رزق گدارا۔
فکر زاهد دیگر و سودائے عاشق دیگرست
ع فکر هر کس بقدر همت اوست۔
فلفل را ببین کوچک است۔

امثال قاف

قاضی بدو گواه راضی۔ قاضی برشوت راضی
ع قحبه چون پیر شود پیشه کند دلالی۔
قدر جوهر جوهری داند۔
قدر عافیت کسے داند که بمصیبتے گرفتار آید۔
ع قدر عیسے کجا شناسد خر۔
ع قدر نعمت ست بعد زوال۔
ه قدم نا مبارک و مسعود
گر بدریا رود برآرد دود
قران را از لوح زر چه زیب۔
قرض شوهر مردانست۔
قرض که از هزار گذشت نان و گوشت باید خورد
قرض مقراض محبت است۔
قسم برائے خوردن است۔
ع قضائے نبشته نباید سترد۔
قضیه زمین برسر زمین۔
قطب از جا نه جنبد۔
قفا زدن گردنکشانرا گردن زدن است
قفل بدریا نمیتوان زد۔
ع قلم اینجا رسید و سر بشکست۔

ع قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔
ع قناعت توانگر کند مرد را۔
قول مردان جان دارد۔
قہر درویش بر جان درویش۔
ع قیمت زعفران چہ داند خر۔

امثال کاف تازی

ع کار استاد را نشان دگر ست
کار امروز بفردا مگذار۔
کار بچہ خام و عقل غلام کم۔
کار بکثرت است۔
کار بتقدیر بہ تدبیر راست نیاید۔
کارد دستہ خود را نمی بُرد۔ کار را کار فرما کند۔
کار کبک ریگ خوردن است۔
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر۔
ع کاریکہ نہ کار تست زنہار مکن۔
ع کاریکہ نکو نشد نکو شد کہ نشد۔
کاسۂ ہمسایہ دو پا دارد۔
ع کاذب ہمہ را بکیش خود پندارد۔
کالائے بد بریش خاوندش۔

کاہ در کاہدان نمے ماند۔
کاہے میخورد و راہے میرود۔
کجا آسمان کجا زمین۔
کج نشین و راست گو۔
کردنی خویش و آمدنی پیش
ع کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست۔
کرمے کہ مصحف خورد از دانش چہ غم۔
ع کریمان دوست میدارند مہمان طفیلی را۔
کریم را صد دینار خرج میشود و بخیل را ہزار
ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم۔
ع کس چہ داند کہ پس پردہ کہ خوب ست کہ زشت۔
ع کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش است۔
ع کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
ع کس نیاید بزیر سایۂ بوم
ور ہمان از جہان شود معدوم
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد۔

کفش دوز چرم آلودہ خاید و لقمہ پاک خورد۔
کفن دزد در شب از مردہ نترسد و روزانہ زندگان برد۔
ھ کلاغے تگ کبک در گوش کرد۔
تگ خویشتن را فراموش کرد
کلند چاہ کن را آب دادن حاجت نیست
ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است
کم خرچ بالا نشین۔
ھ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز
کوتاہ خردمند بہ از نادان بلند۔
کور بچراغ احتیاج ندارد۔ کور بکار خود بینا است۔
کور چہ خواہد دو چشم۔
کور را بہ تماشای گلستان چہ کار۔
کور و نظر بازی۔ کوری بہ از نادانی۔
کوزہ گر از کوزہ شکستہ آب میخورد۔
کوزہ نو دو روز آب را سرد دارد۔
کوزہ ہمیشہ از چاہ درست نہ برآید۔

ع کوشش بے فائدہ است چشمہ بر ابروے کور۔
کہ کرد کہ نیافت۔
کے آمدی کے پیر شدی۔

امثال کاف فارسی

گاو باشد کہ زبانش چرب بود
گاوزن ال از شیر ایوان نوشیروان میترسد۔
ھ گاہ باشد کہ کودکے نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے
ع گدا اگر تواضع کند خوے اوست
گدا اگر ہمہ عالم بدو دہند گدا است
گذشت آنچہ گذشت۔ گذشتہ را صلواۃ۔
ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی۔
گربہ از برائے خدا موش نمیگیرد۔
گربہ کشتن روز اول۔
ھ گربہ مسکین اگر پر داشتی۔
تخم گنجشک از جہان برداشتی
ھ گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

گرد گلہ تو تیاے چشم گرگ۔
گردن شتر کمانیست کہ براے
قربان ساختہ۔
ع گردن بے طمع بلند بود۔
ع گر ضرورت بود روا باشد۔
ف گر نہ بیند بروز شپر چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ
ع گر نبودی چوب تر فرمان نبردی گاو و خر۔
ع گر نمی بیستی قلمے مے تراش۔
گریہ کودکان بہ از خندہ شیر۔
گریہ بوقت بہ از خندہ بیوقت۔
ع گفتن ہمین بس ست کہ اسپ من ابلق است+
ف گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو
گل کاغذی را بشبنم چہ کار+
گل کاغذی بو نمی بہار۔
گلہ از دوستان خیزد۔
گلہ از دوستان عیب است۔
گناہ کنند گاوان زمین بہ بہ دہقانان۔

گناہ مے کنی بارے کبیرہ بکن۔
گناہیکہ بکفارہ نزدیک است گناہش
نتوان گفت۔
گندم از جو نروید۔
ع گندم از گندم بروید جو ز جو۔
ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد۔
گوسالہ بزور بیخ میجہد۔
ع گوسالہ با پیر شد و گاو نشد۔
گوشت ہر چند لاغر ست آبروی نان ست۔
گوش خر دندان سگ۔
گوش زدہ اثرے دارد۔
ع گوش نامحرم نباشد جاے
پیغام سروش۔
گوہر دکان بیقدرست و در بازار بقیمت۔
گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل۔

امثال لام

ع لایق افسر نباشد ہر سرے۔
لذت تیشہ از کوہ کن باید پرسید۔
لشکرے گریزد و لشکرے نشیر شود۔

لعنت بکار شیطان۔ لعنت ہیچ است۔
لنگ بنجر کور بجز پیر مخر۔

ہ لنگے زیر لنگے بالا
نے غم دزد نے غم کالا

لوزینہ لگاؤ دادن از کون خری ست۔
لیلے را بچشم مجنون باید دید۔

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت۔
ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال
ع مارا ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود
ع مارا چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔
مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد۔
مار مردہ نمے گزد۔

ہ ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ع مال حرام بود بجائے حرام رفت
مال عرب پیش عرب + مال مردہ پیش مردہ۔
مال مفت دل بے رحم۔
مال نثار جان ست و جان نثار آبرو۔

ماہی ماہی را میخورد و ماہی خور ہر دو را۔
ع مباش در پئے آزار و ہر چہ خواہی کن۔
ع مبر نام فردا کہ فردا کہ دید۔
مثل معروف پیرایہ زبانہا ست۔
ع محتسب را درون خانہ چہ کار۔
ع محتسب گر میخورد معذور دارد مست را۔
محتسبے در بازار ست نہ در خانہ۔
محمد بہ معراج بلند ست نہ بعمامہ۔
محنت برباد گنہ لازم۔
محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید۔
مدعی سست گواہ چست۔
ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان۔
ع مرا نان دہ و کفش بر سر بزن۔
ع مرغی بیار و مرغے بخور۔
ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔
ع مرد بے زر ہمیشہ رنجور ست۔
مرد بے سنگ را وزنے نباشد۔ (وقار ۱۲)
مرد پا بر ہوا نہد و نامرد در ہوا۔
مردم زندہ دل ہرگز نمیرد۔
مردن بنام بہ کہ زیستن بہ ننگ۔

مردن ملا نفع نمیکند خولبست که بابا بمیرد۔
ع مرده آنست که نامش بنکوئی نبرند۔
مرده اگر خاک دہد بستان۔
مرده بدست زنده۔
مرده ہر چند عزیز است نگاه نتوان داشت
ع مردیت بیازماے وانگه زن کن۔
ع مردے بنود فتاده را پاے زدن۔
ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش۔
مرگ انبوه جشنے دارد۔
مرگ به از رسوائی۔
مریخ نزد مشتری بسعادت خریدن نخواہد رفت۔
مزدور خوشدل کند کار بیش۔
ع مزن فال بد کاورد حال بد۔
مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب۔
مشت بسته قفل بہشت است
مشت در محل خود از تیغ بالاتر است۔
مشت زن دیگرست و تیغ زن دیگر
مشت ناخورده بہشت مے بازد۔
مشتے نمونه از خروارے۔
مشتے که بعد از جنگ بیاد آید بر کله خود باید زد۔

مشک آنست که خود ببوید نه که عطار گوید۔
مطلب سعدی دیگرست۔
مفت را چه گفت۔
مفتی نوشت ہر چه گفتی۔
ع مقام عیش میسر نمیشود بیرنج۔
مگس حرام نیست الاول بہم نیرزند۔
ملا منم و برادرم مے خواند۔
ملخ از چراغ نگارین ترست۔
ع ملک خدا تنگ نیست پاے گدا لنگ نیست
من آنم که من دانم۔
من از ریسمان میگویم داد از آسمان۔
من چه ہیچم که برادر کلان من ہیچ است۔
من چگویم و طنبوره من چه میگوید۔
من زنده جہان زنده من مرده جہان مرده۔
موریکه پر برآرد عمرش بآخر رسد۔
موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدست بست
مومن موم دل کافر سنگدل۔
موے را سپیدی دست نہ رست نه عیب۔
مہمان عزیزست اما تا سه روز۔

مہمان مہمان را نتواند دید و صاحب خانہ ہر دو را
مہمان بیوقت پہلو سے خود مے خورد۔
ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز
ع نیکشند زہر اگر اندک و گر بسیار ست۔

امثال نون

ع نابردہ رنج گنج میسر نمے شود
ع ناخواندہ بخانہ خدا نتوان رفت۔
نادان سخن گوید دانا قیاس کند۔
ع ناز بر آن کن کہ خریدار تست۔
ع ناسودہ کجا رود کہ آسودہ شود۔
ناکردہ کار چون کار کند خود را رسوا نماید۔
ع ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس۔
نالۂ آب از ناہمواری زمین ست۔
نام بلند بہ از بام بلند۔
ع نامرو زند ہمیشہ لاف مردی۔
نام رستم بہ از رستم۔
ناکردہ ارمان و کردہ پشیمان۔
نامش کلان و دہش ویران۔
نان بدہ نام برآر۔
نان یکروزہ چہ بر پشت چہ در شکم۔
ناودان کعبہ میدزوی و باران رحمت طمع میداری
ع نبرد قفر نرم را تیغ تیز۔
ع نبود خیر در آن خانہ کہ عصمت نبود۔
نخود ہر آش است
ع نہ دہد نقد را بہ نسیہ کسے
س نرخ متاعے کہ فراوان بود
گر بہ مثل جان بود ارزان بود
نرم چوب را کرم مے خورد
ع نرود میخ آہنی در سنگ
نزد آتش پرست دوزخ بہ از بہشت۔
نزدیکان بے بصر و دوران باخبر در حضور
ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔
نقل کفر کفر نباشد۔ نقل عیش بہ از عیش
ع نکوگوئی گر دیر گوئی چہ غم۔
س نکوئی با بدان کردن چنانست
کہ بد کردن بجاے نیکمردان
نگاہ درویشان عین سوال ست۔
نگون شدن آسمان برای چیدن آدمیان ست

نماز ستون دین ست و قامت مرد ستون نماز۔
شعر نماند ستمگار بد روزگار + بماند برو لعنت کردگار
نمک خوردن و نمکدان شکستن۔
نوش نے نیش حاصل نشود۔
نوکر قاضی را خطرہ تعزیر نیست۔
ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست۔
نہ از تو زود و نہ از من نخود۔
ع نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا۔
ع نہ روے رہائی نہ راہ گریز۔
نہ روے ماندن نہ راے رفتن۔
ع نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد۔
نیاز پیران حق فقیران۔
ع نیاید بجو باز آبی کہ رفت۔
نیستی ذنا بر خوردار ی۔
شعر نیش عقرب نہ از پے کین ست
مقتضای طبیعتش این ست
نیک سود اشتر پیمال مردم است
نیکو کار سے نیکو در وسے۔
نیکی بر یاد گستر لازم۔
نیکی کن و بدریا انداز۔
نیکی نیک را و بدی بد را
نیم حکیم خطرہ جان + نیم ملا خلل ایمان
نیم خوردہ سگ ہم سگ را شاید۔

امثال واو

واکن کیسہ بخور ہر سیہ
ع وای بران خوردہ کہ تنہا خوری۔
ع وای بر قدر سخن گر بسخندان نرسد۔
ع وظیفہ گر طلبی رو ہنر بدست آور۔
وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید۔
وقت را بندہ ساعت را سلطان۔
شعر وقت ضرورت چو نماند گریز۔
دست بگیر د سر شمشیر تیز۔
ولی را ولی مے شناسد۔

امثال ہاء ہوز

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت۔
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست
ہر بہاری را خزانے + ہر پردہ را نواے
ہر جا کہ گل ست آنجا خارست۔
ہر جا کہ گنج ست آنجا مارست۔

ہر جاکہ میوہ خوب ست کلاغ مے خورد۔

ہر چہ از آسمان آمد زمین بر داشت ۔

ہر چہ از دزد ماند رمال بُرد ۔

ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ۔

ع ہر چہ اوستاد ازل گفت ہمان میگویم

ع ہر چہ آن خسرو کند شیرین بود۔

ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔

ہر چہ باد آرد باد برد۔

ہر چہ لقاست کہتر بقیمت بہتر

ہر چہ بیند از خود بیند۔

ع ہر چہ خدا خواست ہمان میشود۔

ء ہر چہ دانا کند کند نادان ۔
لیک بعد از خرابیِ بسیار

ہر چہ در بند آنی بندۂ آنی

ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔

ہر چہ در دیگ است بچمچہ مے آید۔

ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید۔

ع ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

ہر خرے کہ باشد پالان ما برد۔

ہر دردے را دوائے است

ع ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے ۔

ہر روز گاؤ نخواہد مرد کہ گوشت ارزان شود۔

ہر زمینے را خاصیتے بود ۔

ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد۔

ہر سگے کہ عوعو کند در کوچہ خود شیر غرالست

ہر شبے را روزے در پے ست ۔

ع ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر ست۔

ہر فرعونے را موسائے۔

ہر کارے و ہر مردے ۔

ء ہر کجا چشمۂ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند

ہر کرا زندہ است نقش تا زندہ۔

ہر کرا زبان شیرین ست سزاوار تحسین
و آفرین ست ۔

ع ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

ہر کرا طاؤس باید قصد ہندوستان کند

ہر کردہ را جزائے است ۔

ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔

هرکس را فرزند خود بجمال نماید و عقل خود بکمال ۔

ع هر کسے را بہر کارے ساختند ۔

ع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ۔

ہر گندہ خورے را گندہ پزے ۔

ہر گہہ کہ ہر کباب شود شغال سلبت بیخ کند ۔

ہر کمالے را زوالے ۔

ہر کہ آب دہن ندارد لب خشک ماند ۔

ہر کہ آتش مزاج باشد نے آب زید ۔

ع ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ۔

ہر کہ از خدا نترسد از وے باید ترسید ۔

ع ہر کہ از دیدہ دور از دل دور

ع ہر کہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند ۔

ہر کہ باد در سر دارد سر بباد دارد ۔

ع ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش ۔

ہر کہ برگدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند ۔

ہر کہ نے یار بود پیوستہ بیمار بود ۔

ہر کہ خانہ مردم بکاود خاک بر سرش افتد

ہر کہ خود را بیند خدا را نہ بیند ۔

ہر کہ خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد ۔

ہر کہ در جنگ پشت نماید رفتن توان نمود ۔

ہ ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

ہر کہ مال نخورد پشیمانی خورد ۔

ہر کہ مال ندارد یار ندارد

ہر کہ منت نخورد منت خویش مے نازد ۔

ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد ۔ ہر ملکے و ہر رسمے

ہر نشیبے را فرازے ۔ ہر نمرودے را پشہ ۔

ہزار جواب یک خاموشی ۔

ہمت کارہا دارد ۔ ہمت مردان مدد خدا ۔

ہم ثواب و ہم خرما ۔

ہمہ رنگ ضرر ندارد ۔

ع ہمرہ اگر شتاب رود ہمرہ تو نیست

ہمسایہ بد خار در پہلو ۔

ع ہمسایہ بد مباد کس را ۔

ہم فال و ہم تماشا ۔

ع ہم مال بدست آید و ہم یار نرنجد ۔

ہمہ پلید ہیا از آب شوئند و پلیدی آب ۔

از چیزے شکستہ نشود۔
ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد۔
ہمین کہ گرم رفتن شدم تا شیراز نمی ایستم۔
ہنر در بی ہنر خر۔ ہنوز دہلی دور ست۔
ہنوز مسجدے ساختہ نشد کہ کوری بر درش نشست
ہنوز ہمون آش در کاسہ۔
ہیچ کارہ و ہمہ کارہ۔

امثال یاء تحتانی

یا این شور اشوری یا این بے نمکی۔
یار باقی صحبت باقی۔ ع یار بد از مار بد بدتر بود۔
یار زندہ بہ از شوہر مردہ۔
یار شاطرم نہ بار خاطر۔
یار غارے باید کہ زخم مارے کشد۔
ع یار من نیکوست اما سم و آتشش بدست۔
یک انار و صد بیمار۔
یک انگور صد زنبور۔
یک آہو و صد سگ۔
یک بام دو ہوا۔
یک توبہ صد گناہ را کافی۔
یک تیر و دو نشانہ۔
یک حمایت بصد شکایت۔
ع یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ
یک در گیر و محکم گیر۔
یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران۔
یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ۔
یک سر ہزار سودا۔
یک سنگ و دو کلاغ۔
یک گز دو فاختہ۔
یک لقمہ بگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ۔
یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی
یک لقمہ صبح نہ دہ لقمہ شام۔
یک مرغ دو جا کباب نمیشود۔
یکمن علم را دہ من عقل میباید۔
یک مویز و صد قلندر۔
یک نشد دو شد۔
یک نظر دیدن حلال است۔
یک نظرے خوش گذرے۔
یک یوسف ہزار خریدار۔

یکے آمد یکے رفت کجا سلیمان کجا تخت۔
یکے از بام افتاد و گردن دیگر شکست۔
ع یکے بر صد آید نہ صد بر یکے۔
یکے حرام دوم شلغم۔
یکے را گیر دیگرے را دعوے۔
ع یکے ہست جان و درد صد ہزار۔

نیرنگ ست۔
س یکے کردہ ئے آبروئی بسے۔
چہ غم دارد از آبروئی کسے
یکے گزید دیگرے شیر شود۔
یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ
ع یکے ہمین رود و دیگرے ہمین آید

باب ششم

تشبیہات و مناسبات اور استعارہ و مبالغات اور معنی شعر و ابتدائی شعر گو[ئی]
اور چند شعرا کے بیان مین۔

تشبیہات تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنے کو کہتے ہین
خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو پس جس شی کو مانند کرین اوسکو مشبہ اور جسکے ساتھ تشبیہ دین
اُسے مشبہ بہ کہتے ہین اور اُن دونونکو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اوس صفت کو وجہہ شبہ اور
جو حرف اُسپر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتے ہین
اور تشبیہ کے واسطے مشبہ اور مشبہ بہ مین مغائرت یعنی غیر جنسیت لازم ہی اور تشبیہ ادنی کی
اعلے کے ساتھ اور ایسے ہی اعلے کی ادنے کے ساتھ درست ہے۔ بعد اس تمہید کے تشبیہات
اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبہ سے پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین۔

تشبیہ قامت۔ سرو و صنوبر و شمشاد و سرو آزاد سرو ناز سرو سہی
شاخ طوبے شاخ گل قیامت نخل نہال تیر۔

تشبیہ خرام۔ بہار برق نسیم صبح نسیم سحر فقط نسیم باد صبا شمیم گل نرمی رفتار آب۔

تشبیہ موی سر۔ شب نیم شب شب دیجور شب یلدا ظلمات مشک عنبر دام شام دام مشکین ابر سیاہ۔

تشبیہ فرق۔ راہ ظلمات خط استوا خط کہکشان برق درخشان تیغ۔ خط سحر

تشبیہ زلف۔ سنبل دستہ سنبل ریحان دستہ ریحان کمند زنجیر طناب مار مشک شام شب عمر دراز حبش تازیانہ عقرب عنبر سارا رشتہ رسن دو دو لام سیم چوگان چلیپا ابر سیاہ قلاب دام پا بدام ہند ہندو کافر خطا ختن تاتار چین

تشبیہ کاکل۔ و گیسو کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے۔

تشبیہ رخ۔ ماہ آفتاب شمع چراغ کعبہ مصحف گل شعلہ مشعل شعلہ طور تجلی طور لالہ ارغوان صبح روز گلستان گلشن گلزار چمن بہشت باغ ارم۔

تشبیہ خال۔ ہندو زنگی بچہ حبشی زادہ مشکدانہ دانہ اسپند نقطہ سویدا مردمک حجر الاسود تخم سپند۔

تشبیہ جبین۔ آئینہ لوح سیمین لوح محفوظ ماہ ہلال بدر ماہ نو خورشید زہرہ مشتری سہیل

تشبیہ چین پیشانی۔ تیغ رگ گل موج۔

تشبیہ ابرو۔ موج محراب ہلال کمان قوس قزح ذوالفقار شمشیر خنجر حلقہ کمند طاق کلید ہلال عید نون خط نسخ۔

تشبیہ چشم۔ بادام نرگس ترک ہندو زہرہ بابل ہاروت سامری ساحر جادوگر فسونگر جام ساغر آہو غزال روزگار حرف صاد حرف عین۔

تشبیہ مژگان خنجر تیغ سنان نیزہ تیر خار سوزن چنگل باز چنگل شاہین
خدنگ پیکان نیش نشتر۔

تشبیہ غمزہ۔ عشوہ۔ کرشمہ کے بھی تشبیہات مذکورہ ہیں۔

تشبیہ گردن۔ صراحی دستہ عاج بیاض صبح گردن آہو۔

تشبیہ بینی۔ الف غنچہ نرگس غنچہ سنبل غنچہ گل غنچہ یاسمین۔

تشبیہ لب۔ غنچہ برگ گل رگ گل آبحیات خرما پستہ موج آبحیات موج کوثر
موج نسیم موج شراب رشتہ مریم رشتہ جان مسیحا شہد شکر نبات قند
لعل یاقوت عقیق مرجان سہیل ہلال آتش خاموش شفق اخگر۔

تشبیہ خط۔ بنفشہ ہندو ریحان زمرد خط ریحان خط غبار نامہ خضر سبزہ مورچہ
ہالہ زنگ حبش عنبر مشک جدول مشکین جدول عنبرین جدول زنگاری۔

تشبیہ دہن۔ غنچہ پستہ انگشتری جوہر فرد نقطہ موہوم صفر عدم صاف
قطرہ تنگ شکر حقہ مروارید حقہ مرجان حقہ یاقوت حقہ لعل میم دل مور
چشم مور نمکدان کوزہ نبات۔

تشبیہ دندان۔ گوہر در ژالہ الماس انجم دانہ انار عقد پروین عقد گوہر
سلک در غنچہ یاسمین غنچہ نسترن۔

تشبیہ خندہ و تبسم۔ برق لمعہ برق شیرین نمکین غنچہ نیم شگفتہ صبح۔

تشبیہ زنخدان۔ سیب شفتالو گوی سیمین شمامہ دستنبویہ بہی سیب جنت سیب چاہ

تشبیہ چاہ زنخ حلقہ ہای مہلہ و چاہ۔ تشبیہ غبغب۔ گرداب آبی بہی طوق۔

تشبیہ بر و دوش۔ آئینہ صبح صفای صبح سیم یاسمین سمن نسرین نسترن

تشبیہ بازو سیم سادہ گنج سیم تشبیہ بازوی پہلوانان بہ ترازو۔
تشبیہ بغل محبوبان گل شگفتہ تشبیہ ساعد۔ گلدستہ شاخ گل ماہی سیمین
تشبیہ پنجہ حنائی۔ آفتاب سحر پنجہ مرجان شفق پنجہ گل لفظ اللہ
تشبیہ کف دست۔ برگ گل مرہم دریا تشبیہ خط کف دست رگ گل
تشبیہ ناخن تراشیدہ بہ ہلال تشبیہ ناخن غیر تراشیدہ بہ آئینہ و بدر
تشبیہ سر انگشت حنائی۔ غنچہ گل فندق عناب گل اورنگ۔
تشبیہ انگشت خمیدہ۔ بہ ہلال یکدو شنبہ۔
تشبیہ لطف ابر دریا چشمہ کوثر چشمہ آبحیات باران رحمت باغ جنت۔
تشبیہ خلق مشک کافور نسیم صبح باد بہاری شمیم گل باغ گلستان بہشت عطر
تشبیہ قہر و غضب۔ برق آتش دوزخ باد سموم باد صرصر سیلاب تند
صور قیامت باد خزان طوفان باد

مناسبات

کلام نظم یا نثر مین جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جو ان کے واسطے مناسب یا لازم ہون استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہین چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ یہان بھی لکھے جاتے ہین۔

مناسبات حسن۔ بیمہری بیوفائی خودبینی خودنمائی عشوہ غمزہ کرشمہ ز چالاکی سفاکی سنگدلی انداز خوبی جلوہ محبوبی شوخ چشمی وعدہ خلافی ناشتی زود خشمی تمکنوی تندخوئی دلبری دلربائی ترکتازی رقیب نوازی

خونخواری دل آزاری خوش ادائی جانفزائی ستمگاری جفاکاری کم اختلاطی خونریزی بے ارتباطی فتنہ انگیزی بہانہ جوئی دروغگوئی فریب سازی عربدہ پردازی وغیرہ۔

مناسبات عشق آہ نالہ فریاد فغاں بیخوابی بیتابی زاری نزاری ناتوانی جانفشانی خودسری جامہ دری آرزو شوق انتظار درد اندوہ سوز گداز تمنا نیاز صحراگردی کوہ نوردی نالہ فروشی خانہ بدوشی جنون ستمزدگی بیخودی گریہ نیم شبی سودا آگہی تنہا نشینی ہذیان گوئی بے اختیاری قلق تپش دیوانگی بیگانگی آوارگی بیچارگی سرگشتگی سراسیمگی حیرانی پریشانی وغیرہ انواع حالات محابنین ۔

مناسبات فقر۔ صبر توکل تحمل ہمت مراقبہ مشاہدہ مجاہدہ معاملہ محاسبہ مجادلہ عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری پرہیزگاری ترک دنیا استغنا شریعت طریقت حقیقت عزلت خلوت معرفت تجرید تفرید صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ دم قدم فکر ذکر تقوے طہارت محنت شفقت عصمت عفت حق پرستی خداشناسی راستی مقام رضا مقام تسلیم علم الیقین عین الیقین حق الیقین حق الحق۔

مناسبات امارت۔ جاہ و جلال دولت و اقبال حشمت تمکنت سخاوت عدالت شجاعت عنایت مرحمت شفقت عزم جزم شان شوکت قدر منزلت فتح نصرت رعیت پروری کرم گستری ایثار مکرمت کامرانی فیض رسانی بردباری کشورکشائی لشکرآرائی ملک داری شکوہ تجمل کوس نوازی علم افرازی۔

مناسبات باغ و بہار۔ ریاحین اشجار نسیم بادصبا گل غنچہ گلاب نرگس یاسمن بنفشہ بادشہر سرو شمشاد فاختہ قمری بلبل چہچہہ کوکو آب رواں شبنم

نہر حوض گلزار جوئبار سنبل لالہ صدبرگ چمن روش خیابان باغبان گلچین سیر تماشا سبزہ نہال برگ شاخ قلم خوشبو نفحہ نکہت نافرمان گل انار میوہ پتہ بہی نارنج ترنج لیمون تخم استخوان نبات وغیرہ -

مناسبات برشگال - ابر باران رعد برق صاعقہ گرد باد صحو قطرہ ژالہ شبنم آب سیل میزاب بارش غوک طاؤس ورطہ گرداب تاریکی شب گل و لاے وغیرہ -

مناسبات علم - کتاب ورق صفحہ شیرازہ نوشت خواند قلم کلک واسطی لوح کاغذ نسخہ جلد ادب اخلاق منطق حکمت ریاضی معقول منقول اسرار رموز اصطلاح صرف نحو جرثقیل تاریخ مناظر تختہ جزو سیر قصص تفسیر حدیث کلام مناظرہ قواعد مبادی مقدمہ تذکرہ اصول فقہ فرائض نظم نثر عروض قافیہ ردیف معانی بیان بدیع جغرافیہ مساحت ہندسہ اقلیدس جبر مقابلہ وغیرہ -

استعارہ

استعارہ اوسے کہتے ہین کہ مشبہ کو متروک کرین اور مشبہ بہ کو ذکر کرکے اس سے مشبہ ارادہ کرین مثلاً چاند یا سورج کہین اور اوس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مرادلین اور سنبل ذکر کرین اور زلف مرادلین اور علے ہذالقیاس ابر اور دریا کا ذکر کرین اور اُس سے سخی کا ہاتھ مرادلین - بدر چاچ نے اپنے قصائد مین اس بات کو نہایت خوبی سے لکھا ہے بلکہ اوسکی شاعری کا طور یہی ہے اور اکثر استعارات غریبہ لاتا ہے جیسے اس شعر مین ؎ چو دوش از سقف مینا زنگ طشت

زرنگار آفتاد + فلک را کاسہ ہاے نقرہ در دریاے قار افتاد ؎ سقف مینا رنگ سے مراد آسمان ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے اور کاسہ ہاے نقرہ سے کواکب ارادہ کیے ہین۔ دریاے قار یعنے سیاہ سے رات مراد ہی معنی شعر کے ظاہر ہین اور ایسا ہی یہہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجہ مرجان ز ابر مروارید + قمر ز جیب شب مشکبار پیدا شد + پنجہ مرجان معشوق کے مہندی لگے ہاتہون سی استعارہ ہے اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرہ اور قمر سے معشوق کا چہرہ اور شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہین۔ اس شعر مین معشوق کی حالت جو غسل کرنے کے بعد ہوتی ہے بیان کی گئی ہے جب معشوق نے غسل کے بعد پنجہ حنائی سے سر کے بال نچوڑے اور اُنسے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالون کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو لوٹا دیا تو اوسکا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی انھین بالون سے نکل آیا۔ ایسی ہی اس شعر مین ؎ ہلال یکشبہ را چون قرین بدر کنی + ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد + ہلال یکشبہ معشوق کی جھکی ہوئی حنائی اُنگلی سے مراد ہے اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سی عرق کے قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جیسے مصرعہ اول مین بدر ٹھہرایا ہی مراد ہین ایسے ہی یہہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد + وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد + نرگس سے آنکھہ گل سے چہرہ ژالہ سے آنسو اور تگرگ روح پرور سے دانت اور عناب سے لب لعل مراد ہین معنی یہہ ہین کہ ندامت کی حالت مین معشوق کی آنکھہ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم و اندوہ مین اوسنے دانتون سے ہونٹ کاٹے چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎ روزیکہ در بدخشان تیغ بر چنار بندد ؎ پالودۂ دمشقی خلخال مار گردد + یہہ بات

مشہور ہے کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہین جمتا ہے
پس بدخشان سے جسم معشوق مراد ہے اور یخ سے مہدی جسکی تاثیر سرد ہے اور چنار سے
ہاتھہ کا پنجہ کہ اوسکے پتے پنجہ سے مشابہت رکھتے ہین اور فالودہ دمشقی سے جو
بہت لطیف ہوتا ہے لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہین یعنے جب معشوق اپنے
ہاتھہ پر جو چنار کے پتون کی مانند ہے مہدی کو جو یخ کی طرح سرد ہے لگا وے اور
اس وقت ہونٹ اور دانتون سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودہ دمشقی سانپ کا خلخال
پہنجاویگا اور یہہ ایک دستور ہے کہ مہدی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو ہونٹ اور
دانتون سے پکڑ لیتے ہین اور ایسا کرنے سے مہدی خوب رچتی ہے اور بعضے یہہ معنے
کہتے ہین کہ سردی کی شدت اور برف پڑنے کے وقت مین جبکہ بدخشان مین چنار پر
پالا جم جاوے اوسوقت مین پالودہ دمشقی یعنے آگ مار یعنے انگر کی خلخال پہنجاوے
یہان مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے ۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنے ہین کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حد تک دعوی کرین
کہ وہان تک اس کا پوہنچنا بعید ہو یا محال ہو تا کہ سامع کو یہ گمان نہ رہے کہ اوس
وصف کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی نہ رہے ۔ یہ تین طرح پر ہو سکتا ہے ایک یہہ
کہ اُس حد تک پوہنچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اوسکو تبلیغ کہتے ہین جیسے
نظامی کے اس شعر مین ؎ سیاہی بکردار نخل بلند + ہراسان ازو دیدہ نخلبند
ممکن ہے کہ وہ زنگی درخت خرما کی مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے
دیکھنے سے دیدہ نخلبند ہراسان ہو ۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎ ندارد القند جائے

کہ حرف عذر نبویسند + ہر اشرمندگی از نامۂ اعمال مے آید پ یعنی میرا نامۂ اعمال گناہون کے لکہنے سے ایسا سیاہ ہوگیا ہے کہ حرف عذر لکہنے کی جگہہ باقی نہین رہی ہے دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن ہو اور بلحاظ عادت کے محال اُسکو اغراق کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ گرچہ در چمن حسن تو زنبور عسل + چہ عجب گر زگل شمع بگیرند گلاب یعنے اگر شہد کی مکہی تیرے چمن حسن مین چرکر چہتا بناوے اور اوس چہتے سے موم لیکر شمع بناکر روشن کرین اور اوس شمع کے گل سے گلاب نکالین تو کچہہ تعجب نہین ہے تیسرے یہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اُسکو غلو کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ یک نیزہ رفت گریہ من از فلک براوج + کشتی درست کرد ز طوبے ملک براوج۔ یعنے میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہوگیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوئی کہ فرشتون نے ڈوبنے کے خوف سے طوبے کی لکڑی سے کشتی بنائی۔

شعر و شعرا

جاننا چاہیئے کہ شعر شین کے کسرہ سے معنے اسکے سر کے بال ہین اور اسکا لغت مین بمعنے دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنے کا دریافت کرنا اور اصطلاح مین ایسے کلام موزون اور مقفی متساوی الکلمات و متناسب الالفاظ کو کہتے ہین جسکو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے اور شعر کو بیت بہی کہتے ہین اور وہ دو مصرعہ ہوتے ہین جنکا وزن متساوی ہو اور ایکدوسرے سے لفظ و معنے مین چسپان ہون نظم کے معنے آراستہ اور جمع کے ہین اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان۔

قائل کہتے ہین کہ ابتدا مین حضرت آدم نے جنکی زبان سریانی تہی مرثیہ ہابیل مین

شعر کہے ہین جن کا ترجمہ زبان عربی مین تواریخ کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہی اور عربی زبان مین یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہے جو سام بن نوح کی اولاد مین تھا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہے اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد بھی انہی سے ہوا ہے اس کی طبیعت کلام موزون کی طرف بہت راغب تھی اور کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہوتی تھی ۔

اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت مین عرب کے تبع ہین اور فارسی مین اول ہی اول شعر بہرام گور شاہ فارس نے جو نوشیروان کے اجداد مین سے تھا کہا ہے چنانچہ بہرام گور کا اول شعر یہ ہی ؎ منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ ✤ نام بہرام مرا کنیت من بوجبلہ ۔ اور صحیح یہہ ہے کہ سب سے اول ابوحفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہے اور وہ یہہ ہے ؎ آہوی کوہی در دشت چگونہ دودا ✤ یار ندارد دو دست چگونہ رودا ✤ اور بعد ابوحفص حکیم کے ۳۰۰ھ ہجری مین اشعار فارسی کا رواج ہوا اور اوس وقت مین عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعد انکے ۵۰۰ھ ہجری مین فلکی شروانی اور خاقانی اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے جب نظامی گنجوی کا زمانہ پہونچا تو انہون نے جو ثقالت کلام مین باقی رہی تھی دور کی اور نہایت فصیح اور بلیغ کلام کہا بعد کو تمام شعرا نے اُن کی تقلید کی ۔

باب ہفتم محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان مین

اس باب مین بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کار آمد بترتیب حروف تہجی کتب لغت سے نکالکر لکھے جاتے ہین ۔

حرف الف آئین بندی۔ کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا بادشاہون کی آمد کیواسطے
آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سرخ و آب آتشین شراب۔ آب منجمد و آب خشک پیالہ
بلور۔ آب گوہر و آب مروارید۔ موتیا بند۔ آب بر آئینہ ریختن و زدن۔ دستور ہے کہ جب
کوئی سفر کو جاتا ہے تو اُسکے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھکر اُس پر پانی ڈالتے ہین کہ
سلامت پھر آوے اور اسکو گریستن آئینہ اور چشم تر کردن آئینہ بھی کہتے ہین۔
آب رفتہ در جو آمدن کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا۔ آب در سبد کردن
بیفائدہ کام کرنا۔ آب بر دست و پاے کسے ریختن و کردن۔ کسیکی خدمتگاری کرنی
آب زیر کاہ انداختن۔ و آب بزیر کسے ہشتن و سر دادن۔ حیلہ و فریب کرنا۔
آب گرفتن۔ پانی لگنا۔ آب بروی کار آوردن۔ رونق دینا۔ آب دہان خوردن
تحمل کرنا۔ آب شدن و آب در دیدہ داشتن۔ حیا کرنا۔ آب در جگر داشتن۔
صاحب مقدور ہونا۔ آب بپوست افکندن میوے کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا
آب مردہ۔ بند پانی۔ آب بدہان آمدن۔ حریص ہونا۔ آب بازی۔ شناوری
آبی شدن۔ معاملہ کام کا بگڑجانا۔ آب بردن کار۔ کام کا مشکل ہونا۔ آب از آتش
بر آوردن۔ محال کام کا سرانجام کرنا۔ آب سفر۔ پانی ناموافق مزاج کے۔ آب
ریزان جشن کا نام ہے جو ساون کے مہینے مین ہوتا ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد قحط کے
نیز و مین بارش اسی مہینہ مین ہوئی تھی اس وجہ سے اس خوشیکا نام آب ریزان
اور آب پاشان رکھا۔ آب انبار۔ پانی کا خزانہ۔ آب سیاہ۔ گہرا پانی۔ آب بی لجام خوردن
بیصرفہ کام کرنا اور کسیکا مال کہا جانا۔ آب دندان شکن۔ ٹھنڈا پانی۔ آتش بیدود
آفتاب۔ آتش تر۔ شراب۔ آتش محلول گرم پانی یا گرم تیل۔ آتش زدن۔ آگ لگا

آتش زن - قفس اور چقماق - آدم ثانی - نوح علیہ السلام - آرزو شکستن - حاصل ہونا آرزو کا - آستین فشاندن - رد کرنا اور منع کرنا اور آفرین کرنا اور رقص و سماع کرنا
آستین زدن - منع کرنا - آستین برجبین و چشم کشیدن - دلاسا و غمخواری کرنا - آستین کہنہ یا پارہ داشتن - مفلس ہونا - آش پختن - تدبیر کرنا - آشنا فروشی - آشنا کی تعریف کرنی - آغوش دادن - ہمبستر ہونا - آفتاب سوار - صبح خیزہ اور شب بیدار - آفتاب لب بام نزدیک بمرگ - آفتاب دادن - دھوپ دینا - آفتابی شدن - ظاہر ہونا - آفتاب خوردن محنت کرنا - آن دفتر را گاو خورد - وہ حساب پاک ہوا - آواز گرفتن و نشستن - گلا پڑ جانا آہوی لنگ گرفتن - ضعیفوں پر زور کرنا - آہنگش - جو خوف کے مارے اچھی طرح نکھیا دے آہن سرد کوفتن - کوشش بیفائدہ کرنی - ابتدا بساکن کردن - بلا تامل بات کہنا - اجتماع اہل نجوم کے نزدیک آفتاب و ماہتاب کا ایک برج مین جمع ہونا - احتراق - اہل نجوم کے نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیارونمین سے کسیکا ایک برج مین آجانا - آیات متشابہ جن کے معانی مین حاجت تاویل کی ہووے - آیات محکمات - جن کے معنے ظاہر ہون - ابن الوقت - جو مصلحت وقت کے بموجب کام کرے - ابن صبح آفتاب - ابن السبیل مسافر - ابن مقلہ - نام خوشنویس - ابرو زدن - راضی ہونا ابرو نازک و تنگ کردن - ناز و غمزہ کرنا - اثنا عشری - مذہب شیعہ - احرام حاجیون کا حج مین بدون سیا کپڑا پہننا اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا اختر درگذر - ساعت سعید - ارباب حجت - اہل منطق - اردک پرانی - [illegible] کرنا اور گونہ مارنا - از جا بر داشتن - رتبہ بڑہانا - از جا بر آمدن - [illegible] کرنا - از دور بوسہ زدن - بہت تعظیم کرنا - از [illegible] - ستم اور دکھ اٹھانا

از کف دست مو بر آمدن - محال بات کا واقع ہونا - از ہم درگذشتن و از خر افتادن
ھر جانا - از طرف بر شکستن - کنارہ کرنا - از تہ ریش گذشتن - فریب دینا - از جا
در آمدن - اچھی حالت سے بری میں آجانا - از چشم افتادن - بے اعتبار ہونا
از راہ افتادن - راہ بھولنا - از جا رفتن - مضطرب ہونا - از بن دندان - نہایت
رغبت - از دہان یار - از سر تو زیادہ است - یعنی تیری طاقت سے باہر ہے
از جگر گذشتن - نامردی کرنا - از پر کار افتادن - بیکار ہونا - از پوست بر آمدن
کمال شادمانی - استرجاع - انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا - اشراقیان - فرقہ
حکما کا اپنے دل کی صفائی سے تعلیم و تحصیل کرتے تھے کسی استاد کے پاس
نہ جاتے تھے جیسے افلاطون اور بقراط - اعضاء رئیسہ - دل و دماغ و جگر وغیرہ
الماس دندان شدن - کمال حاضری کرنا - الف قامتان - معشوقین - الف بر سینہ کشیدن
محبت یا غم میں سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا - الف بر خاک کشیدن - شرمندہ ہونا
ام القری - مکہ معظمہ - ام الکتاب - قرآن و لوح محفوظ و سورہ الحمد - ام الخبائث
شراب - انگشت نما - کامل و مشہور و رسوا - انگشت پیچ عہد و پیمان - انگشت
در دہان شدن - متاسف ہونا - انگشت بر لب زدن - باتو خبر لے انا - انگشت
بر حرف نہادن - عیب پکڑنا - انگشت بدندان گرفتن - تعجب یا حسرت کرنا
انگشت بر چشم نہادن - قبول کرنا - انگشت بر جبین نہادن - سلام کرنا - انگشت
بر در زدن - دروازہ کھلوانا - اہل تجیب - خرابانی - اہل ذمہ - کافر مطیع سلطان
اسلام - با موحدہ - با دست مسرف و مفلس - بالین پرست
بیکار و آرام طلب - باد سنج - خام طمع اور بے فائدہ کام کرنیوالا - باد آسا

دم صبح - باد آورد - پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اسکے خوف سے
جزیرہ مین بھیجنا چاہا تھا اور ہوا کے سبب ملک پرویز مین پہنچ گیا - بادگیر
ہوا کی کھڑکی - باد بروت و باد ریش - مکر و لاف - باد فروش - خوشامد گو اور بھاٹ
باد خوان - بھاٹ - باد شرط - ہوائے موافق - باز خوردن - ملاقات ہونا
با خود بر نیامدن - بے اختیار ہونا - آب برسیدن بنا - نیو کا مضبوط ہونا اور گھر کا
گر پڑنا - باد پیمودن - بیفائدہ کام کرنا - بال تذرو ابر - باد در بروت افگندن
تکبر کرنا اور شیخی مارنا - باریک شدن - لاغر ہونا - باریک رسیدن - کام کو
غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا - بازار زدن - نفع خاطر خواہ لینا
بالین شکستن - تھوڑی تعظیم کرنی - بازی خوردن فریب کھانا - باد بر آسمان
کردن - غرور کرنا - یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا - بار افگندن - فروکش ہونا - باد
در کلہ داشتن - غرور اور لاف کرنا - باطن زدہ - دعا سے بد مین گرفتار
ہونے والا - باغ سبز نمودن - فریب دینا - با فلان چہ داری - تجھکو
اُس سے کیا خصومت ہے - بانگ خلیل اللہی کشتی والے جب جرثقیل کو
اٹھا کر زمین پر پٹکتے ہین تو اللہ اکبر کہتے ہین اُس سے مراد ہوتی ہے
بہ بینی رسیدن - مرنے پر پہونچ جانا اور جینے سے تنگ ہونا - بہ بینی خط
بر زمین کشیدن - کمال فروتنی کرنا - بپوست افتادن - عیب جوئی کرنا -
بپوست گفتن - اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا - بہ کار بودن - باقاعدہ ہونا
بتن برداشتن و بر گرفتن - بڑی بات کا تحمل کرنا - بت راہ - سد راہ - بچشم
کردن - انتخاب کرنا - بچشم گفتن - منظور کرنا - بجان آمدن - عاجز ہونا -

بحر روان۔ کشتی بحرین۔ دریاے روم وفارس۔ بخت سفید۔ اچھا نصیب۔ بنجام کشیدن۔ چمڑے سے مڑہنا۔ اور مجرم کو کھال مین کسنا۔ بخیہ ازروے کار افتادن۔ راز کا فاش ہونا۔ بدست کم گرفتن۔ حقیر سمجھنا۔ بدست و دندان سپیدن ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا۔ بدجلو۔ سرکش گھوڑا۔ بدزہرہ۔ ترسناک بر و ز فلان نشیند۔ یعنی اسکے موافق تباہ ہو۔ ببال دیگرے پرواز نمودن دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا۔ بروے آب آوردن۔ ظاہر کرنا۔ برروے ایستادن۔ مقابلہ کرنا۔ بریسمان کسے بچاہ افتادن۔ کسی کی بدولت بلا مین پڑنا۔ برو درماندن۔ شرمندہ ہونا۔ بریسمان عجب افتادن۔ مکار آدمی سے پالا پڑنا۔ برخویش نابخشودن۔ مہلک چیز کا ارادہ کرنا۔ بر طبع خوردن۔ ناپسند آنا بررو دویدن۔ شوخی کرنا۔ برزدہ رو۔ چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا۔ برسرآمدن۔ غالب ہونا۔ بربناگوش زدن۔ طمانچہ مارنا اور خبردار کرنا۔ برابر دویدن۔ استقبال کرنا۔ بروز سیاہ نشاندن۔ خراب کرنا۔ برچیزے چشم سرخ کردن۔ کسی چیز کی طمع کرنی۔ برطاق بلند نہادن۔ اعلے مرتبہ پر پہونچانا۔ یا بلند جگہہ رکھنا کہ دوسرے کا ہاتھ نہ پہونچے۔ بریخ زدن ولوشتن۔ فراموش کرنا اور نابود کردینا۔ برگ سبز فرستادن۔ کسیکو اپنے مقابلہ کیلئے بلانا۔ بروت کسے ریختن۔ مغلوب کرنا۔ بروت کسے را پنبہ نہادن۔ تمسخر کرنا۔ برقالب زدن۔ مہیا کرنا۔ برنشستن۔ کنارہ کرنا۔ براب بستن۔ سیراب کرنا۔ براہ بردن بسر کرنا۔ برانگشت پیچیدن۔ یاد رکھنا اور مشہور کرنا۔ بردر جلال زدن غصہ ہونا۔ بسر زلف حرف راندن۔ کثرت سے کلام کرنا۔

بسر زلف صحبت داشتن - پریشان ہونا - بسر پیچیدن - منت سماجت کرنا -
بسر پا آمدن - مرض شدید سے شفا پانا - بسر کسے گردیدن - تصدق ہونا - بسبد آ
خراب یا کہنہ یا خالی - خالی پیالہ - بلا گردان - قربان - بلا کردن - کار عجیب کرنا -
بلند شنیدن - اونچا سننا - بار بستن و بنہ بستن - سفر کرنا - بند بستن -
توقع اور طمع رکھنی - بوقلمون - کپڑا یا جانور رنگارنگ کہ صبح معلوم ہو اور
شام اور - بوسہ لب خویش زدن - کشتی کے لئے خم ٹھوکنا اور
ہاتھ ملانے - بوالہیجا و بوتراب - کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ - بوحنیفہ
کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح - بہ ہندر فتن حنا - مہندی کا ایسا رچنا کہ
کہ سیاہی مارنے لگے - بہار کردن - قے کرنا - بہرام چوبین - نام ہرمز کے امیر
لشکر کا چونکہ وہ لاغر تھا - اس لئے چوبین کہلاتا تھا - بیور - بر وزن زلور -
دس ہزار کو کہتے ہیں - بیت المعمور - مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ - بیت اللطف
کسبی خانہ - بیت الشرف - وہ برج جس میں کسی کو سات سیاروں میں سے سعادت
حاصل ہو - بیت الحرام و بیت العتیق - کعبہ - بیت المال - وہ گھر جس میں مال غنیمت
اور لاوارثی رکھا جاوے - بے سر و دل - بے پروا - بیت الحزن - حجرہ یعقوب
علیہ السلام - بے سکون - چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے - بیت الغزل - سب میں
عمدہ بیت غزل کی - بینی زدن - انکار کرنا - بیغوله شدن - بیمار ہونا - بیڑہ برداشتن
پکا ارادہ کرنا - بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن - کسی کو مغلوب یا رسوا کرنا -
بے سکہ - بے قدر - بینی کوہ - پہاڑ کی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی - بیارہ - بیلدار -
درخت مثل کدو وغیرہ کے - بے اندامی - بے ادبی - بے فرہنگی

کسی بات مین یکتا ہونا - بار فارسی پاے ترسا - پیالہ شراب - پاے کوب
ناچنے والا - پاشنہ کوب - دوسرے کا پیچھا کرنے والا - پا بر کاب
جانے پر طیار - پاے برنج - انعام قاصد - پابند - مقید - پامرد - مددگار - پا زر
چھٹا - پاکار - پیادہ و خدمتگار - پا افزار - کفش - پاخوش - غوطہ - پاے کلاغ
قلم - پاژنگ - دہان کوٹنے کی ڈھینکلی - پالہنگ - باگڈور یا کوتل گھوڑے کو
کہتے ہین - اسی سے پہہ نکلا ہے - پاے در گل گرفتار و حیران -
پامال - خراب - پا دراز کشیدن - لیٹنا اور دعوے کرنا - پاے ماچان
مجرم کو ایک پاؤن پر کھڑا کر کے اسکے ہاتھ سے کان پکڑوانا - پا بقدر گلیم
دراز کردن - اپنی استعداد کے موافق کام کرنا - پا بسنگ آمدن - خطرہ اور
مانع پیش آنا - پایین پرستی - خدمتگاری - پاے نہادن بر چیزے - کسی
چیز کا ترک کرنا - پختہ خوار - آرام طلب - پر شکستن مرغ - اڑنے کو تیار ہونا -
پر باد دادن - مغرور ہونا - پر انیدن - شیخی کرنا اور تعریف مین مبالغہ کرنا -
پریخوان - جادوگر - پس خم گرفتن - پس سر گردانیدن - منہ پھیرنا - پس کار مقصود
کو چھوڑنا - پس اوردہ - وہ اپنی جورو کو جسکے ساتھ آوے لیعنے ربیبہ
پشت دست بر زمین نہادن - بہت عاجزی کرنا - پشت پا زدن - کسی چیز کو
رد کرنا - پشت چشم نازک کردن - تغافل کرنا یا تجسس ناز آمیز کرنا - پشت دست
خائیدن - افسوس و ندامت کرنا - پشت گرمی - تقویت - پل شکستن - محروم
اور غرق کرنا - پنج نوبت - نوبت پنجوقتی یا اذان پنجوقتی - پنج گنج - حواس خمسہ
یا نماز پنجگانہ یا پرویز کے آٹھ خزانون مین سے پانچ خزانے

باد آورد یعنے شائگان - اور گنج گاو اور گنج عروس اور گنج سوختہ اور گنج شاد آورد
پنج ارکان حج - احرام اور سعی اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور
طواف - پنبہ دہان - کم سخن - پنبہ کردن - عاجز اور نرم کرنا - پنج ارکان اسلام
کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ - پوست تخت - فقیرون کا بستر شیر وغیرہ کے
کھال کا - پوست کندن - ظاہر کرنا اور عیب بیان کرنا - پوست کندہ گفتن -
برملا اور صریح کہنا - پیچ چشم - شوخ اور بے حیا - پہلو تہی کردن - کنارہ کرنا
پہلو زدن - برابری کرنا - پہلو دادن - مدد کرنا - پہلو خوردن - صدمہ اٹھانا -
پہلو نہادن - لیٹنا - پہلو وزدیدن - کسی کام سے [illegible] باز رہنا - پیش دست
نائب و پیش کار - پیش [illegible] - آدم علیہ السلام - پی سپید - منحوس -
پیش خورد - کھانے کی [illegible] - [illegible] - سلوک - پیش نہاد - ارادہ - پیرانہ
وقت پیری - [illegible] - [illegible] - پیش نذرانہ - پیش طاق -
[illegible] - [illegible] - پیش آہنگ - لشکر اور قافلے کے
آگے چلنے والا - [illegible] - پیر افگندن - عاجز کرنا - پیر کنعان - یعقوب
علیہ السلام - [illegible] - [illegible] - کوچے کاٹنے
پیچ گرگ [illegible] - [illegible] - پیشین گاہ
وقت نماز ظہر - پیر سال - [illegible] کمال کو پہنچتی ہے
پیرافشانی - پیری مین جوانون کے کام کرنے - پیشدستی - سبقت اور چالاکی
تار فوقانی - تاج شمع - شعلۂ شمع - تالیف - کئی کتابون سے مضامین جمع کرنے
تاویل کلام کے ظاہر معنے چھوڑ کر احتمالی معنے لینے - تاب خانہ حمام - تازہ دماغی

دانائی۔ تبرزد۔ قند سفید۔ تبرخون۔ صندل سرخ یا بقم۔ تبرزین۔ ایک قسم کا تبر کہ
سوار زین مین رکھتے ہین۔ تثلیث۔ چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی ستارہ سعد
اوس سے پانچوین یا نوین برج مین ہو۔ تجاہل عارفانہ۔ جان بوجھکر انجان بننا
تحت الشعاع۔ ماہ قمری کے آخر کے دو تین دن جسمین چاند بہت پاس ہونے کے
سبب سورج کے کرنون مین معلوم نہین ہوتا۔ تختہ بند۔ حبس اور قید۔ تختہ اول
لوح محفوظ۔ تختہ بر سر شکستن۔ خراب اور رسوا کرنا۔ تخم چیزے بر افتادن۔ نابود ہونا
تخت رونده۔ گھوڑا۔ ترکی تمام شد۔ غرور کا خاتمہ ہوا۔ تربیع۔ چاند کا ایسے برج مین
ہونا کہ کوئی سیارہ چوتھے یا دسوین برج مین ہو۔ تر دماغ۔ سرخوش اور
نیم مست۔ ترازوے عدل۔ وہ ترازو جسکے دونون پلے مین تولنے سے
کچھہ کمی بیشی نہو۔ تر شدن۔ شرمندہ ہونا۔ تر دامن۔ فاسق و گنہگار۔ تر زبان
فصاحت سے کلام کرنے والا۔ ترکی کردن۔ ظلم کرنا۔ ترجمان۔ جو ایک شخص کی
زبان دوسرے کو سمجھاوے۔ ترک چین۔ آفتاب۔ ترازوے پولاد سنج۔ نیزہ
ترازو شدن۔ تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر
رہے اور برابر ہونا۔ ترازوے شاہ زن۔ جسکے دونون پلے کم و بیش ہون
تسدیس۔ چاند کا ایک برج مین ہونا اور دوسرے سیارے کا تیسرے یا گیارہوین
برج مین ہونا۔ تسلسل۔ ایک چیز کا موقوف ہونا دوسری پر اور دوسرے کا تیسری
اور کہین تمام نہونا۔ تصحیف۔ لفظ کے نقطون کا بدلنا۔ تضمین۔ دوسرے کے
کلام کو اپنے کلام مین لانا۔ تعقید۔ کلام مین ایسی تقدیم و تاخیر کرنی
جس سے معنے بسہولت سمجھہ مین نہ آوین۔ تعریض۔ کسیکو اشارۃً برا کہنا

تقدم بالشرف - ایک چیز کا دوسرے سے باعتبار شرف کے بڑھکر ہونا - تلمیح - کلام
مین کسی قصہ کی طرف اشارہ کرنا - یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا - تنگ سال
سال قحط - تنگ چشم - بخیل - تنگ زدن - چپ ہونا - تن در دادن - راضی ہونا
تن آسانی - راحت - تنگ ورزی - چسپانی وصل - تو و خدا - تجھے خدا کی
قسم - تہ ریش گذشتن - فریب دینا - تہ نشان - تلوار کے قبضہ وغیرہ پر
طلا و نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی - تہ کردن زانو - مودب بیٹھنا - تیغ سوزن
ربا و سوزن دار - جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اٹھا لے - تیر پرتاب
وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لئے کام آوے - تیغہ پشت - قطار بیٹھ کے
مہرون کی - تیر چرخ - عطارد - تیر آدر - مکار - تیر بکیسے دادن - کسیکو امن
دینا - تیر کشیدن - دور کرنا - تیغ شدن - روبرو ہونا - تیغ و ترنج بمیان
آوردن - امتحان کرنا ماخوذ قصہ یوسف علیہ السلام سے - تیر دو کمانہ - جو بٹا
کھاکر دوسری جگہہ لگے - تیر خانہ - کڑھی - تیر سباب زخمہ و شکر زخمہ
تیر نے خطا - تیغ دودم - دو بارھی تلوار - تیغ کوہ - پہاڑ کا سر - تیرہ روزی
مکاری - تیغ کشیدن بینی - مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا - تیر ہوائی -
جو تیر آسمان کیطرف پھینکین - ثا مثلثہ - ثانی اثنین - مثل اور مانند
ثالث ثلاثہ - تین معبودون مین کا ایک معبود - ثالث بالخیر - ولدالزنا - ثلث
ایک خط کا نام ہے - ثوابت - وہ ستارے کہ حرکت نہین کرتے -
جیم تازی - جام جہان نما - جام کیخسرو جس سے دنیا کی نیکی بدی
معلوم ہوتی تھی - جان من و جان شما - تمکو میری قسم اور مجھکو

تمھاری۔ جای فلان پیدا است و سبز ست و خالی ست۔ اسمقام مین وہ چاہیے
۔جاگیر۔ منصب کے ساتھ کی جائداد۔ جا برای کسے خالی کردن۔ کسیکو تعظیم سے
اپنی جگہہ بٹھلانا۔ جان بردن۔ زندگی کاٹنا۔ جاگرم کردن۔ کسی جگہہ دیر تک ٹھہرنا
جانشین۔ قائمقام۔ جامہ گذاشتن۔ سلاطین اور اولیا کا مرنا۔ جان درمیان
داشتن۔ نہایت مہر و محبت۔ جبل رحمت۔ عرفات کے پہاڑ کا نام۔ جبہ درویش
جاڑے کا آفتاب۔ جبین گرفتہ۔ ترش رو۔ جستہ رگ۔ خبردار۔ جفت
کردن نظر۔ لغور دیکھنا۔ جفت ران۔ ہل چلانے والا۔ جگر بند پیش زاغ نہادن
محنت و مصیبت اختیار کرنا۔ جگر داشتن۔ تاب و طاقت رکھنا۔ جگر باختن
ڈرنا۔ جگر گوشہ۔ فرزند عزیز۔ جنبش ریخ۔ مسخرہ پن۔ جنگ زرگری۔ جنگ
مصلحت آمیز کہ دوسرے کو دہوکا دینے کو ہو۔ جوانمرد۔ سخی۔ جوان سنگدیدہ
بہادر و تجربہ کار۔ جولانی۔ گہوڑا اور پیالہ۔ جہل مرکب۔ کسی امر کو واقع مین نجاننا
اور سمجھنا کہ جانتے ہین۔ جہاد اکبر۔ نفس کشی۔ جہاد اصغر۔ کفار سے
لڑنا۔ جیم فارسی۔ چار ارکان و چار طبع۔ آب و باد و خاک و آتش
چار اسباب علت مادی اور صوری اور فاعلی اور غائی۔ چار آئین
لڑائی کا لباس یعنے چار لوہے کے تختے بانات و مخمل مین مڑھکر سینہ اور
پشت کے گرد لگاتے ہین۔ چار جوے بہشت۔ پانی اور دودھ اور شراب
اور شہد کی نہرین اور انکو چار خوان بھی کہتے ہین۔ چار تکبیر۔ نماز جنازہ۔ چار
ضرب۔ شغل صوفیہ۔ اور چوتالا باجا۔ چار قب۔ ایک لباس امرا کا
چار مذہب۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ چار م اصطرلاب۔ قران مجید

چار میخ و چار شاخ - ایک قسم مجرم کے سزا کی - چار مغز اخروٹ - چار طاق
راوٹی - چار دانگ - وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزون سے ودنی ہو - چار منزل
شریعت - طریقت - معرفت - حقیقت - چار مرغ خلیل - کبوتر - کوا - مرغ
مور - چار طاق افگن - خراش - چار زبان بہت کلام کرنے والا - چار
طوفان - طوفان آب نوح کی قوم پر - ہوا کا طوفان قوم ہود پر - اگ کا طوفان
قوم لوط پر - خاک کا طوفان قوم صالح پر - چار کان آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ
گندک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہین - چار ستانہ - تونمند - چار سوجہ - گرد آ
چپ انداز - مکار - چپ دادن و رفتن - مخالفت کرنا - چرخ انداز - تیر انداز - چرخ
زدن - چکر باندہنا - چراغ از چشم پریدن - دماغ مین بہت صدمہ پہونچنا - چراغ
آسمانی - بجلی - چشم داشتن - توقع کرنا - چشم زدن - پلک مارنا - چشم بند - نیند کا
منتر اور جادوگر - چشم شور - نظر بد - چشم خروس - گھونگچی - چشم زاغ - بیجا - چشم
زخم - اثر نظر بد - چشم رسیدن - نظر لگنا - چشم رسانیدان و کردن - نظر لگانا
چشم سیاہ کردن - حسد کرنا اور طمع رکھنا - چشم سرخ کردن - طمع کرنا اور
غصہ ہونا - چشم را آب دادن - تماشا دیکھنا - چشم گرم کردن - نظارہ کرنا اور
جاگنا - چشم در دو داشتن - حیا کرنا - چشم فرنگی - عینک - چشم روشنی - مبارکباد
چنبر جہانیدن - نیزہ پہرانا - چنبر بازی - ناچنا اور چکر باندہنا - چوگان زر -
تلوار - چوب زن - پاسبانون کا افسر - چوگانی - وہ گہوڑا جو چوگان بازی مین
خوب دوڑے - چہ سہ کرو کہ اونہ خواہد کرد - اس کو وہان بولتے ہین کہ کوئی ایسا
کام کرنے لگے جو اس سے بڑے سے بھی نہو سکے - چہار باد - پوروا - پچھوا - شمالی

جنوبی۔ چہرہ پرداز و چہرہ کشا۔ مصور۔ چہرہ خیز۔ روشن چہرہ شدن۔ مقابل
ہونا۔ چہار رکن۔ شامی و یمانی و عراقی و حجر اسود۔ چارون گوشہ کعبہ کے۔
چیرہ دست۔ غالب۔ چینہ دانہ۔ پوٹا مرغ کا۔ حاء مہملہ۔ حاشا اور حاشا
للہ۔ مقام قسم اور کسی کام سے بری ہونے مین بولتے ہین۔ حرف چشمہ دار۔
جس حرف مین دائرہ ہو۔ حرف بارگیر۔ تکیہ کلام۔ حرف جو بردار۔ حرف خوب
حرف گیر۔ عیب جو۔ حرف گلوسوز۔ سخن تند و تلخ۔ حرف کم۔ کلمہ حقارت۔
حرف معجم نقطہ دار۔ حرمین۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ۔ حرامی۔ چور اور ٹھگ۔
حرف در کار کسے کردن۔ اُسپر اعتراض کرنا۔ حرف زدن۔ بولنا۔
حرکت نفسانی۔ جس حرکت سے روح کو حرکت ہو۔ جیسے غصہ اور خوشی اور
خوف و خجالت۔ حرارت عزیزی۔ گرمی بہشتی اس کا مقابل حرارت غریبی ہے جو
گرمی خارجی ہو۔ حسن طلب۔ کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سے مانگنا۔ حسن گلوسوز
نہایت شیرین خوبصورتی۔ حساب نگرفتن۔ معتبر سمجھنا۔ حسن برشتہ۔ وہ خوبصورتی
جس کے رنگ مین سے سُرخی جھلکتی ہو۔ حفظ غیب۔ پیٹھ پیچھے کسیکو بھلائی سے
یاد کرنا۔ حکم انداز۔ وہ شخص جس کا نشانہ خطا نہ کرے۔ حلقہ بگوش
غلام و تابع۔ حلقہ بر در زدن۔ حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا۔ حنائے
سر ناخن۔ چیز قریب بزوال۔ حواس خمسہ باطنی۔ حس مشترک۔ خیال
واہمہ۔ متصرفہ۔ حافظہ۔ حواس خمسہ ظاہری۔ دیکھنا سُننا۔ سونگھنا
چکھنا۔ چھونا۔ خاء معجمہ۔ خاک برلب۔ چیز کے انکار مین قسم کھانا
خار بستہ و خاربند۔ کانٹون کی باڑھ کھیت وغیرہ کے گرد۔ خارق یا خارق عادات

معجزہ اور کرامت - خار پشت سیہی - خاک جگر گیر - زمین دلچسپ - خاک خوردن
تیر کا نشانہ پر نہ لگنا - اور زمین پر گرنا - خام سوز - جو اوپر سے جلجاوے اور نیچے کچی
رہے - خانہ رس - میوہ پال کا پکا ہوا - خانہ بدوش - مسافر نے تعلق
جس کا گھر بار نہو - خام ریش - نئے عقل و مسخرہ - خانمان - گھر بار - خانہ بر
خروس باز کردن - گھر کا اُجاڑنا - خامہ زدن - قلم کو قط دینا - خار در راہ نہادن
کار مشکل سامنے کرنا - خانہ کردن کمان - کمان کے گوشون کا وضع اصلی سے
ترچھا ہونا - خامہ فرسائی - لکھنا - خاکدان و خاکدان دیو - دنیا - خاک مردہ - زمین
بنجر جس مین سبزہ نہو - خام دست - ناتجربہ کار - خاتم بندہ خاتم کار
چیزون پر ہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بنانے والا - خدا جواب دہد خدا بردارد
اللہ تعالے اسکو موت دے - خدا خدا کردن - ڈرتے ڈرتے کام کرنا -
خردہ فروش - بساطی - خرقہ تازہ کردن - نئے سر سے دوسرے کا
مرید ہونا - خرقہ از کسے پوشیدن - اُس کا مرید ہونا - خر گرفتن - احمق
فرض کرنا - خر در پیش خانہ خود بستن و خر در از بستن - نئے غم ہوجانا اور
اپنی شان ظاہر کرنا - خرمن کہنہ بباد دادن - پہلی دولت پر شیخی کرنا - خرج
راہ شدن - سفر مین مرنا - خرمن ماہ - چاند کا ہالہ - خر مہرہ - سنکھ اور
کوڑی - خزان حنا - زردی رنگ حنا - خس بدندان یا بدہن گرفتن
عاجزی کرنا - اور امن چاہنا - خسک آوردن - چپ رہنا - خشک مغز یا
دماغ - دیوانہ - خضر اسے دمن - جو محبوب صورت کا اچھا - اور نسل کا برا ہو
خط از خون نوشتن - کمال عاجزی کرنا - خط کشیدن - محو کرنا - اور سبزہ

نکلنا اور لکھنا - خط برآب کشیدن - کاٹنے فائدہ کرنا - خط برخاک کشیدن - شرمندہ
ہونا - خلال مانده - سوئینیان - خمیازه خشک - آرزوے بیحاصل - خم زدن
بھاگنا - خم افلاطون - جس مٹکے مین افلاطون بوڑھا ہوکر بیٹھ رہا تھا -
خمیازه بر چیزے کشیدن - اوس چیز کا مشتاق ہونا - خم کسے خوردن -
کسیکا فریب کھانا - خم اندر خم داشتن - برابر ہونا - خمسه متحیره - پانچ سیارے
سواے چاند سورج کے - خنده جام - موج شراب جام - خنده زمین
سبزه کا اوگنا - خونبہا - جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثا کو دیا جاوے
خوشه چرخ - برج سنبله - خواب صیاد یا خرگوش - غفلت - خورشید سوار - سحرخیز
و بیدار دل - خویشتن دار - مرد احتیاط والا - خود سوار اور خود کام - خودراے
خون خروس یا ناموس - شراب - خواجه تاش - غلام اور نوکر ایک
آقا کے - خوش غلاف - وه تلوار که تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل آوے
خوش قلم - جو کاغذ بہت صاف ہو - خورشید لب بام - آخر عمر - خوش عنان - مطیع
گھوڑا - خوش دامن - ساس - خود را بکسے رساندن - برابری کرنا - خود افگن -
یکه تاز - خودشکن - منکسر - خوے از لعل روان شدن - شرمنده ہونا - خوش نشین
جو شخص جس جگہه چاہے ره پڑے - خون گرمی - الفت - خودسازی - اپنا ظاہر سنوارنا
خورده کار - دقت پسند - خیره سر - بیہوده - وسرکش - خیره کش - نے وجہه
مارنے والا - خیلتاش - ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروه کے غلام - خیارک
بدجوران مین نکلتی ہے - خیر باد گفتن - رخصت کرنا - اور ہونا - خیره راے
سست راے - دال مہمله - دارالشفا - شفاخانه - دارالضرب - ٹکسال - دارالحرب

ملک کفار۔ دامن شب۔ آخر شب۔ دار السلطنت و دار الخلافت۔ بادشاہ کے رہنے کا شہر۔ اور اوسکو پایہ تخت اور دار الملک بھی کہتے ہیں۔ دار البوار دوزخ دار و گیر۔ حکومت۔ دار القرار۔ و دار النعیم و دار السلام۔ بہشت۔ دامن افشاندن غرور و ناز کرنا۔ دامن چیدن۔ کنارہ کرنا۔ دامن برزمین کشیدن۔ غرور سے چلنا۔ دامن بدندان گرفتن۔ تیز بھاگنا۔ داغ بر تیغ زدن۔ کسیکو تکلیف دینی اسطرح کہ وہ ایذا نہ پاوے۔ دائرہ عظیمہ و عظمی جو کرہ کو برابر دو ٹکڑے کرے ورنہ دائرہ صغیرہ ہوگا۔ دبیر فلک۔ عطارد۔ دبہ بپاے فیل افگندن۔ فتنہ برپا کرنا۔ دختر رفتاب شراب۔ دروبست۔ تمام۔ درساعت۔ فی الفور۔ در پایہ ثالث۔ بینہ۔ درخورد سزاوار۔ درخوردن۔ ملنا۔ در یتیم۔ یکتا موتی۔ در پوستین یا پوست افتادن کسیکا عیب نکالنا۔ در پوست گفتن۔ اشارہ سے اور خفیہ کہنا۔ درگرفتن۔ اثر کرنا اور موافق آنا۔ در افتادن۔ بحث کرنا۔ در براوردن۔ بند کرنا۔ در خط شدن خراب اور شرمندہ ہونا۔ در آب و عرق افتادن۔ بہت شرمندہ ہونا۔ در آب و آتش بودن۔ محنت و مشقت اوٹھانا۔ در پاے چراغ کمر بستن۔ خدمت کے لئے مستعد ہونا۔ دراز شدن۔ لیٹنا۔ در پوست درآمدن۔ واقف ہونا۔ دراز دست۔ ستمگار۔ دراز نفس۔ بہت کہنے والا۔ دست بالا۔ غالب و مغرور دست برروے دست۔ بیکار۔ دست پخت و دست پرور و دست آموز ہاتھ کا پلا ہوا۔ دست رنج و دست مزد۔ اجرت۔ دست برد۔ غلبہ۔ دست برسر۔ متحیر و متاسف۔ دست گیر۔ مدد کرنے والا۔ دست افزار۔ اوزار دست باف۔ آسمان۔ دست و دل۔ قوت و ہمت۔ دست بردل۔ بیقرار

دست دادن۔ میسر ہونا اور مرید ہونا۔ دست شستن۔ نا امید ہونا۔ دست یافتن۔ غالب ہونا۔ دست در آستین کشیدن۔ بیکار ہونا۔ دست ستوان زنخ ماندن۔ حیرت مین رہنا۔ دست بر دل گذاشتن و نہادن۔ تسلی پکڑنا۔ دست از چیزے برکندن۔ ترک کرنا۔ دست برابر و گرفتن۔ دیکھنے کی تاب نہ لانی۔ دست جستن۔ بھیک مانگنا۔ دست بدامان دادن۔ مرید ہونا۔ دست در پیش داشتن منع کرنا اور مانگنا۔ دست افشاندن۔ ترک کرنا اور رقص کرنا۔ دست بر پشت چنبر کردن۔ مشکین باندھنا۔ دستار بر زمین زدن۔ اپنا داد چاہنا۔ دشمن کام جو شخص کہ دشمنون کی مراد کے موافق ذلیل ہو۔ دعا کردن و گفتن۔ رخصت کرنا اور ہونا۔ دعوے بکرسی نشاندن۔ دعوے کو گواہون سے ثابت کرنا۔ دل شب آدہی رات۔ دل دادن۔ دلیر کرنا اور تسلی دینا۔ دل و جان را یکے کردن۔ کسی کام مین اہتمام کرنا۔ دل بچیزے دوختن۔ متوجہ ہونا۔ دل گرفتن۔ رغبت کرنا۔ دلالت مطابقی۔ لفظ کا تمام معنے پر دلالت کرنا۔ دلالت تضمنی۔ لفظ کا معنی کے جزر پر دلالت کرنا۔ دلالت التزامی۔ لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا۔ دمکش جو گانے سجانے مین دوسرے کی آواز مین مدد اور ساتھ دے۔ دماغ سوختن بہت محنت کرنا۔ دم خر پیمودن۔ بیہودہ کام کرنا۔ دم خوردن۔ فریب کھانا۔ دم بستن چپ ہونا۔ دم زدن۔ بولنا۔ اور دعوے کرنا۔ دماغ بیہودہ پختن۔ فاعبث کرنا۔ دندان دراز۔ حریص۔ دندان سفید کردن۔ مسکرانا۔ دندان بکام فرو بردن۔ کامیاب ہونا۔ دندان تیز کردن۔ طمع کرنا۔ دندان کنان۔ ڈرتا ہوا دنبہ نہادن۔ فریب دینا۔ دندان سرخ کردن۔ رغبت کرنا۔ دندان

بخون بردن - صبر کرنا - دندان بر جگر افشردن - مرنے پر طیار ہونا - اور مشکل کام کی جرأت کرنی - دندان نمودن - ہنسنا - دندان زنی - خصومت کرنا - دور دست - وہ جگہہ کہ جہان پوہنچنا مشکل ہو - دوپیکر - برج جوزا - دوچار مقابل - اور یہہ صحیح بدون واو کے ہے - دورباش - نیزہ دوشاخہ کہ بادشاہون کے آگے آگے جاتا ہے - کہ اوسکو دیکھکر لوگ راہ سے علحدہ ہوجاتے ہین - دورنگ منافق - دوازدہ مقام - راگ کے بارہ پردے - راست - صفاہان - بوسلیک عشاق - زیر بزرگ - زیر کوچک - حجاز - عراق - زنگلہ - حسینی - رہاوی - نوا دوازدہ امام - بارہ پیشواے دین - علی - حسن - حسین - زین العابدین - محمد باقر جعفر صادق - موسی کاظم - موسی رضا - محمد تقی - محمد نقی - حسن عسکری - مہدی علیہ السلام دوست کام - جو شخص دوستون کی مراد کے موافق سرسبز ہو - دو صحن - آسمان و زمین - دوزبان و دورو - منافق - دو رخ نہادن - کسیکو بے بس کرنا - دود برآوردن - خراب کرنا - دوش زدن - آگاہ کرنا - دوستگانی - اپنی باری کا پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدین - دہ مردہ - بیہودہ گو - دہ زدہ - ویران گانو - دہل دریدہ - رسوا - دہ دلہ - بلہوس و بہادر و پریشان - دہ یکے - دسوان حصہ جو پیداوار زمین سے لیا جاتا ہے - دیو ہفت سر - کرہ زمین - دیرباز - مدت دراز - دیدہ سرخ کردن - طمع کرنا - دیوار کوتاہ دیدن - کسیکو عاجز اور بدحال دیکھنا - دیوانہ را دیدن ماہ نو - اوسکے جنون کا جوش مین آنا - ذال معجمہ - ذات الشمال - گنہگار - ذات الیمین - ایماندار ذوالفقار علی - نام تلوار حضرت علی کا کہ اوس کی پشت مہرہاے پشت

کی طرح تھی۔ ذوالقرنین۔ نام ایک بادشاہ کا۔ اور بعض سکندر کو کہتے ہیں۔
ذو ذوابہ و ذو ذنابہ۔ ستارۂ دمدار۔ ذیقعدہ و ذی‌الحجہ۔ گیارہواں اور
بارہواں مہینہ اہل اسلام کی سال کا۔ راس و ذنب۔ راس و ذنب۔ راہ کیت
یعنے آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہے اُسکے سر اور دم کا یہ نام ہے
راس المال۔ سرمایہ۔ رازِ زمین۔ گل و سبزہ۔ راہ پیش گذاشتن۔ رہنمائی کرنا۔
راہ بریدہ۔ جو راستہ ٹھگوں کے خوف سے چھوٹ گیا ہو۔ ربع مسکون۔ چہارم
حصہ زمین کا جسپر انسان رہتے ہیں مراد ہفت اقلیم سے ہے۔ رجعت قہقری
ایڑیوں کیطرف چلنا اور پچھلے پاؤں لوٹنا۔ رُخ کسے بُردن۔ اسکو ذلیل کرنا۔
رخت بستن۔ سفر کرنا۔ رخت افگندن۔ ٹھہرنا۔ رسن باز۔ نٹ۔ رستخیز
قیامت۔ رشتۂ عمر۔ سالگرہ کا ڈورا۔ رشتہ دراز دادن۔ مہلت دینی اور
تنگ کرنا۔ رصد در کار بستن۔ کام کو بخوبی تمام کرنا۔ رکاب گران کردن۔
سوار ہونا۔ رگ جان۔ شریان۔ رنگ لبست۔ پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے۔
رنگ آمیز۔ نقاش۔ رنگ ریختن۔ بنیاد ڈالنی۔ رنگ نہ بستن۔ فائدہ نہ اُٹھانا۔
رنگ بر روی شکستن۔ چہرہ کا رنگ اوڑنا۔ رنگ کردن۔ مکر کرنا۔ رنگ بر روے کار
آوردن۔ رونق دینا۔ رنگ برآب زدن و ریختن۔ تازہ منصوبہ نکالنا۔ روے
دست۔ حقیر و خوار۔ رواق صبح۔ آسمان۔ روح مجرد و روح القدس
و روح مکرم و امین۔ جبریل۔ روسفید۔ معزز و ممتاز۔ روئداد۔ ماجرا
رونق بازار۔ رونق۔ رو بدیوار۔ حیران۔ روشناس۔ جان پہچان والا
رو گشتہ۔ شرمندہ۔ روز امید و بیم۔ قیامت۔ روزہ مریم۔ خاموشی۔

روز دیر شدن ۔ دن کا ضائع ہونا ۔ روتافتن ۔ توجہ نملنی ۔ روغن قاز
مالیدن ۔ خوشامد کرنا ۔ اور فریب دینا ۔ رو انداختن ۔ سوال کرنا ۔ روی دستی
خوردن ۔ فریب کھانا اور طمانچہ کہانا ۔ رو ساختن ۔ شرمندہ ہونا ۔ رو
نداشتن و رو از سنگ داشتن ۔ بیحیا ہونا ۔ رو فگندن ۔ عاجزی کرنا
رو بچیزے آوردن ۔ متوجہ ہونا ۔ رو دادن ۔ توجہ کرنا ۔ اور حاصل ہونا ۔ روزنامچہ
وہ کاغذ جسمین روزمرہ کا حال ہو ۔ روز سیاہ ۔ نحس دن ۔ روح حیوانی
جو تمام بدن مین دل سے پھیلتی ہے ۔ روح نفسانی ۔ وہ روح جو دماغ مین جاکر
کیفیت جدا پیدا کرتی ہے ۔ اسکو نفس ناطقہ کہتے ہین ۔ روح طبعی ۔ جو جگر مین
جاکر جدا کیفیت حاصل کرتی ہے ۔ راہ داشتن ۔ انتظار کرنا ۔ ریش بابا
ایک انگور کی قسم ۔ ریش برباد ۔ مغرور ۔ ریختہ دم ۔ وہ ہتھیار جس کی باڑہ
گر گئی ہو ۔ رنگ ریختن ۔ خراب کرنا ۔ ریش قاضی ۔ شیشہ شراب کی ڈاٹ ۔
ریش گاوی ۔ حماقت ۔ ریزہ سرائی ۔ نغمہ گانا ۔ ریشالی ۔ بیہیتی و دیوثی ۔
زاہد جمہ ۔ زاہد خشک ۔ عابد بے کیف ۔ زانو زدن ۔ مودب بیٹھنا ۔ زبان لعقبا
گل نافرمان ۔ زبانگیر ۔ جاسوس ۔ زبان فروش ۔ بہت کہنے والا ۔ زبانیان ۔
سرکش ۔ اور دوزخ کے فرشتے ۔ زبان دادن ۔ وعدہ اور شرط کرنا ۔ زبان
تر کردن ۔ بولنا ۔ زبان بر دیوار مالیدن ۔ توکل اور قناعت ۔ زبان سنگین
توتلی زبان ۔ زبان بر خاک مالیدن ۔ عاجزی کرنا ۔ زبان ترازو ۔ کانٹے کی
سوئی جسکے سیدھے رہنے سے وزن برابر ہوتا ہے ۔ زبانبازی ۔ برابری و خصومت
زردست افشار ۔ سونا نہایت خالص و ملایم مثل موم کے جو خسرو پرویز کے پاس تھا

زرد گوش - منافق - زر خشک و زر جعفری و زر دہ دہی و زر شمس سری و
زر مغربی و زر رومی - زر خالص - زلہ بند - جو ایک وقت کے بچے ہوئی کھانے کو
دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑے - زلہ ربا - فائدہ لینے والا - زمین مردہ
زمین خشک کہ قابل زراعت نہو - زند خوان - بلبل - زنخ زدن - بیہودہ بکنا - زنگولہ
بستن - مرتبہ بلند حاصل کرنا - زہرہ باختن - نامردی کرنا - زہ برزدن - حدبندی
اور شیرازہ - زیر سر کاسہ نیم کاسہ یافتن - کسیکا فریب ظاہر کرکے عجائبات
دیکھنے - زیادہ سری - خودپسندی اور سرکشی - ژاژخا - بیہودہ بکنے والا اور
شیخی کرنے والا - سین مہملہ - سایہ دست - مدد - سایہ رست - نازپروردہ -
سادہ لوح - بے شعور - ساقی کوثر - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - ساق عروس
نام شیرینی - سایہ برافگندن - توجہ کرنا - سال جلالی - سال شمسی - جو جلال الدین
ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے - سبک پا
و سبک عنان - تیز رفتار - سبک سار - فارغ البال - سبک سر و سبک مغز
فرومایہ و احمق - سبزکار - جو کام خوب کرے - سبع شداد - ہفت آسمان
سبع الوان - ہفت رنگ - سرخ - سیاہ - سفید - زرد - سبز - کبود - عباسی
سبع مثانی - سورۂ الحمد یا قرآن - سبعہ معلقہ - وہ سات قصائد جو فصحای عرب نے تفاخر کے
لئے کعبہ کے دروازے پر لٹکائے تھے - سبزہ بیگانہ - سبزہ خودرو - سبعہ سیارہ
سات ستارے متحرک - خورشید - قمر - مریخ - عطارد - مشتری - زہرہ - زحل
سپید بخت - نیک بخت - سپید کار - پرہیزگار - سپیدہ دم - صبح صادق - سپرغم
نازبو - سپر انداختن و در آب انداختن - نامردی کرنا اور عاجز ہونا

سپری شدن - تمام ہونا - سپنجی سرائے - کھیت والون کے جھونپڑے اور دنیا
ستارہ صبح - زہرہ - سحر حلال - شعر سخن فصیح و بلیغ - سخت خوردن تصدیع
اٹھانا - سخت کمان و سخت زہ - شہزور پہلوان - سخت جان - سنگدل -
سدرۃ المنتہی - مقام جبریل ساتوین آسمان پر - سراپا - تمام اور بترتیب
وصف محبوب کے تمام اعضا کا - سردرہوا - پریشان - سرمہ چوب - سرمہ کی
سلائی - سرحساب - خبردار اور آگاہ - سردست - فی الفور - سرو آزاد - سید ہاسرو
اور آزاد اس وجہہ سے بھی کہتے ہین کہ اوسپر خزان نہین آتی - سرو بند - عہدو زمانہ
سرفلان شخص میجنبد - یعنے وہ زندہ اور ذی اعتبار ہے - سردہی - بیجہت
سرچشمہ دار - کسی کام کا موجد - سررشتہ دار - منتظم - سرعشر - دس آئتین جو لڑکون کو
بسم اللہ کے وقت بتر کا دیتے ہین - سرانداز - گہونگھٹ اور اوڑھنے - سرجوش
اول جوش کا گلاب وغیرہ اور چیز صاف و خلاصہ - سرخوش - مست -
سرخط - تعلیم خوشنویسان اور نوکری کے یاد کی تحریر - سرمائی گل - گلابی جاڑا
سرگرم - مستعد - سرت گردم - تیرے قربان جاؤن - سربرخط نہادن -
اطاعت کرنا - سرگران - مست - سرانگشتان عنابی کردن - کسی چیز کو رنگین
کرنے مین مصروف ہونا - سرآمدن - آخر ہونا - سرآوردن - تمام کرنا
سرکردن - شروع کرنا - سرزدن - ظاہر ہونا - سربرگشتہ - نافرمان -
سربازماندن - حیران رہنا - سرکہ فروختن - ترش رو ہونا - سرکہ جبین
ترش رو - سرمہ خوردن و سرمہ بہ گلو کشیدن - گونگا ہونا - سردادن - چھوڑنا
سرو سر چیزے کردن - کسی چیز کی طلب مین فنا ہونا یا چیز کی خواہش کرنی

سر نہادن - سونا - سر وا زدن - منہ پھیرنا - سر بند کسے گرفتن - کسی کام کی تہ
معلوم کرنا - سر پا زدن - ٹھوکر مارنا اور رد کرنا - سر از چیزے بیرون اوردن -
اس کے عہدے سے باہر آنا - سر رخ شدن - غصہ ہونا - سر خانہ رسانیدن -
کمال کو پہونچانا - سر در کلاہ کسے نہادن - تابع ہونا - سر زدہ آمدن و رفتن
بیخبر آنا یا جانا - سر جنبانیدن - آفرین کرنا اور کسی کام سے باز رہنا - سر نگرفتن
موافق نہونا - سر گوش گرفتن - فرمانبردار ہونا - سر زندہ - بڑے سر والا -
سر کوچک - کمینہ - سرگوشی کان میں بات کہنا - سر پرستی - تیمارداری
سست ریش - احمق - سعد اکبر - مشتری - سفسطہ - وہ حکمت جس کی بنا
مغالطہ پر ہو - سفید کردن - ظاہر کرنا - سفید گردیدن - ظاہر ہونا - اور
معزز ہونا - سفید چشم - بیحیا - سقاے نیل - ابر - سقط فروش - جو گرا ہوا
میوہ جمع کر کے فروخت کرے - سکندری خوردن - سر کے بل گرنا -
سلم - بدنی بیع کی قسم - سنگ پشت - کچھوا - سنگ بست - مضبوط
سنگین دست - جو دیر میں کام کرے - سنگسار - پتھر مار کر مار ڈالنا - سنگ
و شتق و سنگ امتحان و سنگ زر - کسوٹی - سنگ در دہان انداختن - چپ رہنا
سنگ در موزہ افتادن - بیقرار ہونا - سنگ رو - بیحیا - سنگ شدن بیماری
بیماری کا سخت ہونا - سواران آب - بلبلے - سوختگی نفس - ہانپنا
سورۂ اخلاص - قل ہو اللہ - سواد بر گرفتن - پڑھنا - سواد کردن
لکھنا - سوفسطائی - حکیم مغالطہ باز - سوزن عیسیٰ - وہ سوئی جو آپ
کے دامن میں رہ گئی تھی - اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے

آگے نہ بڑھے - سہ بعد - طول و عرض و عمق - سہ روح - روح حیوانی و نباتی
و جمادی - سہ خواہران - تین ستارے بنات النعش کے - سہ اسپہ
کمال جلدی - سیاہ کاسہ و سیاہ دست - بخیل - سیاہ مست - بدمست
سیماب در گوش - بہرا - سیاہ سال - خشک سال - سیاہ گلیم و سیہ کام و
سیہ خانہ - بدبخت - سیاہ چشم - پرند شکاری - سیہ زبان - کل چھپا - سیاہ
شدن زبان - بڑ کہتے کہتے زبان کا تھک جانا - سیر در لوزینہ کردن - خوشی میں
غم کر دینا - سیر آمدن - تنگ ہونا - سیاہ نامہ - بدکار - سینہ باز - دو رنگ -
شین معجمہ - شاہ مغرب - ہلال - شاہ مشرق - آفتاب - شاہ بیت
قصیدہ یا غزل میں سے عمدہ تر شعر - شاخدار - دیوث و متکبر - شانہ سر -
ہدہد - شاخ بدلوار - مغرور و گردنکش - شادی مرگ - جو خوشی دفعتہً
آنے سے موت پیدا کرے - شانہ در آب گذاشتن - آرایش کے لئے طیار -
ہونا - شانہ گردانی - منہ پھیرنا - شادخواری - شراب پینا - شب زندہ دار -
عابد - شب اندر روز - دھوپ چھاؤں کپڑا - شب گرد - کوتوال - شبگیر زدن -
رات کے آخر میں چلنا - شتر دلی - نامردی - شراب طہور - شراب بہشتی
شرح کشاف خواندن - بہت بکنا - ششدر - حیران - شش روزہ - دنیا کہ
چھ روز میں بنی - شش دانگ - کامل - شش ارکان - چھ ضروری چیزیں
ہوا - کھانا - پینا - حرکت و سکون بدن - حرکت و سکون نفس - خواب و بیداری
استفراغ و احتباس - شش خاتون - چھ سیارے سوائے آفتاب - شقائق نعمان
لالہ سرخ کہ منسوب ہے نعمان بادشاہ عرب کی طرف جو پہاڑ سے اسکا بیج لایا تھا

شکر خند - مسکرانا - شکر ریز - جو نوشہ اور دولہن پر نثار کرین - اور خوشی کے رونے کو بھی کہتے ہین - شکر رنج و شکر رنگ - ناراض - شکر لنگ - کسیقدر لنگڑا - شکستہ رنگ - زرد رنگ - شکنجہ کردن - تکلیف دینا - شکستہ ناخن - بے قوت - شکم خاریدن - بہانہ کرنا - شکم در خویش در دیدن - ڈرنا - شکم بندہ - حریص - شمع ایمن - تجلی نور الٰہی - شمار بدست چپ کردن - سیکڑون اور ہزارون کو گننا - شور بخت - بدبخت - شور چشم - جس کی نظر ضرر پہونچاوے - شورہ پشت - شوخ - شیر خدا - حضرت علی - شیشہ باز - مکار - شیخ رئیس - بو علی سینا - شیشہ بر سنگ - خراب - شیشہ دل - نامرد - شیشہ بر سر بازار شکستن - افشا راز کرنا - شیخ نجدی - شیطان - صاد مہملہ - صاحب فراش - بیمار اور جس بیمار سے چارپائی پر سے نہ اٹھا جاوے - صاحب قران - جس بچہ کے رحم مین آنے یا پیدا ہونے کے وقت مین قران عظمی پڑے - صاحب الزمان - مہدی علیہ السلام - صباغ زمین - آفتاب - صباغ فلک - ماہتاب - صبح آخرین و دوم - صبح صادق - صد رنگ گیندا - صدقہ جاریہ - جو خیرات ہمیشہ جاری رہے - صغرے - دلیل کا پہلا جملہ - صوابدید - تجویز - صورت بازی - بہروپ - طاء مہملہ - طائر قدس و طائر عرش - جبرئیل - طاوس علوی آشیان - آگ - طاس باز - تھالی پھینک کر لکڑی پر لینے والا - طبل از زیر گلیم بر آمدن - راز کا فاش ہونا - طبل در زیر گلیم بودن - راز کا پوشیدہ رہنا - طبل خوردن - کنارہ کرنا - طبائع اربعہ - گرم و سرد و تر و خشک - طرفدار پنجم - مریخ - طرف بستن - حاصل کرنا - طرف بستن [illegible] - مقابل ہونا - طرف گرفتن - حمایت

اور گوشہ نشینی - طرح کردن و ریختن و انداختن - بنیاد ڈالنی - طشت از بام
افتادن - رسوا ہونا اور راز کا کہلنا - طفل شب - چاند - طفل مکتب - نو آموز -
طفل ہندو - آنکہہ کی پتلی - طفل چہار روزہ - آدم علیہ السلام - طمع خام - تمنا امر
ناممکن کی - طفیل - نام شاعر کوفی کہ بدون بلائے مجلس مین جاتا تہا اب مجازاً
ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے عین مہملہ عالم آب - حالت مینوشی - عالم برزخ
مقام روحون کا مابین موت اور قیامت کے - عالم صغیر - جسم انسان
عرض عمر - لذت زندگانی - عرق ریز - خادم اور بہت سعی کرنے والا
عرق کردن و عرق ریختن - شرمندہ ہونا - عقل اول و فعال و کل - جبریل
عقد انامل - انگلیون پر شمار کرنا دہنے ہاتہہ پر اکائیان اور دہائیان
اور بائین پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہین - عقول عشرہ - دس فرشتے
حکما کے نزدیک خدا تعالے نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا اوس نے
دوسرا فرشتہ اور آسمان اول پیدا کیا دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم
آسمان پیدا کیا اسیطرح نو آسمان اور دس فرشتے ہوئے دسوین نے تمام
عالم پیدا کیا - عکس نقیض - جملہ مین مبتدا کے نقیض کو خبر کرنا اور خبر کے نقیض کو
مبتدا کرنا اسطرح کہ اصل جملہ اور عکس دونون ایک سے ہون صدق اور کذب
اور کلی اور جزئی ہونے مین - عکس مستوی - جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا
علم کلام علم - عقائد یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا - علم شدن - ظاہر ہونا
علم لدنی - وہ علم کہ بدون اوستاد کے حاصل ہو - عنان تاب - وہ گہوڑا کہ باگ کے
اشارہ پر رہے - عنان دادن - دوڑانا - عنان بر عنان - برابر - عنان دزدیدن -

باز رہنا۔ عنان گران کردن۔ گھوڑا ٹھہراتا۔ عین الکمال۔ چشم بد۔ عیب بردن عیب کا ظاہر کرنا۔ غین معجمہ غائب باز۔ وہ شاطر کہ حریف سے غائب بیٹھکر کھیلے غاشیہ باف ریش۔ مسخرہ۔ غاشیہ بردار خادم۔ غنچہ آب۔ حباب۔ غوغا تیان۔ گلبن۔ بلبلین۔ الفاء فانوس خیال۔ وہ چراغ جسکے گرد گھومتی تصویرین لگاتے ہین۔ فتنہ بر چیزے شدن۔ عاشق ہونا۔ فذلک۔ تتمہ اور تفصیل حساب کا مدجمع۔ فرو کش شدن۔ ٹھہرنا اور اترنا۔ فرزین نہاد۔ کج نہاد فرا گرفتن۔ سیکہنا اور یاد کرنا۔ فرش افگندن۔ عاجز کرنا۔ فرمان رسیدن۔ اجل آجانی فرو خوردن۔ تحمل کرنا۔ فصل قریب۔ جو جنس قریب سے نوع کو جدا کرے۔ فصل بعید جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے۔ فصلی۔ وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۹۷۱ھ باعتبار فصل کے مقرر کیا اور ابتدا اوسکی اساڑہ ماہ ہندی سے مقرر کی چونکہ ہندی مہینون مین لوند ٹرپتا رہتا ہی لہذا اب فصلی اور ہجری مین فرق بارہ برس سی زائد کا ہوگیا۔ فلک اطلس۔ نوان آسمان جسمین ستارے نہین اوسیکو فلک الافلاک بھی کہتے ہین۔ فن خوردن۔ دغا کہانا۔ فندق شکستن۔ بوسہ لینا۔ فندق زدن بائین ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی انگلی ایسی طرح مارنی کہ آواز نکلے قاف قاضی چرخ۔ ستارہ مشتری۔ قدر انداز۔ تیر انداز کامل۔ قایم ریختن۔ عاجز ہونا قالب تہی کردن۔ بیہوش ہونا اور جگہہ دینا۔ قافیہ تنگ شدن۔ تقریر اور کام مین بند ہونا۔ قبا کردن۔ چاک کرنا۔ قدم بر سر چیزے نہادن چیز کو ترک کرنا قزلباش۔ سپاہی اور لغوی معنے سرخ سر کے ہین اسمعیل صفوی نے اپنی فوج کے لئے سرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی اس رو سے مجازاً سپاہی کے

سے منے ہوئے۔ قضیہ حملیہ۔ قطرہ دزد۔ ابر۔ قطرہ زدن۔ دوڑنا۔ قفل وسواس
گورکھ دھندا۔ قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔ قلم درکشیدن۔ کاٹ دینا۔ قلم
بناخن شکستن۔ سزا دینا۔ قلم در سیاہی نہادن۔ بدبخت لکھنا اور سزا دینا۔ قلمرو۔ ولایت
قندمکرر۔ لب محبوب۔ قوس قزح۔ دھنک اور اسکو قوس شیطانی بھی کہتے ہیں۔ قوای طبیعی
جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جن کا تعلق جگر سے ہے۔ قوای حیوانی۔ جو دل سے متعلق ہیں
جیسے خوشی اور غصہ۔ قوای نفسانی۔ جو دماغ سے علاقہ رکھتے ہیں جیسے واہمہ
اور حافظہ وغیرہ۔ قیاس۔ دلیل مرکب دو جملوں یا زیادہ سے **کاف تازی**
کاربند۔ عامل اور مطیع۔ کافور خوار۔ سرد اور نامرد۔ کاغذ زر۔ قبالہ اور ہنڈی
کاکل شمع۔ شمع کا دھواں۔ کارد باستخوان رسیدن۔ تنگ آنا۔ اور قریب
بہ ہلاک ہونا۔ کاسہ لیس۔ حریص۔ کاسہ بند کردن۔ خوشامد کرنا۔ کاسہ بر سر کسے
شکستن۔ رسوا کرنا۔ کار بجان رسیدن۔ موت کے گھاٹ لگنا۔ کار کسے
ساختن۔ مار ڈالنا۔ کاہ در دہن گرفتن۔ پناہ مانگنا اور عاجز ہونا۔ کاسہ
سرنگون۔ مفلس۔ کاہ کہنہ بباد دادن۔ شیخی کرنا۔ کار دستا بستہ۔ مشکل کام
کبریٰ۔ دلیل کا دوسرا جملہ۔ کباب تر۔ برف۔ کدخدا۔ صاحب خانہ۔ کشکدار۔ پاسبان
کف کردن۔ کھانا۔ کفن پارہ کردن۔ سخت بیماری سے شفا پانا اور آفت سے
بچنا۔ کلاغ گرفتن وکلاغ زدن۔ طعنہ مارنا اور ٹھٹھا کرنا۔ کلاہ بر کلاہ کسے زدن
برابری کا دعوے کرنا۔ کلاہ بر ہوا یا بر آسمان انداختن۔ نہایت خوش ہونا۔ کلاہ
افگندن و برکشیدن۔ تعظیم کرنا۔ کلاہ گوشہ شکستن۔ فخر کرنا۔ کلوخ۔ خشک برلب
مالیدن۔ راز کا پوشیدہ رکھنا۔ کلک فرنگی۔ پنسل۔ کم چیزے گرفتن غنیمت سمجھنا

کمر بستن۔ بے طاقت ہونا۔ کمر کشادن ۔ ترک کرنا۔ کمان از طاق بلند آویختن۔ کسی بڑے کام سے فخر کرنا۔ کند پیر۔ نہایت بوڑھا۔ کن فکان و کن فیکون ۔ عالم موجودات ۔ کندہ کاری۔ سونے وغیرہ کی نقشکاری۔ کوچہ سلامت ایک قسم کی نقب یا خندق جس مین سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہے کوتاہ نظر۔ جو انجام کو نہ سوچے اسکو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہین ۔ کوک شدن ساز کا موافق ہونا۔ کوہ کن فرہاد۔ کوچہ دادن۔ راہ دینا۔ کوچہ یافتن ۔ راہ ملنا۔ کوچہ خموشان۔ قبرستان۔ کوچک دل۔ نازک دل۔ کیک در شلوار یا موزہ افتادن بیقرار ہونا۔ کیفدان۔ نشہ اور معجونون کا ڈبہ کاف فارسی۔ گاو آہن ۔ پھالی۔ گاو در خرمن کردن ۔ خراب و تباہ کرنا۔ گاو زادن ۔ نفع کثیر پانا ۔ گاو سفالین شراب کا مٹکہ۔ گاو گردون ۔ برج ثور ۔ گران رکاب ۔ مٹھا جانور۔ گران سر متکبر۔ گرفتن خاطر۔ رنجیدہ ہونا۔ گرفتن چراغ ۔ گل کرنا۔ گردن باریک ۔ مطیع گران سنگ و گران سایہ ۔ باوقار ۔ گرسنہ چشم ۔ بخیل و حریص ۔ گران جان سخت جان و سست ۔ گرم خون ۔ بڑا دوست ۔ گرمجوش ۔ بہت تپاک والا۔ گربہ بانبان فروشدن ۔ کمال کامیاب ہونا۔ گرد برآوردن ۔ پامال کرنا۔ گر گون و گربہ در بغل ۔ مکار۔ گردن خاریدن ۔ حیرت ظاہر کرنا۔ گرہ بباد زدن۔ ا کام پر تکیہ کرنا۔ گرگ باران دیدہ ۔ آزمودہ کار ۔ گرگ آشتی ۔ کسی مصلحت کے واسطے ظاہر مین صلح کرنی ۔ گستاخ دست ۔ تیز دست ۔ گسیل ۔ رخصت کر گل مہتاب ۔ چاندنی کے ٹیکے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہین گل شگفت ۔ امر عجیب ہونا۔ گلگشت ۔ سیر اچھی جگہہ کی ۔ گل حکمت ۔ کپرد

گل سرسبد۔ سب سے بہتر چیز۔ گلزار ابراہیم۔ نمرود نے جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا وہ آگ سرد ہوگئی تھی اور گلزار بن گئی تھی اُسی سے مراد ہے گل کردن۔ ظاہر ہونا اور بجھانا اور جلانا۔ گل فرستادن۔ مقابلہ کے لیئے بلانا۔ گل زمین۔ اچھا قطعہ زمین کا۔ گل چیدن۔ پھول توڑنا۔ اور سیر کرنا۔ گل بیگانہ۔ پھول خودرو۔ گل سادہ۔ جس کا پیڑ چھوٹا ہو مثل نرگس اور لالہ کے۔ گلستان زادہ گل و سبزہ۔ گنبد چار بند۔ دنیا۔ گنبد گل۔ غنچہ۔ گنجگاو۔ جمشید کا خزانہ جو بہرام گور کو ملا تھا۔ گندہ منغزی۔ تکبر کی بات کہنی۔ گوشت خر۔ چیز بیکار۔ گوش وادن وکردن۔ سننا۔ گوے بردن۔ غالب ہونا۔ گوتازی۔ دعوے نلئے حقیقت گیر ودار۔ حکومت۔ حرف لام۔ لاہوت۔ عالم ذات الٰہی۔ لاطائل۔ بیفائدہ لالاے چشم۔ آنکھ کی پتلی۔ لاابالی۔ بیباک و نلئے پروا۔ اور عربی مین معنے یہہ ہین کہ مین پروا نہین کرتا۔ لب چرا۔ میوہ وغیرہ کہ چند آدمی باہم بیٹھ کر بیچ مین رکھ لیتے ہین اور کھاتے ہین۔ لبیک۔ کلمۂ ایجاب تعظیمی ہے یعنے حاضر ہون خدمت کو۔ لب لب جستن۔ بہت ڈھونڈھنا اور ہر شخص سے پوچھنا۔ لب زدن خاموش ہونا۔ لب ودندان داشتن۔ لیاقت رکھنا۔ لب گزیدن۔ افسوس کرنا لب شیرین کردن۔ مسکرانا۔ لقمۂ خلیفہ۔ ایک قسم کا حلوا۔ لنگر انداختن قیام کرنا۔ لن ترانی۔ خودستائی۔ لیلۃ القدر۔ رمضان کی ستائیسوین شب حرف میم۔ ماہ نخشب۔ وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ وغیرہ کا بنایا تھا اور اوس کی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی۔ ماوراء النہر۔ توران ماحضر۔ طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو۔ مار نہ سر۔ آسمان۔ ماہ

کنعان - یوسف علیہ السلام - ماہتاب بگز پیمودن - امر محال کرنا - ماہچہ - ایک شکل
چاند کی چاندی اور سونے کی بناکر علم پر چڑہائی جاتی ہے - ماہیچہ - سوئیان -
مبدء فیاض - حق تعالی - مبادی - علم کے شروع کی باتین - مثلثہ آبی - سرطان
عقرب - حوت - مثلثہ آتشی - حمل - اسد - قوس - مثلثہ بادی - جوزا - میزان
دلو - مثلثہ خاکی - ثور - سنبلہ - جدی - مجردات - ارواح و ملائک - مدبلبل -
نالہ بلبل - مدلول - معنی - مذکر سماعی - جو مرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو - مرحبا - مہمانکے لئے
بولتے ہین کہ اوسکا اکرام ہو - مرغ چلے - شب پر - مرگ پیچ - پگڑی کا وہ پیچ
جو بل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہین اور یہ بہادرون کے لئے تھا جو موت سے
نہین ڈرتے تھے - مرغ صبح یا سحر - بلبل یا خروس - مرکز چرخ - زمین
مرگ نو مبارک باد - فتنہ تازہ برپا ہوا - مرغ آتش خوار - چکور - مرغ نامہ بر
کبوتر - مرادف - ایک لفظ جو معنے مین دوسرے کا شریک ہو - مرغ شب آہنگ
بلبل - مرغ سلیمان - ہدہد - مسقط الراس - پیدائش کی جگہہ اور وطن - مست گذار
جس کی مستی حد سے بڑھ گئی ہو - مشک را کافور کردن - سیاہ بالونکو سفید کرنا -
مشعل وادی کلیم - تجلی کہ موسے علیہ السلام پر ہوئی تھی - مشائین - وہ فرقہ حکمار کا
کہ حقیقت اشیا کو دلائل سے معلوم کرتے ہین - مشک بر جسم افشاندن
ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا - مشک در شراب کردن - بیہوش کرنا - مصرعہ
تند یا برجستہ - مصرعہ خوب کہ سننے فکر حاصل ہو - معدل النہار - وہ دائرہ کہ خط
استوا کے محاذات مین آسمان پر ہے اور جس پر آفتاب کے پہنچنے سے دن رات
برابر ہو جاتے ہین - معلم ملائکہ - شیطان - معلم اول - ارسطو جس نے حکمت

سب سے پہلے لکھکر سکھائی پہلے حکما زبانی سکھاتے تھے۔ معلق زدن۔ کلابازی
کھانا اور بازی کرانا۔ معنے بیگانہ۔ معنے خوب کہ اس سے پہلے ویسے کبھی سے نہوی
ہون۔ معانی وہ علم جس سے فصاحت و بلاغت تعلق رکھتی ہی۔ معلم ثانی۔ ابونصر
فارابی جس نے ارسطو کی کتابونکا عربی مین ترجمہ کیا۔ مغز در سر کردن۔ خاموش
ہونا۔ مغز تر کردن۔ بات کہنا۔ مغربی۔ اشرفی۔ مقولات عشر۔ دس باتین
جو ممکن مین پائیجاتی ہین یعنے مخلوق چیز یا جوہر ہوگی یا عرض جوہر اُسکو کہتے ہین۔
کہ بذات خود قایم ہو۔ اور عرض وہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ قایم ہو اور عرض
نو ہین۔ اول کیف یعنے کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی۔ دوم کم یعنے مقدار
کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی سوم این یعنی مکان مین ہونا۔ چہارم متی یعنے وقت مین
ہونا۔ پنجم اضافت یعنے دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا جیسے باپ ہونا یا بیٹا
ہونا ششم وضع یعنے وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو جیسے
قبلہ رُخ ہونا۔ اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا۔ ہفتم فعل یعنے کام کے کرنے کی صورت
ہشتم انفعال یعنے فاعل کا اثر قبول کرنے کی ہیئت۔ نہم ملک یعنی چیز کا کسی ایسی
چیز سے گھرا رہنا جو اوس کے ساتھ رہے جیسے آدمی کے کپڑے۔ پس ایک جوہر اور
نو عرض ملکر دس چیزین ہوئین ان سبکو مقولات عشر کہتے ہین۔ مقدمۃ الجیش
ہراول اور لین ڈوری۔ مگس گیر۔ مکڑی۔ مگس ران۔ مورچھل۔ ملکوت۔ عالم فرشتونکا
ممکن۔ جسکا ہونا اور نہونا دونو ضروری نہون۔ منطقۃ البروج۔ آسمان کا وہ
دایرہ جس مین آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہے اور اس مین یہ بارہ ۱۲ برج ہین
حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو

حوت ۔ موش خر ۔ گلہری ۔ موش کور ۔ چھچوندر ۔ موے دماغ ۔ عیش مین
خلل ڈالنے والا ۔ موبرآوردن زبان قلم ۔ قلم لکھنے سے رہ جانا ۔ موبربن تیغ
کشیدن ۔ کمال غضب مین آنا ۔ موکف برآمدن ۔ کام کا محال ہونا ۔ موبرآوردن
زبان ۔ امر محال کا ظاہر کرنا ۔ موشک دوانی ۔ فتنہ انگیزی ۔ مہر شفا ۔ بیماری کا
گنڈہ ۔ مہرہ چین ومہرہ باز ۔ مداری ۔ میم کاتب ۔ اندھا ۔ میرآخور ۔ داروغہ
اصطبل ۔ میر بحر ۔ داروغہ گذر دریا ۔ میر آتش ۔ داروغہ توپ خانہ ۔ میدان واد
کسیکی تعظیم کے لئے جگہہ خالی کرنی ۔ مے در گریبان کردن ۔ زبردستی شراب پلانا
میرزائی کشیدن ۔ ناز اٹھانا ۔ میل در چشم کشیدن ۔ اندھا کرنا ۔ میاندار
دلالی کرنا ۔ حرف نون ۔ ناخن آفتاب ۔ آگ ۔ ناسوت ۔ عالم اجسا
ناداشت ۔ مفلس ۔ ناگرفت ۔ اچانک ۔ ناف ہیچ ۔ در پیچش ۔ ناموس اکبر
شریعت وجبریل ۔ ناتراشیدہ ۔ بے ادب وسفلہ ۔ نان خورش ۔ سالن ۔ ناف
خاک یا زمین یا عالم ۔ مکہ معظمہ ۔ ناخن بدل زدن ۔ اثر کرنا دل مین اور بیقرار کر
ناف زدن ۔ بچہ کا نال کاٹنا ۔ نام بر تیغ زدن ۔ نام کا محو کرنا ۔ نان در روغن
افتادن ۔ خاطر خواہ کام بنجانا ۔ ناخن بسنگ آمدن ۔ مشکل پیش آنی ۔ ناخن
گذاشتن ۔ کمال خوف وعاجزی ۔ ناف ہفتہ ۔ منگل کا دن ۔ نازل
منزلہ ۔ قائم مقام ۔ نتائج وآثار ۔ حرارت وبرودت ورطوبت ویبوست
اور موالید سہ گانہ ۔ نحسین فلک ۔ زحل ومریخ ۔ نخل طور ۔ وہ درخت جس
سے موسے کو تجلی معلوم ہوئی تھی ۔ نرگسی زدن ۔ چشمک مارنی ۔ نستعلیق ۔
معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے نستعلیق گو فصیح اور بلیغ کلام

بولنے والا - نشخوار - جگالی - نصب العین - مدنظر - نظر یا نقش - فیض اوٹھانا

نعل در آتش - بیقرار - ساحرون کا دستور ہے کہ کسیکا نام گھوڑے کے

نعل پر لکھکر اوسکو آگ مین رکہتے ہین کہ وہ شخص بیقرار ہوجاوے - نعل افگندن

یا ریختن - گھوڑے کا چلنے سے رہجانا - نعل چوبین - کھڑاون - نفس کل

عرش - نفی کردن - شہر بدر کرنا - نفس کشادن - کلام کرنا - نفس سوختن -

ہانپنا سانس چڑہنا - نفس راست کردن - آرام لینا - نفس امارہ وہیمی - خواہش

بری چیز و نکی - نفس ناطقہ روح - نقطہ جاگیر - زمین - نقطہ نوکریز

جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گرجاے - نقطہ ریختن - رمل سے فال نکالنی -

نقش زدن - داؤ لیجانا - نقش بد نشستن - حسب مراد کام نہونا - نقش

برآب کشیدن - بیفائدہ کام کرنا - نم ندا شتن - مفلس ہونا - نمک خوردن

و نمکدان شکستن - نمکحرامی کرنا - نماز بردن - عاجزی کرنا - نوبر کردن -

میوہ تازہ اول کہانا یعنے نیا کرنا - نہال ساختن - بونا - نہانخانہ - تہ خانہ - نے لست

چھپر - نیم کار - جو دوسرے کے اوزار سے کام کرے - نیمروز - سیستان

نیم لنگ - کمان کا چلہ - نیم رنگ - ناقص اور رنگ اوڑا ہوا - نیمجان - عاشق -

نیل بزبان رفتن - امر غیر ممکن کو شہرت دینا جسکو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہین -

نیکی کردن و درآب انداختن - بدون توقع عوض کے نیکی کرنا حرف واو

واسطة العقد - موتیون کے ہار کے بیچ مین سب سے بڑا اور

قیمتی موتی - واجب الوجود - حق تعالے - واماند - بقا و قیام - واخوردن

و برخوردن - ملنا - واکشیدن - زور یا حیلہ سے کچھ حاصل کرنا

واابوسیدن۔ منہ پھیرنا۔ واسوختن۔ محبوب سے ناراض ہونا۔ وارستگی آزادی۔ وارفتگی۔ مضمحل ہونا اور گھلنا۔ وحدت الوجود۔ سب موجودات کو وجود حق تعالے کا سمجھنا۔ وحدت نوعی۔ ایک نوع کی افراد کا متحد ہونا بلحاظ نوع کے۔ ورق الخیال۔ بھنگ۔ ورق حنام۔ دفتر کا وہ کاغذ جو مشکوک اور محکوک نہو۔ ولی عہد۔ بادشاہ کا وہ لڑکا جو اوس کے بعد مسند نشین ہو۔ ولیمہ۔ نکاح کے بعد کا کھانا نوشہ کیطرف سے۔

ہا سے ہوز۔ ہاروتی۔ قاصدی اور پاسبانی۔ ہرمان۔ مصر کے دو برج نہایت قدیم۔ ہزار داستان۔ بلبل۔ ہزار پایہ۔ کنکھجورا۔ ہزار خانہ۔ شکنبہ جانوروں کا۔ ہشت بہشت۔ خلد۔ دار السلام۔ دار القرار۔ عدن جنت ماوی۔ جنت النعیم۔ علیین۔ فردوس۔ ہفت دریا۔ دریاے اخضر عمان۔ قلزم۔ بربر۔ اوقیانوس۔ بحر الروم۔ دریاے اسود۔ یا یہ سات ہین دریاے چین۔ دریاے مغرب۔ دریاے روم۔ بحر نطس۔ بحر طبریہ۔ بحر جرجان۔ بحر خوارزم ہشت بہشت۔ کلام خصوصیت۔ ہفتاد و دو ملت۔ اہل اسلام کے بہتر فرقے کہ اصل مین چھہ ہین اور ہر ایک کے بارہ بارہ گروہ ہین۔ اور سب گمراہ ہین ایک فرقہ تہتروان اہل سنت وجماعت کا اصل مذہب پر ہے۔ ہفت دوزخ۔ دوزخ کے سات طبقے یعنے۔ سقر۔ سعیر۔ لظی۔ حطمہ۔ جحیم۔ جہنم۔ ہاویہ ہفت کشور یا ہفت اقلیم۔ ربع مسکون کے سات حصّے عرض مین مساوی اور خط استوا کے متوازی کر کے ہر حصّہ کو اقلیم نام رکہا ہے۔ ہفت جوش۔ سات دہاتون کو ملا کر بناتے ہین اور اوس کو اشٹ دہات بولتے ہین

سات دہاتین یہہ ہین - سونا - چاندی - تانبا - جست - لوہا - سیسہ - رانگ
ہفت اورنگ - سات ستارے بنات النعش کے - ہفت پردہ چشم
ملتحمہ قرنیہ عنبیہ عنکبوتیہ شبکیہ - مشیمیہ صلبیہ اوران پردون مین
تین رطوبتین ہین - بیضیہ - جلیدیہ اور زجاجیہ - اول تیسرے پردہ کے بعد
اور دو چوتھے کے بعد - ہفت قلم - سات طرح کی لکھائی - ثلث - محقق -
توقیع - ریحان - رقاع - نسخ - تعلیق - ہفت اندام - سر سینہ پشت دونو ہاتھ
دونو پاون یہہ ظاہر کے ہین اور باطن کے - دماغ دل جگر تلی پھیپھڑا پتا
معدہ یا گردہ - ہفت خوان - وہ سات منزلین جن مین رستم کیکاوس کو
کوئین سے نکالنے کو گیا تھا اور ہر منزل کی مشکل کو دفع کرتا تھا
ہم پشت - مددگار - ہمدست - شریک و برابر - ہم آورد - حریف
ہمزلف - دو بہنون کے شوہر آپس مین کہلاتے ہین - اور انکو
محاورہ اہل زبان مین ہم دامان بولتے ہین - ہم مسلک - سمدہی -
ہندو زن - جادوگرنی - ہندوانہ افگندن - نہایت خوف کہانا -
ہوا گرفتن و ہوائی شدن - اڑنا - ہوا یافتن - مزاج مین ہوا کا اثر
ہونا - یائے تحتانی - یار فروشی - یار کی تعریف کرنا - یخ در بہشت
ایک قسم کا حلوا - یکدست - یکسان - یک جہت - متفق - یک چشم -
آفتاب - یک قلم - تمام - یک رو کردن - بالکل قطع کرنا - یک
پشت ناخن - مقدار قلیل - یک طرف افتادن - مقابل
ہونا - یکدلہ - شجاع - یک رنگ - بے نفاق - یوم الحساب -

ویوم النشور و یوم التناد - روز قیامت -

فائدہ - جاننا چاہیے کہ محاورہ دانان فارسی ہر معدود چیز کو جدا لفظ سے بولتے ہین - چنانچہ اوسکی تفصیل یہہ ہے -

زنجیر - ہاتھی کے لئے خاص ہے - **مہار** - اونٹ کے لئے خاص ہے -

سلک - ہار کی قسمین - **طاقہ** - زربفت - مخمل - اطلس - بانات وغیرہ -

ضرب - لاٹھی - بندوق - توپ - تمنچہ وغیرہ - **ساز** - باجے کی چیزین -

دستہ - تیر کے لئے - **جلد** - کتاب و چمڑا -

فرد - قالین وغیرہ فرش کی اشیاء اور ورق کاغذ - **ثوب** - آستین دار کپڑا -

نفر - آدمی کے لئے مگر شرط یہہ ہے کہ خدمتگار یا ملازم یا مزدور یا رذیل ہووے مثلاً دو نفر -

راس - لادنے اور دودھ کے جانور جیسے گھوڑا - خچر - گدہا - گای - بکری - وغیرہ اور ہرن اور گینڈے کو بھی لکھتے ہین -

دست - شکاری پرندون مثل باز وغیرہ کے لئے اور ڈھال اور خلعت کے لئے -

قلادہ - درندون کے لئے جیسے شیر - چیتا - کتا - بندر - ریچھ - لنگور - اور خرگوش کو بھی لکھتے ہین -

منزل - خیمہ - قنات - کشتی - مکان - پلنگ - چوکی - ہودہ - عماری - زین پالکی - بہل - چھکڑا -

قطعہ - جواہرات الماس و لعل و فیروزہ وغیرہ - اور خط - اور کیفیت اور تالاب و باغ

قبضہ - کاٹ کے ہتھیار - مثل تلوار و خنجر و پیش قبض و چاقو اور کمان کو

بھی لکھتے ہین۔
جفت موزہ۔ جوتا۔ کھڑاون۔ اور زیور کا جوڑا مثل بازوبند و کنگھن وغیرہ کے۔
مبلغ۔ روپیہ اور اشرفی کے لیے مگر یہہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہے کہتے ہین کہ مبلغ دو اشرفی۔ اور مبلغ چار روپیہ۔
موازی۔ گٹھہ اور بیگہہ اور ٹنکہ اور فلوس اور من اور سیر کے لیے اور یہ لفظ بھی شمار سے پہلے آتا ہے جیسے موازی دو بیگہہ۔
دانہ۔ موتی اور مونگا اور میوے کے اقسام مثل انار و سیب وغیرہ۔
عدد۔ ہر شئے کے اقسام اور یہہ لفظ ایسا عام ہے کہ بہت جگہہ اسکا استعمال ہوسکتا ہو مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق اور چار عدد قالین وغیرہ۔
تنبیہہ۔ سواے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے جاتے ہین مثلاً پنج نفر مزدور و چہار راس اسپ وغیرہ۔

باب ہشتم

اقسام نثر و نظم اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان مین مشتمل تین فصلون پر۔
فصل اول نثر و نظم مین۔ نثر کی تین قسمین ہین مُرَجَّز مسجع عاری۔ مرجز۔ وہ نثر ہے جسکے دو فقرون کے کلمات مقابل باہم ہموزن ہون اور قافیہ نہ رکھتے ہون جیسے صرف اوقات نبے ذکر واہب کارساز و خرج انفاس جز شغل خالق کردگار عین نقصان ست۔ مرجز مشتق رجز سے ہے جو ایک بحر سبک کا نام ہے۔ اور مسجع سجع سے نکلا ہے

جس کے معنے آواز کبوتر اور قمری کے ہین اور اصطلاح مین مسجع اوس نثر کو
کہتے ہین جس کے فقرون کے آخر کے کلمات مین قافیہ ہو اور اسیکو مقفے
بھی کہتے ہین - اب سجع کی تین قسمین ہین - ایک متوازی کہ قافیہ کے کلمات
شمار حروف مین برابر ہون - اور اخیر حرف دونون مین مشترک جیسے از دوستا
مہجورم و بر فراق مجبور کہ لفظ مہجور و مجبور شمار حروف مین برابر اور تمامی
دونو کی حرف رہی ہے -

دوسرا سجع مطرف کہ دونو لفظون کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو
جیسے مرد با وقار خجستہ اطوار است کہ وقار و اطوار کے آخر مین ر مشترک ہی مگر اول مین
چار حرف ہین اور دوسرے مین پانچ - سوم سجع متوازن کہ دونو لفظون کے شمار
اور وزن ایک ہون مگر حرف اخیر دونو مین جدا ہو - جیسے فقیر اور جلیس کو قافیہ
مین لائین اور اگر ایسے کلمات دونون فقرون مین جمع کرین کہ ہر ایک لفظ
ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرہ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر مین متحد ہو
تو ایسی نثر کو مرصع کہتے ہین جیسے بالوف حقایق گویا است و بصنوف دقایق
جویا اور شعر کے دونون مصرعون مین اگر ایسے الفاظ جمع ہون تو اُس کو بھی
مرصع کہین گے - اور نثر عاری وہ ہے جسکے فقرات نہ مرجز ہون نہ مسجع
اور عاری کے معنے برہنہ کے ہین یعنے نثر مذکور دونو تکلفات سے برہنہ
اور خالی ہے - یہہ قسمین نثر کی باعتبار الفاظ کے ہین اور معنے کے لحاظ سے
نثر کی دو قسمین ہین سلیس اور دقیق - سلیس وہ ہے جسکے معنے بسہولت
سمجھہ مین آجائین - اور دقیق وہ ہے جس کے معنے دقت سے سمجھے جاتے ہین

اور ان مین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین۔ سادہ اور رنگین۔ سادہ وہ ہے جس مین مطلب کو بدون رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو اور رنگین وہ ہے کہ ادائے مطلب مین ایک طرح کی الفاظ کی رعایت کی ہو مثلاً شروع مین اگر بہار کا ذکر آیا ہے تو آخر تک اوسی کے مناسبات لکھے یا علم کا ذکر آیا تو اسکے مناسبات لکھے اور علے ہذا القیاس۔

اور نظم کی قسمین دس ہین۔ قصیدہ۔ تشبیب۔ غزل۔ مثنوی۔ رباعی مستزاد۔ فرد۔ قطعہ۔ ترجیع بند۔ مسمط۔

قصیدہ۔ کے معنے لغوی مغز سطبر کے ہین اور بعضون کے نزدیک قصد سے مشتق ہے اور قصد کے معنے لغت مین کسی جانب یا کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا ہین۔ اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا اسواسطے اس نام سے موسوم ہوا اور قصیدہ کی دو قسمین ہین۔ تمہیدیہ۔ اور خطابیہ۔ تمہیدیہ وہ ہے کہ اول چند اشعار بطور تمہید لکھکر اوسکے بعد مدح شروع کرین۔ تمہید کے معنے لغت مین فرش بچھانا ہین۔ اور فرش سوائے جلیس کے کسی اور کے لئے نہین بچھاتے ہین اور یہان مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سے ہے جو بعد تمہید کے لکھتے ہین۔ اور قصیدہ تمہیدیہ کے واسطے کئی چیزین لازم ہین۔ اول ممدوح کی حسب حال تمہید لکھنا۔ دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کیطرف آئین شائستہ اور دلچسپ رجوع کرنا۔ تیسرے اول ضمیر غائب سے اسکی صفات بیان کرین بعد اسکے خطاب کرکے چند ابیات ممدوح کی تعریف مین لکھین اور اس ضمن مین اپنے دلکا مطلب ظاہر کرکے دو تین شعر دعائیہ کہکر ختم کرین اور کہتے وقت ممدوح کے مرتبہ کا

لحاظ رکھتے ہین اگر ممدوح سلاطین اور امرائین سے ہو تو اوس کے مناسب الفاظ
سنجیدہ لکھے جائین اور اگر انبیا اور اولیا اور مشائخ اور علما مین سے ہو تو جو
کلمات اور اصطلاحات آنکے شان کے لایق ہون استعمال کئے جائین
ایسا نہو کہ محاورہ مین جو کلمات حمد و نعت و منقبت مین لکھے جاتے ہین وہ سلاطین
و امرا کی مدح مین لکھے جائین اور ایسے ہی برعکس اسکے اسباب مین تمیز شرط ہے
قصیدہ تمہیدیہ کی مثال جیسے عرفی کا قصیدہ نعت مین جسکی تمہید یہ ہے سا
سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور + شنیدم آیت استغنی از عالم نور - اور قصیدہ
خطابیہ وہ ہوتا ہے جس مین تمہید نہین لکھتے - مطلع ہی سے خطاب کرکے ممدوح
کی مدح شروع کرتے ہین جیسے عرفی کا قصیدہ جسکا مطلع یہ ہے سه اے ہمہ
تو جان آفرینش + نعت تو زبان آفرینش + اور قصیدہ مین ۱۹ یا ۲۰ بیتون سے
کم نہونی چاہئین اور زیادہ کی کوئی حد نہین اور قصیدہ گوئی مین متقدمین کا
اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اس لئے کہ متاخرین کو اس فن مین مہارت
کلی حاصل نہین ہے انکی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہے اور یہ
درست نہین قصیدہ اور غزل کے روزمرہ مین مغائرت کلی ہے اور نیز قصیدہ
کو اس کے مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے مسمے کرتے ہین مثلاً جس کا
مضمون عشق ہو اوسکو عشقیہ کہتے ہین اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی والے
کو فخریہ اور شکایت آسمان کا ذکر ہو تو حالیہ اور اگر شہر کے ادنی
اور اعلے کی پریشانی کا ذکر ہو تو شہر آشوب اور دنیا کی پریشانی کا
مذکور ہو تو جہان آشوب کہتے ہین -

تشبیب۔ لغت مین ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے وصف کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین آن اشعار کو کہتے ہین جو قصیدہ کے شروع مین کسی چیز کی صفت مین لاتے ہین یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہین۔

غزل۔ کے معنے لغت مین عورتون سے بات کرنے کے ہین اور غزل کی بیتین پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہین ہوتین اور طاق ہونا ضروری ہے اور غزل مین سوائے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی اور آلام فراق اور ولولہ اشتیاق اور آرزوے وصال اور تعریف خط و خال کے اور کچھ نہ لکھا جاے اور جو مضمون مطلع مین لکھا جاے مقطع تک وہی چلا جاے اور روزمرہ صاف فصحا کا سا ہو اور جنون آمیز اور عشق انگیز باتین اور یاس اور نومیدی جسقدر غزل مین زیادہ ہوگی اوسیقدر دلچسپ اور مرغوب طبائع خاص و عام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہووے۔

فائدہ واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونو مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے اوسکو مطلع کہتے ہین اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہے اوسکو حسن مطلع بولتے ہین اور جس شعر مین شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہے یعنے شعر آخر کو مقطع کہتے ہین اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہین۔

مثنوی۔ کے معنے ہین تثنیہ کیا گیا چونکہ مثنوی کی بیتون کے دونو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہین اس لیے مثنوی کہتے ہین اور اساتذہ کے نزدیک مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہے اس فن مین فردوسی طوسی اور نظامی گنجوی کمال رکھتے ہین دوسرے مثنوی گو مثل امیر خسرو

دہلوی اور [illegible] جامی اور ہاتفی کے انکے متتبع ہین اور بالاتفاق مثنوی
کے سات وزن ہین سوا اُنکے دوسرے وزن مین مثنوی کہنا اساتذہ کی
نزدیک غلطی فاحش ہے کسیطرح جائز نہین اور داستان مثنوی کے لئے تمہید
شرط ہے اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباچہ مین کئی چیزین
لازم ہین - توحید - مناجات - نعت - مدح سلطان زمان - تعریف سخن و
سخنوران - سبب تالیف و تصنیف کتاب - مثنوی کے دیباچہ مین ان سب
باتون کے موجد حضرت نظامی گنجوی ہین انسے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے
شروع کیا کرتے تھے جیسے تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی مولوی روم وغیرہ
رُباعی جسے فارسی مین ترانہ کہتے ہین اسکا واضع رودکی ہے اور مثنوی
کی طرح رُباعی کے اوزان بھی علحدہ ہین سوا اُنکے دوسرے وزن مین
نہین کہتے ہین چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ بارہ
دو شجرون مین لکھے ہین - الغرض مراد رباعی سے جسے دوبیتی بھی کہتے ہین
چار مصرعے ہین جن کا وزن اور قافیہ یکسان ہو اور رباعی کے تیسرے مصرعہ
مین اگر قافیہ ہو تو مستحسن ہے اور جو نہو تو معیوب نہین اور رباعی کی دوسری
بیت اول سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے -

مستزاد - اُسے کہتے ہین کہ رباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کرین
اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہین اور شعر اصلی کا مضمون اُنپر
منحصر نہین ہوتا جیسے ؎ ہر چند کہ گلرخان دہر اند بسے + با رنگ و صفا
مثل تو بہ نیکوئی ندیدست کسے + اے عشوہ نما - در پائے تو غیر ازین کہ جان

افشانم۔ اے یار عزیز + مارا نبود ہیچ ہوا و ہوسے۔ برخیز و بیا + اور متاخرین شعراء اردو نے وزن رباعی کے سوا غزل مین بھی مستزاد کہا ہے۔

فرد۔ اس شعر کو کہتے ہین جسکے دونون مصرعون مین سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نکرسکین اس لئے کہ اگر دونون مصرعے مقفے ہونگے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا اور جو مثنوی کا شعر ہوگا تو اوسکو بیت کہین گے اور جو ان دونون سے خارج ہوا وسے فرد کہتے ہین۔

قطعہ کو اس لئے قطعہ کہتے ہین کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہوگیا ہے اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کرین قطعہ رہجاوے گا اور قطعہ کے اشعار دو سے کم نہین ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہین ہے۔

ترجیع بند۔ لغت مین ترجیع کے معنے لوٹا لینے کے ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین یہ ہے کہ چند اشعار جنکا وزن قافیہ یکسان ہو اکہکر انکے بعد ایک شعر خاص اوسی وزن کا لائین ان سبکا نام بند ہوتا ہے۔ اگر ایسے کئی بند کہ جنکے آخر مین ایک ہی شعر خاص ہو جمع کرین تو مجموعہ ترجیع بند کہلائے کا جیسے ماہقیمان ہے اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جداگانہ ہو تو اوسکو ترکیب بند کہتے ہین اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہین ہوتے۔

مسمط۔ تسمیط سے مشتق ہے جسکے معنے لغوی موتیونکا لڑی مین پرونا ہے اور اصطلاح مین چند ایسے مصرعون کے جمع کرنے کو کہتے ہین کہ وزن و قافیہ مین کسی شعر کے مصرعہ اول سے متفق ہون پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائین گے تو اوسکو مربع کہین گے جیسے کیسا شعر ہے ؎ نالہ مرغان

شدہ بہ فلک از ہرطرف + باغ شدہ چون صنم باد شدہ چون ہمن + اس کے اول مصرعہ پر کسی نے دو مصرعے لگائے ؎ ابر بوقت بہار چونکہ کشود دست لطف + ژالہ نگر چون گہر لالہ سراسر صدف + نالہ مرغان شدہ الخ - پس یہ مربع ہوگیا - اسیطرح تین مصرعے زائد ہونگے تو مخمس کہلائے گا - اور چار والے کو مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھہ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع اور آٹھ والے کو معشر کہتے ہین اور آٹھ سے زیادہ مصرعون کے ملانے کا دستور نہین - اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے مصرعے ہون اور ہم قافیہ جمع کرین آپس مین پیوند لفظی اور معنوی رکھتے ہون اور بیت اصلی کے مصرعہ تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائین یعنی شروع سے آخر تک ایک صورت کے ہون علحدہ معلوم نہون -

فصل دوم عیوب شعر کے بیان مین - عیوب شعر مین سے ایک مناقضہ ہی اور مناقضہ شعر کے دو مصرعون کے درمیان بلندی او پستی مضمون کے اختلاف کا نام یعنی مصرعہ ثانی مصرعہ اول کی نقیض ہون جیسے اس شعر مین شیخ سعدی کے ؎ یکے سیل رفتار ہامون نورد - کہ بعد از پیش دور ماند سے چو گرد + اول مصرعہ مین اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہے اور مصرعہ ثانی مین اسکو ہوا پر سبقت دی ہی اور دونون مصرعون کے معنے کا تناقض ظاہر ہے اگرچہ مصرعہ اول مین خوشخرامی کی جہت سے سیل کے ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی مین جولانی اور تیز دوی کی جہت سے ہوا کے مثال کہنے سے تناقض نہین رہتا مگر چونکہ یہ قیدین شعر مین مذکور نہین اسلئے شبہ پڑتا ہی اور جلیس انوری کے اس شعر مین ؎ ای ملک ترا عرصہ عالم سر کوی - از ملک تو تا ملک سلیمان

سرموے + مصرعہ اول مین ملک ممدوح کے مقابلہ مین تمام عالم کو سر کوے[1]
ٹھہرایا ہے اور مصرعۂ ثانی مین ملک سلیمان کی برابر کردیا ہی مناقضہ ظاہر ہے۔
مخفی نرہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح مین واقع ہون تو مصرعہ اول کو عروج
فے المدح اور مصرعۂ ثانی کو نزول فے المدح کہین گے اور کبھی کلام مین
اس کے برعکس بھی واقع ہوتا ھے یعنے نزول فے المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ھے
جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف مین بدرچاچ کے یہ شعر سے آن قمر جبہہ و شب
پیکر و خورشید سیر + کہ در امروز پس پشت نہد فردا را + تیز کوشی کہ بمشرق اگرش ہا
گوئی + جز بمغرب بالف وصل نیفتد ہا را + مصرعہ اول مین گھوڑے کو خورشید
سیر کہا ھے اور سورج چار پہر مین مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہی اور دوسری
بیت مین کہتا ہے کہ اگر اوس گھوڑے پر چڑھ کر مشرق مین کوئی شخص نعرہ
ہا مارے تو ایسا جلد مغرب مین پونہچ جاے کہ الف اور ہ کا وصل وہان پونہچکر ہو
دوسرا عیب تقدیم و تاخیر - وہ دو قسم ھے - ایک یہہ ہے کہ مصرعۂ اول کا
مضمون دوسرے مین باندہا جاوے اور مصرعۂ ثانی کا مصرعہ اول مین جیسے
بیدل کے اس شعر مین سے چشمی ست کہ باید بُرخ ہر دو جہان بست + گر رفتن ازین خانہ
در سے داشتہ باشد + مصرعۂ ثانی کا مضمون اول مین چاہیئے تھا اور اول کا
مضمون دوسرے مین لکہنا مناسب تھا - دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی ہے یعنے لفظ
آگے پیچھے ہوجاتین جیسے نظامی کے اس شعر مین سے چنان زد بر و ناچخ
نہ گرہ + کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ + اول زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا
لازم تھا اس لئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہین ہوتا بلکہ زرہ - یہ عیب عیوب حسن

[1] یعنے سارا جہان ممدوح کے ملک کا ایک کونہ ہے - ۱۲

تقریر کی قسم مین سے ہے اور حضرت نظامی گنجوی نے سکندر نامہ کے دیباچہ مین
پہلے ہی سے اس کا عذر کیا ہے کہ شاعر کو بعض جگہہ ایسی ضرورت پیش آتی
ہے اس واسطے اوسکی خطا قابل گرفت نہین چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے ؎
بتقدیم و تاخیر بر من مگیر + کہ باشد گذارندہ را نا گزیر + کبھی ضمیر کو بھی مقدم
لاتے ہین جیسے سعدی کے اس شعر مین ؎ چو در دوستی مخلصم یافتے۔ عنانم
ز صحبت چرا تافتے۔ یعنے عنان از صحبتم چرا تافتے۔
تیسرا عیب تعقید کلام ہے - اسکی بھی دو قسمین ہین۔ تعقید لفظی
اور تعقید معنوی۔ تعقید لفظی کلام مین اختلال الفاظ کا نام ہے جسکے سبب
مراد قائل بدلالت صریح نہین سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر مین ؎
این سایۂ بلند ز سرو ریاض کیست + عمرے درین ہوا است پر و بال میزنم +
دوسرے مصرعہ مین است رابطہ کا نہایت بیجا اور نے معنے تعقید لفظی ہے
اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھہ قباحت نہوتی اور اسطرح کہنا مستحسن ہوتا ع
عمریست در ہواش پر و بال می زنم۔ جب مطلب فوت نہوتا ہو تو تعقید لفظی
جائز رکھتے ہین جیسے سعدی رح کے اس شعر مین ؎ تو نیکو روش باش تا بد
سگال + بنقص تو گفتن نیابد مجال۔ گفتن کو لفظ نقص پر مقدم کرنا مناسب
تھا۔ مگر جو مطلب فوت نہین ہوتا ہے جائز رکھا گیا ہے۔ تعقید معنوی
کلام مین مضمون اور معنے کے اختلاف کا نام ہے جیسے جامی کے اس
شعر مین ؎ بیک جنبش دو بارہ سر نسودہ + چو مہ ہر روز از برجے نمودہ +
چاند ہر روز برج سے نہین نکلتا ہے اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہوتی

تضمین دو قسم ہے - ایک یہہ کہ ایک بیت کے معنے دوسری بیت کے معنے
کے ساتھ علاقہ رکہتے ہون یعنے جبتک دوسری بیت نہ پڑہین اُسکے معنے
سمجہہ مین نہ آوین - زمانہ قدیم مین اسطرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر
اب نہین جانتے ہین جیسے کسی اُستاد کے یہ دو شعر ہین ؎ ہر زمینے کاژدہا
باشد درو ویران شود + اژدہاے خسرو آزادہ نیکو سیر + ہر کجا باشد بود آباد دائم
آن دیار + سایۂ او نعمت ست و بود نش زیب ست و فر + ایسے ہی عرفی کے
یہہ دو شعر ہین ؎ آنجا کہ دانشِ تو نہد رسم تقویت + ای آیتِ شعور تو نازل بشان
علم + دست ضعیف جہل کہ در آستین شکست + از عقل اولین بر باید عنان علم -
فارسی مین ایسی تضمین بہت ہین اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال مین قطع بند
بولتے ہین - دوسری قسم تضمین کی یہہ ہے کہ شعر یا غزل کسیکی لیکر اپنے اشعار
کے ساتھ پیوند کرین جیسے علی حزین کے تین شعرون مین کسی اُستاد نے پیوند لگا کر
مخمس لکھا ہی مخمس بیاد آن پری کردم بلند آنرس کہ غوغا را - رسانیدم بگوش
اہل گردون شور سودا را + کجا زہد و صلاح و پارسائی بیخبر یارا + بآب ازالتش
مے دادہ ام خاک مصلے را - بیاد از نالۂ نے بردہ ام ناموس تقوی را +
زہم اتان نہ یکدل بر سر خود مہربان کردم + بر آئین جرس ہر چند چندہ شور و فغان
کردم + طفیل عشق آخر سر نوشت خود عیان کردم + جبین را سجدہ فرسائی در
پیر مغان کردم + بیام کعبۂ دل میزنم ناقوس ترسا را + چہ سازم چون کنم ہیہات
امشب سخت حیرانم - کہ دل از دست رفت و نوبت افتادست بر جانم تعرض
چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم + برہمن زادۂ زنار بندے بود ایمانم +

کہ سودا مے کنم با کفر و زلفش دین و دونیا را۔
تخلیع اوزان نامطبوع و ناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے اور یہہ بھی معیوب ہے۔
تخالف قاعدہ اور محاورے کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہے جیسے اس مصرع میں خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہے ع غلط کردم عہد جوانی بغفلت۔ اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سرمہ کشیدن کیجگہہ سرمہ دادن لکھنا۔
تنافر۔ ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہون یا بعید المخارج جیسے نظامی گنجوی کہتے ہین ؎ چو پوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ۔ فروزندہ باشد بشب چون چراغ ایسی ہی فردوسی کا یہ شعر ہے ؎
زسم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت
غرابت غیر مانوس الاستعمال کلمات لکہنے کا نام ہے چنانچہ خداے تعالے کو بجاے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ملق کہنا۔
ضعف تالیف۔ اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف لکہنا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لبریز کی جگہہ ملبب اور شلوار بند کی جگہہ کمر بند اور تراشیدہ کی جگہہ تراش لکہنا۔
عدول جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہین۔ یہہ ہے کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کردے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کردے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کردے جیسے نظامی گنجوی نے

وزن کی درستی کے لئے لفظ ارنی مین راے متحرک اور لفظ معصفر مین صین متحرک کو
ساکن کردیا ہی یہہ دو شعر اس کی مثالین ہین ؎ موسے ازان جام تہی دید دست
شیشہ بکہ پایہ ارنی شکست ؎ گشت جہان از نفسش تنگتر۔ وازسپرش
معصفری رنگ تر + ایسے ہی شمس تبریزنے مفرح القلوب مین عمّ بتیسار لون کو
عمّیت لکھاہے ؎ زسی سیپارۂ قران تا العمّیت + تمام است این سلوک
سی و صدبیت۔ فائدہ پوشیدہ نرہے کہ مواضع ضرورت اور مواقع
اضطرار مین اس طرح کے تصرفات یعنی کمی و زیادتی حروف اور تبدیل حرکات
وسکنات جو شعراے عرب وعجم نے کئے ہین وہ لوگ اپنی زبان کے محاورہ سے
واقف اور فصاحت و بلاغت کے موجد تھے کوئی وجہہ اسکی درستی کی
اُنہون نے اپنے نزدیک ٹھہرائی ہوگی کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہی کہ اونکی
پیروی سے جس لفظ کو چاہے اوسمین اپنی طرف سے تصرف کرکے متغیر کردے
مناسب یہہ ہی کہ اسمین اُنکی تقلید نہ کرسے اور اُنکے تصرفات کو ترک کرے اور ضرورت
کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز کہا ہی وہ آٹھ ہین اوّل
فصل یعنی کسی لفظ مین کوئی حرف زیادہ کردینا اور اُسکے معنے نہ لینا اور وہ کئی حرف
ہین الف بار موحدہ تا ر فوقانی یا ر تحتانی شین منقوطہ میم واو جن کا بیان
معانی حروف کے بیان مین گذرا۔ دوسرا قطع یعنی کسی لفظ کے حروف
اصلی مین سے کوی حرف گرادینا جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کرلیا ہی ؎
آنگاہ جو عنکبوت و کوتر + دربان و رقیب سان بہر در۔ تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو
مخفف کرلینا جیسے لفظ تنور کہ اصل مین بتشدید نون ہے تنور بہ تخفیف نون اس

شعر مین آیا ہے ؎ ازان گروہ نمائی برون کہ در دوزخ + مقام شان بہ قیامت بود چونان بہ تنور ۔ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جس کا حرف آخر مشدد ہے فارسی مین بہ تخفیف مستعمل ہین چنانچہ عرفی کے اس شعر مین ؎ عادت عشاق چیست مجلس غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن چوتھا تشدید یعنے مخفف کو مشدد کر لینا جیسے زر اور پر اور بُرد اور دُرد سب مخفف ہین اساتذہ کے اشعار مین مشدد آئے ہین ۔ مثال زر سعدی رح کے اس شعر مین ؎ وجود مردم دانا مثال زر طلا است + کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ۔ ع نبرد قز نرم را تیغ تیز ۔ نظامی ؎ اگر پاسے پیل است و گر پر مور + بہر یک تو دادی ضعیفی و زور + ایضاً ؎ شد آن چرم ناپختہ و نیم خام ۔ بدرد و بخاید بحرص تمام + پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے آخشیج سے اخشیج + ع ز شش جہات و چہار اخشیجان تو ہی مقصود + چھٹا مقصورہ کو ممدودہ کر لینا جیسے لفظ استر یعنے استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہے ۔ سعدی ؎ شنیدم کہ فرماندہے دادگر + قبا داشتے ہر دو رو آستر + ساتوان متحرک کو ساکن کرنا ۔ آٹھوان ساکن کو متحرک کر لینا جیسے فردوسی کے ان اشعار مین ؎ بفرمود تا بہمن آمدش پیش سخن گفت با او ز اندازہ بیش + ؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد + ز ننگ اندران انجمن خاک خورد + آمدش کی دال اور پدرم کی ر کہ اصل مین متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہین ۔ اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا اسکو متحرک کر لیا ہے ۔ یا جیسے اس مصرعہ مین مصرع

غریب خاک خراسان علے بن موسے + بن کی ب اصل مین ساکن تھی متحرک کر لی ہے۔

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان مین - اغلاط کلام تین قسم ہین لفظی۔ معنوی۔ ترکیبی۔ اغلاط لفظی یہہ ہین کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اس شعر مین ؎ نہ بر مزاج کسے دست یافت پیکرمے + نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب۔ اس شعر مین جو پیکر مے کہا ہے یہ خطا فاحش ہی اسلئے کہ مے پیکر نہین رکھتی کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہے یا انکی تصویر پر۔ اگر بجائے پیکر کے کیف یا جرم کہا جاتا تو درست ہوتا ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو بر عکس باد مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافت حزنش + اس بیت مین ممدوح کے دوام عمر کو برعکس کہنا نہایت معیوب اور نامناسب ہی اور کلام کو اپنے ماقبل سے اچھی طرح ربط نہین ہوتا ہے اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافت حزنش + تو کچھہ قباحت نہوتی۔ ایسے ہی فردوسی نے رستم کی مان کی زبان سے اس کے نوحہ مین یہہ شعر کہا ہے ؎ ہزار و صد و سیزدہ سالہ گرد + جہان را ندیدہ جہانش بخورد۔ خورد کا قافیہ گرد لانا خطا ر لفظی ہی اور علم قوافی مین ہرگز جائز نہین۔ واو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیے پس اگر بجائے گرد کے مرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا لیکن شاہنامہ مین کتنی جگہہ ایسا قافیہ لایا ہے اور ملا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہے ؎ نیست جم ورنہ خجلتے میبرد شاہرخ کو کہ شاہرخ مے خورد + اغلاط معنوی یہہ ہین کہ معنے مین خطا واقع

ہو جیسے ابوالفرج کے اس شعر مین ؎ دیدار خواست چشم زمانہ ز قدر تو۔ در گوش او نہاد فضائل تو ترانیا۔ جس حالت مین کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار چاہتی تھی تو زمانہ کے کان مین لن ترانی کہنا مناسب تہا نہ لن ترانیا کیونکہ یہان فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہے جس سے معنی خبط ہو گئے۔ ایسے ہی یہہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہے از عجم اندر جہان۔ در شہنشاہی تو شاہا راست ہمچون جم شدی + مصرعہ اول مین ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہے۔ اور مصرعہ ثانی مین جم سے تشبیہ دی ہے یہ سمجہانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے اور ایسے ہی مولوی جامی کا یہہ شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمام است + عزیز مصرم و مصرم مقام است + مولوی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے ہین کہ آپ نے عالم خواب مین زلیخا سے کہا تہا کہ میرا نام عزیز مصر ہے اور میرا مقام شہر مصر اور اس وقت مین آپ عزیز مصر نہ تھے اور نہ وہان مقیم تھے پس خلاف کہا اور دہوکا دیا کہ زلیخا نے اُنکے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا شادی کر لی اور ۴۰ برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز مصر ہوئے اس صورت مین دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف عائد ہوتا ہے حالانکہ انبیا علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرا ہوتے ہین ایسی ہی ایک جگہہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت مین کہا ہے ؎ بیا بنگر کنیزک زادگانرا ز راہ عقل دور افتادگانرا۔ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبے پر پہنچے تھے اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہین ہوتا ہے نبوت کے واسطے حریت ضرور ہے۔ اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہین جیسے خاقانی کے اس شعر

ہین ؎ بلبل گردش سجود النعماک اللہ صباح + خود بخود می بازد او صبحاک اللہ
جواب + اصل انعم اللہ صباحک تھا بجاے اسکے انعمک اللہ صباح کہا۔ ایسی ہی
یہہ شعر ہے ؎ غمزہ اختر بہ لبست خندہ رخسار صبح ۔ سرمہ گیتی بشست گریہ
چشم سحاب ۔ خندہ لب و دہن سے ہوتا ہے نہ رخسار سے ہان خندان رو
محاورہ ہے خندان رخسار نہین ہے اور کسیکے گریہ چشم سے کسیکی آنکھہ کا سرمہ
نہین دُہلتا ہے ۔ ایسے ہی فرخی کا یہ شعر ؎ خرمن زمرغ گرسنہ خالی کجا بود ۔
مار عکان گرسنہ ایم و تو خرمنے + لفظ خرمنے ترکیب مین بموقع واقع ہوا ہی اسواسطے
کہ خرمنی بھی پڑہا جاتا ہے جسکے معنے ہین میر اگر باہے اور کبھی لفظ غلط کو خلاف
قاعدہ شعر مین ترکیب دیکر ایسے عذر کر دیتے ہین کہ وہ غلطی صحت سے اچھی معلوم
ہونے لگتی ہے جیسے استاد ریجی کے یہ دو شعر ؎ از ما اگر بحق تو تقصیر کنے فتاد
معذور دار مارا اے صاحب البریف + این فا بجاے دال نہادم ز مفلسی + پیوند کردہ
ام رسن ہوے را + اول بیت مین صاحب البرید کی جگہہ صاحب البریف کہا ہی
اور دوسری بیت مین کہا کہ یہہ ف جو بجاے دال لکھی ہے مفلسی سے لی
ہے اور اسمین دو طرح کا لطف ہے ایک یہ کہ ممدوح کے آگے پردہ مین اظہار مفلسی
کیا ہے دوسرے یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیہ تھے سب صرف ہو گئے اور مین
قافیون کی طرف سے مفلس ہو گیا اسی دال کو فا ز مفلسی سے بدلکر قافیہ کیا گیا ۔
توارد ۔ اُسے کہتے ہین کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کسیکے
کلام مین آجاوے اور اُسکو اس بات کی خبر نہو کہ یہ دوسرے کا ہے جیسے امیر
خسرو کے اس شعر مین نظامی گنجوی کے مصرعہ سے توارد ہوا ہی ۔ امیر خسرو ؎

اے صفت بندہ نوازندگی + از تو خدائی و زما بندگی۔ نظامی سے دو کارست با فرخندگی۔ خداوندی از تو زما بندگی۔ مولوی عبدالرحمن جامی کو زلیخا مین نظامی کی کتاب شیرین خسرو کی ابیات و مضامین مین اکثر توارد واقع ہوا ہے۔ جیسے یہہ اشعار جامی کے سے مرا اے کاشکے مادر نمیزاد۔ وگر میزاد و کس شیرم نمیداد نظامی سے مرا اے کاشکے مادر نزادے۔ وگر زادے بخورد سگ بدادے ایضاً جامی سے زن از پہلوے چپ شد آفریدہ + کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ۔ نظامی سے زن از پہلوے چپ گویند برخاست + نیاید ہرگز از چپ راستی راست + اسیواسطے بعضون نے لکھا ہے کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کردیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ان دونون کے نظم مین کوئی ایسی داستان نہین ہے کہ جس مین نظامی کے ایک دو مصرعہ یا شعر نہون ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظامی کا کلام ان دونون کی فراولت مین بہت رہا ہے اسلئے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانون تک نہ پونہچا ہو اس مین اکثر توارد نہین ہوتا ہے اور اگر کہین احیاناً ہوجاتا ہے تو مذموم نہین بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی فکر استاد کی فکر سے جا ملی اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کیطرف سرقہ کی نسبت کرتے ہین محض غلط ہے۔ سرقہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شاعر کسی اوستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بہ تغیر الفاظ اپنے شعر مین لاوے اور توارد اور سرقہ مین فرق یہی کہ توارد نادانستہ ہوتا ہی اور سرقہ دانستہ جیسے علی حزین کا شعر سے اے واے بر اسیری کز یاد رفتہ باشد + در دام ماندہ باشد

صیاد رفتہ باشد + اور ملا ظہوری کا شعر ہے براں صید مسکین چہ بیداد رفت
کہ در دام از یاد صیاد رفت + بعضوں کے نزدیک اس صورت میں سرقہ جائز ہے
کہ بندش پچھلے شعر کی پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے
ملا شیدا نے غیاثا حلوائی کا مضمون چرایا ہے ع زبسکہ گرد غمت لست بر جگر
ناخن + چو پشت ماہیم از پاے تا بسر ناخن + غیاثا حلوائی ع زبسکہ سینہ کندم
وناخن دراں نشست + چوں پشت ماہی ست سراپا تن سینہ ام۔ ایسے ہی یہ شعر
ملا شیدا نے ع گر بصحرا موفشانی دشت پر سنبل شود + ور بدریا رخ بشوئی
خار ماہی گل شود + بعینہ کاہی کا مضمون چرایا ہے۔ ع گر بدریا افتد از عکس
جمال تو فروغ + خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل۔

باب نہم صنائع کے بیان میں

یعنے وہ باتیں جنسے کلام میں خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہیں اول صنائع
معنوی جنسے معنوں میں خوبی آوے گو معنو کی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہوں۔
دوم صنائع لفظی کہ صرف الفاظ ہی میں حسن ظاہر ہو اس لیے اس باب کو
دو فصلوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہیے
کہ صنائع نظم اور نثر دونوں میں ہوتی ہیں لیکن چونکہ منظوم مثالوں کا یاد کرنا
سہل ہے اسلیے ہم مثالیں نظم ہی کی لکھیں گے۔

فصل اول صنائع معنوی کے بیان میں۔ صنعت اول طباق ہے

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کلام میں
دو معنی ایک دوسرے کے ضد ذکر کریں جیسے ع تو میرانی و زندہ کن ہم توئی۔ پس اگر

دونون امر ضدین رنگ ہون تو اس صنعت کو تدبیج کہینگے جیسے ؎ دندان تہ کنی سپید تا لب
ازتب نکنم کبود ہر دم - اور اگر دو یا زیادہ معنی موافق ذکر کرکے پھر اونکے اضداد ذکر کرین تو اس صنعت کو
مقابلہ کہین گے جیسے ؎ مخالفان تو مردود چون جواب خطا + موافقان تو مقبول چون
سوال صواب + **دوم مراعاۃ النظیر** جسکو تناسب اور تلفیق بھی کہتے ہین یہ ہی کہ کئی
چیزین جنمین مناسبت ہو ایک جا ذکر کرین جیسے ؎ بہرام روز کوشش و ناہید
روز بزم + برجیس روز بخشش و خورشید روز رزم + اور اس مین داخل ہی صنعت تشابہ الاطراف
یعنے کلام کو ایسی شے کے ساتھ ختم کرین جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو جیسے ؎ نامہ تہدید
چون ساز در قلم + در کفش تیغ دو دم گردد قلم - اور اس مین ملحق ہے ایہام تناسب
کہ کلام مین ایسے معانی جمع کرین کہ اونکو آپس مین مناسبت نہین مگر ایک لفظ اپنے دوسرے
معنے کے لحاظ سے البتہ متناسب ہی جیسے ؎ از دم خلق تو در سدس گیتی - بوے
مثلث بہر مشام برآمد + یہان مثلث سے بوے خوش مراد ہے اسکو سدس سے
کچھ نسبت نہین مگر مثلث کے دوسرے معنے سدس کی متناسب ہین **سوم صنعت تشبیہ**
اسکے معنے اور ارکان کا ذکر باب ششم مین ہو چکا ہی یہان صرف اسکے اقسام کا ذکر ہوتا ہی
اول یہہ معلوم کرنا چاہیئے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہہ شبہہ کے ہی یعنے اگر وجہہ شبہہ
مذکور نہین ہوتی ہے تو اُس کو تشبیہ مجمل کہتے ہین جیسے چشم نرگس است اور
اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہے جیسے چشم چون نرگس است در حسن و لطافت
دوسری تقسیم بہ لحاظ حرف تشبیہ کے ہی اگر مذکور ہوتا ہی تو تشبیہ مرسل بولتے ہین
جیسے اوپر کی مثال مین اور اگر مذکور نہو تو موکد کہتے ہین جیسے چشم نرگس
اور ایک تقسیم باعتبار مشبہ کے ہی کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہین جیسے اوپر کی

مثالین ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہین جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد + وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد + اور اسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہین چنانچہ اوسکی مثالین استعارہ کے ذکر مین بہت لکھی گئی ہین پھر صرف تشبیہ کی قسمین پانچ ہین۔ اول تشبیہ مشروط جس مین مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد ببوی تو لیک بقامتت رسد سرو اگر روان شود۔ قدیار کی مشابہت کے لئی سرو مین روانی کی شرط ہے۔ دوم تشبیہ عکس کہ دو چیزون سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس + صبح گردد چو شام تیرہ شعار۔ سوم تشبیہ تسویہ کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو مشابہ کرین جیسے ؎ دہان تو چو دل زار عاشقت تنگ است + تنت چو موے میان تو لاغری دارد + چہارم تشبیہ اضمار کہ ظاہر کلام ایسے ڈہنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہین اور واقع مین تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن + کشتہ اگر منم چرا لالہ بخون زدہ کفن + ظاہر مین تشبیہ معلوم نہین ہوتی مگر مراد یہی کہ مین عاشق مثل غنچہ دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ کی۔ پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دین پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین جیسے ؎ سرو را قد یار میگویند + سرو چون بے ست ناتراشیدہ۔ چہارم

مشاکلت

صنعت مشاکلت جسکے معنے ہین ایک دوسرے کی شکل ہونا وہ یہہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرین جو پاس کے الفاظ کی مناسب ہو جیسے ؎ لب سوال سزاوار غنچہ نیست + بحیث شاخ گرفتہ غنچہ میزند درویش

یہان خموشی کو لب کے بخیہ سے تعبیر کیا ہے اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ مین
بخیہ خرقہ کا ذکر ہے پنجشم صنعت مزاوجت وہ ہے کہ دو معانی دو شرط و جزا
مین واقع ہون اور جو امر پہلے معنے پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ؎
چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب + چون ترا بینم شود صبرم مبدل با اضطراب
یعنے میرے دیکھنے سے تیرے صفات مین تغیر ہوتا ہے اور تیرے دیکھنے سے
میری صفات مین۔ غرضکہ تبدل صفات دونون صورتون مین ہی اور مزاوجت کے معنی
لغت مین جوڑا ہونے کے ہین ششم صنعت ارصاد لغت مین اسکے معنے راہ پر
نگہبان بٹھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ شعر کے شروع مین ایسا لفظ
لاوین جس سے معلوم ہو جاوے کہ قافیہ مین یہ لفظ آویگا جیسے ؎ چون آستان مقیم
شود بخت بر درش + ہر کو چو بخت روے برین آستان نہاد + یہ شعر اس قصیدہ کا ہی
جس کی بنا قافیہ آن پر ہے اس لیئے اول مصرعہ مین آستان کے آنے سے معلوم
ہو جائیگا کہ شاعر آخر مین آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہین ہفتم
صنعت عکس جسکو تبدیل بھی کہتے ہین یہہ ہے کہ کلام مین جو جزو مقدم کیا تھا
اُسکو پہر موخر کردین اور موخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ ہمدم غم +
غمے دارم ہمیشہ ہمدم دل + ہشتم صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی نکتہ کی باعث
اُس سے انکار کرین اور دوسرا کلمہ نکتہ آمیز بولین جیسے ؎ دلم رفت آنکہ
با صبر آشنا بود + خطا گفتم مرا خود دل کجا بود + نہم صنعت توریہ یعنے چھپانا
جسکو ایہام بھی کہتے ہین وہ یہ ہی کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون قریب اور بعید اور
مراد قائل کی معنے بعید ہون جیسے ؎ بخردہ توان آتش افروختن + پس

مزاوجت
ارصاد
عکس
رجوع
ایہام

اگہ درخت کہن سوختن + کہ خردہ سے معنے بعید یعنے چنگاری مراد ہے ایسے ہی ایہام کو ایہام مجرد کہتے ہین اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہی جسمین معنے قریب کے مناسبات مذکور ہوتے ہین جیسے ؎ دیدہ روشن میشود از چہرۂ زیباے تو + ور کسے انکار اینمعنے کند روشن کنم + یہان روشن کنم کے دو معنے ہین ایک یہ کہ آنکھ کو روشن کردن اور دوسرے یہہ کہ واضح کردن اور مراد یہی ہین اور مناسبات معنے اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ یہ معنے بھی اس جا درست ہوسکتے ہین پس غرض توریہ مرشح سے یہی ہوتی ہے کہ ایک معنے بعید مراد ہوتے ہین اور معنے قریب بھی چسپان ہوسکتے ہین۔ دہم صنعت استخدام جسکے معنے خدمت لینے کے ہین وہ یہہ ہے کہ دو معنے والے لفظ سے ایک جا ایک معنے مراد لین اور اسکی ضمیر سے دوسرے معنے مراد لین جیسے ؎ تا بزم خویش مارا دادہ است آن سرو بار + از نہال قامتش آنرا شدیم امیدوار + لفظ بار سے اول مصرعہ مین دخل مراد ہے اور دوسرے مصرعہ مین اسکی ضمیر سے پھل مراد ہے۔ یازدہم صنعت لف و نشر لغت مین لف کے معنے لپٹنا اور نشر کے معنے پھیلانا اور اصطلاح مین یہ ہے کہ چند چیز کو اول مفصلاً یا مجملاً ذکر کرین اسکو لف کہتے ہین پھر اوسیقدر چیزین اور ذکر کرین کہ ہر ایک کو پہلے اشیاء سے علاقہ ہو اس کو نشر کہتے ہین پس اگر لف اور نشر کے اشیاء کی ترتیب متحد ہو یعنے لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے علاقہ ہو اور اس کے دوم کو نشر کے دوم سے اور علی ہذا القیاس تو مرتب کہینگے جیسے ؎ بریدو دریدو شکست و بہ بست + یلان را سر و سینہ و پا و دست + اجمیں بُرید کے متعلق سر ہے اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہے

اور نسبت سے دست کو۔ اور اگر دونون کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولین گے اور
اس کی دو قسمین ہین ایک تو یہہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ؎
گل و نرگس بہم بر اہل ابصار + نمودہ جلوہ ہاے چشم و رخسار + دوسری یہہ کہ
مختلف ہو جیسے ؎ درباغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب + گلبرگ تر و سرو سہی
سنبل سیراب + اور لف و نشر مین بہتر وہ ہوتی ہے کہ کئی لف اور کئی نشر
جمع ہو جائین جیسے اس شعر مین ؎ جان و دل و لے وعدہ تو روز و شب +
از وعدہ و وعید تو پر نور و نار باد + اسمین چار بار لف کیا ہے اور اسیقدر نشر کیا ہے۔
دوازدہم[۱۲]۔ صنعت جمع کہ کئی چیزون کو ایک جگہہ مین اکٹھا کیا جاے جیسے ؎
شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیک بار + دادوستد و نیک و بد و بیش و کم او + چہہ[۶]
چیزون کو آسان ہونے مین اکٹھا کیا ہے۔ سیزدہم[۱۳]۔ صنعت تفریق کہ ایک طرح کے
مشابہہ چیز و ہمین فرق بیان کیا جاے جیسے ؎ زین چکد آب و زان ببارد خون
مژہ من کجا و ابر بہار + یعنے مژہ اور ابر باہم گر مشابہ ہین مگر فرق یہہ ہے کہ ایک
مین سے خون نکلتا ہے اور دوسرے مین سے پانی۔ چہاردہم[۱۴]۔ صنعت تقسیم
کہ اول چند اشیا ذکر کرین اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین کے ساتھ
ذکر کرین اور اس مین اور لف و نشر مین یہی فرق ہے کہ لف و نشر مین تعیین متکلم
کی طرف سے نہین ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے
متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم مین خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہے جیسے
؎ دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست + پاے کہ رہ وصل تو گشتی پیوست +
زان دست کنون در گل غم دارم پاے + زان پاے کنون بر سر دل دارم دست

اور ایک تقسیم کی صورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کردی جاوین
جیسے ؎ پیوستہ دشمنان توزین گونہ مستمند + یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار +
یہان مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم مین مذکور کئے ہین اور کبھی ان تینون
صنعتون مین سے دو دو کو ملا کر مرکب کرتے ہین مثلاً کئی چیزون کو اول ایک
حکم مین جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہوگی جیسے ؎ من و تو
ہر دو مائلم اے شیخ + تو بمحراب و من بہ ابروی یار - اپنے آپ اور شیخ کو مائل
ہونے مین جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتا دیا اور اگر دو چیزون کو
جمع کرکے ہر ایک کا حال جداگانہ بیان کیا جاوے تو جمع و تقسیم ہوگی
جیسے ؎ ہمچو شمع کردہ ام خندہ و گریہ کار خود + خندہ بروز دل کنم گریہ
بروز گار خود - اول مصرعہ مین جمع ہے اور دوسرے مین تقسیم - اور کبھی تینون
ایک جا جمع ہوتے ہین جیسے - ؎ مجلس دو آتش دادہ براین از حجر
وآن از شجر + این گروہ منقل را مقر وان جام را جا داشتہ + دو آتش کو
مجلس کے ثمرہ ہونے مین جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی
کہنا تفریق ہے اور دوسرے مصرعہ مین تقسیم ہے - [۱۵] پانزدہم صنعت تجرید
جس کے معنے لغت مین ننگا کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ کسی
صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کرین اور غرض اس سے شے اول کا
صفت مذکور مین کامل ہونا اس درجہ کو ہوتا ہے کہ اس سے ویسی ہی
دوسری چیز نکل سکتی ہے اور یہ صنعت اکثر تخلص مین آیا کرتی ہے ؎ مست
ذوق عرفیم کز نغمہ توحید تو + لذت آوازہ در کام جہان انداختہ +

اس مین متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا کہ اسمین سے ایک شخص جداگانہ نکال کر اسکا حال بیان کیا کہ مین عرفی کے ذوق سے مست ہون۔ حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہے۔ شانزدہم صنعت مبالغہ کہ تعریف اور مذمت مین ایسی نوبت پونہچادین کہ وہانتک پونہچنا بعید یا محال ہو اسکی تین قسمین ہین۔ ایک یہہ کہ اوس حد کو پہونچنا عقل اور عادت کی روسے ممکن ہو تو اوسکو تبلیغ کہتے ہین جیسے ؎ بروز گر عیب مین چشم لشاید۔ ور گر دچشم سپہر بینی نیاید یعنی ہوسکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب جوئی نہ کرے۔ دوم یہہ کہ عقل مین ممکن ہو اور عادت کی روسے محال اسکو اغراق کہتے ہین جیسے ؎ دلم زدرد گرانمایہ چون جگر زعفان + دماغم از گلہ جنالی چو خاطرم زغبار۔ عقل کی روسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے درد پاکر شکوہ نہ کرے نہ دل پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ عقل و عادت دونون کی راہ سے محال ہو اسکو غلو کہتے ہین جیسے ؎ گر بشنود از دہر کہ صرود و کف تست + بیرون فگند سکہ ز آغوش درم را + ہفدہم صنعت مذہب کلامی یعنے کلام ایسی طرح بولین کہ اہل کلام کے طریق پر اس سے قیاس بناکر نتیجہ نکالین جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند + بس ست این آیت آیت و دلیل و راست + اس سے قیاس یون بنتا ہے کہ ہر نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہے اور تو نفع رسان ہے تو نتیجہ یہہ ہوا کہ تو باقی اور دایم ہی ہیجدہم صنعت حسن تعلیل کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر بیان کرین کہ واقع مین وہ علت نہین ہے ؎ تا چشم تو ریخت خون عشاق + زلف

مبالغہ

مذہب کلامی

حسن تعلیل

توگرفت رنگ ماتم + یہان زلفون کی سیاہی کی علت یہ بیان کی کہ تیری آنکھ نے جو عاشقون کا خون کیا ہے اُنکے سوگ کے باعث زلفون نے لباس سیاہ کیا ہے حالانکہ واقع مین زلف کی سیاہی کی یہ علت نہین نوزدہم[19] صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم یعنے تعریف کی تاکید مین ایسے الفاظ لاوین کہ ظاہر مین ہجو معلوم ہو اور غور کرین تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو بر دل نوشت گشت عزیز + مگر ورم کہ ز دست تو ہیک شد خواری + بستم[20] صنعت تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح۔ یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہے یعنے ہجو مین ایسے الفاظ لاوین کہ بظاہر مدح معلوم ہو اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ خصم تو در سایۂ ہمای بود + زبسکہ بر سر ش از بہر استخوان آید + اول مصرعہ مین خصم کی تعریف معلوم ہوتی ہے مگر دوسرے مصرعہ سے اُسکی ذلت اور بلا کی مفہوم ہوتی ہے ۔ بست ویکم[21]۔ صنعت استتباع جسکے معنے ایک دوسرے کے بعد لانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایسی طرح مدح کیجاوے کہ اُس مین سے دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ کرد از آتش قہر تو جہان خاک سیاہ + موج زن گر نبود قلزم مہر تو دران + یہان تعریف قہر کی اس طرح کی ہے کہ اُس سے مہر کی تعریف بھی حاصل ہو گئی۔ بست ودوم[22] صنعت ادماج جسکے معنے لپیٹنے کے ہین اور اصطلاح مین اوس کلام کو کہتے ہین جسمین دو مدعا نکلین اور اس مین اور استتباع مین یہہ فرق ہے کہ استتباع خاص مدح ہی مین ہوتا ہے اور ادماج عام ہے کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام سے تمیز اسطرح ہے کہ ایہام مین ایک لفظ سے دو معنے کا احتمال ہوتا ہے اور

ادماج مین جملہ سی جیسے ؎ زبانِ آن پسر ترکی ومن ترکی نمیدانم - چہ خوش بودے اگر بودے زبانش در دہانِ من - یہان دو معنے درست ہین کہ اس کی بولی بولتا یا اُس کی زبان چوستا - بست [۲۳] وسوم صنعت توجیہ جس کو محتمل ضدین کہتے ہین یعنے ایک کلام سے دو مطلب ایک دوسرے کے مخالف سمجھہ مین آوین جیسے ؎ یک شیوہ ستا ناسد غضبت عفو و مکافات + یک نغمہ شمار د کرمت لا و نعم را + ایک یہ معنے کہ تیری ذات مین مکافات نہین اور تیرے کرم مین لا نہین - دوسری یہہ کہ عفو تجھہ مین نہین اور تیرے کرم مین نعم نہین - بست [۲۴] وچہارم - صنعت ہزل کہ اس سے جد مقصود ہو یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کرین - اور واقع مین اس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ؎ با قحبہ دنیا مکنید آمیزش + از آتشک جہنم اندیشہ کنید + بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہین مگر واقع مین پند ہے - بست [۲۵] وپنجم صنعت تجاہل العارف یعنے جانکر انجان بنجانا اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایک چیز معلوم کو کسی نکتہ کی وجہہ سے غیر معلوم ظاہر کرین جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود یا گردون چنین دانم + کہ دامن گیر گرد و خون من نامہربانی را + یہان تجاہل سے مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہے - بست [۲۶] وششم - صنعت قول بالموجب جس کے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ قائل کے قول کے معنے اس کی مراد کے خلاف لے لئے جائین جیسے ؎ دوستی گوئی نہ از دل میکنی + راست میگوئی کہ از جان میکنم + مراد قائل کی یہ تھی کہ تہ دل سے تم محبت نہین کرتے اس کے معنے یہہ نہ لئے بلکہ جواب مین یہ کہا کہ میری محبت کا علاقہ دل سے نہین بلکہ جان سے ہے - بست [۲۷] وہفتم صنعت اطراد جیسے

توجیہ

ہزل مقصود بہ جد

تجاہل العارف

قول بالموجب

اطراد

معنے انتظام کے ہین اور اسکو اطرا بھی کہتے ہین جسکے معنے تعریف کرنیکے ہین
اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ممدوح کا نام معہ اوسکے باپ دادونکے ترتیب وار ذکر
کرین خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ؎ بہار گلشن دین
محمدِ عربی + ضیاء چشم علی نور دیدہ زہرا + بہار خرمیِ خاطر حسین و حسن + سرور
سینہ زین العباد شمع ہدی + فروغ شمع شبستان باقر و صادق + عزیز خاک
خراسان علی بن موسے + بست و ششم صنعت تعجب کہ کلام مین کوئی بات قابل تعجب
کسی غرض کے لئے ذکر کیجاے جیسے ؎ سرو را سایہ بپای کسی نباشد یارب
اینہمہ خاک نشین در پی آن بالا چیست + یہان غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان
محبوب کا ہے۔ بست و ہفتم صنعت اعتراض جس کے معنے حائل ہونے کے ہین
اور اسکو حشو بھی کہتے ہین جس کے معنے بہراو کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے
کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کرین کہ مطلب
اُس کے بدون بھی پورا ہو اور اُس کی تین قسمین ہین حشو قبیح اور ملیح اور متوسط
قبیح وہ ہے جسکے بیچ مین آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جاے اور ایسا حشو
کلام بلغا مین نہین آتا اس لئے اُسکی مثال بھی لکھنی ضرور نہین اور حشو ملیح
وہ ہے جس سے کلام مین حسن اور لطف آجاے جیسے ؎ گر بخندم وان
پس از عمریست گوید زہر خندہ + ور بگریم وان بہر روزے ست گوید خونگری
اس مین وان پس از عمریست اور وان بہر روز یست حشو ملیح ہے کیونکہ
ہر چند مطلب بدون اس کے پورا ہے مگر اس سے یہ لطافت آگئی کہ باوجود
قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اس قدر بیرحمی ہے۔ اور حشو

متوسط وہ ہے کہ نہ اوس سے کچھہ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے
ع اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست - اس مین لفظ باد حشو متوسط ہے -
تلمیح
سیٔ ام صنعت تلمیح جسکے معنے دکھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہی کہ کلام مین
کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کی طرف اشارہ کرین جیسے ؎ فلسفی آنکس کہ
میگوید خلا باشد محال + در خزانہ گر رود ہرگز نگوید این سخن + اس مین اشارہ ہی
اس مسئلہ کی طرف کہ حکماء یونانی کے نزدیک خلا محال ہی یا جیسے ؎ تو در معاملۂ
اہبطوا امتناع منخرہ کہ ناصحیح بود بیع وسعی ناشکور + اشارہ ہی قصہ بنی اسرائیل
کی طرف - جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر مین گئے تھے - سیٔ و یکم[۳۱] صنعت
براعۃ الاستہلال
براعۃ الاستہلال جسکے معنے ہین آغاز کی فوقیت اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
شروع کتاب یا کلام مین ایسے الفاظ لاوین جو مضمون آیندہ کے مناسب ہون
جیسے مثنوی غنیمت کے شروع مین جس مین شاہد اور عزیز کا قصہ ہے یہ شعر ہی
؎ بنام شاہد نازک خیالان + عزیز خاطر آشفتہ حالان + اور اس صنعت کو حسن
مطلع بھی کہتے ہین - سیٔ و دوم[۳۲] صنعت التفات - لغت مین پھیر کر دیکھنے کو کہتے
التفات
ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدلکر بیان کرنا
جیسے عرفی نے قصیدہ نعتیہ مین اول اپنے آپ کو متکلم کیطرح بیان کیا ہی چنانچہ کہتا ہی
؎ از غیبت دنیا الم آشوب نگردم + زین باد پریشان نکنم زلف الم را + پھر
مخاطب کردیا ہی اس شعر مین ؎ عرفی مشتاب این رہ نعت ست نہ صحرا ست
آہستہ کہ رہ بر دم تیغ ست قدم را + پھر غائب کرکے کہتا ہے ؎
از باغ نعیمش بدہ انعام میامیزہ با مطلب او مطلب اصحاب شکم را +

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان مین۔ انمین سے اول تجنیس ہے جسکو جناس بھی کہتے ہین جس کے معنے ہم جنس ہونے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ دو لفظ بولنے مین متشابہ اور معنی مین جدا ہون اسکی کئی قسمین ہین۔ اول تجنیس تام کہ دونو لفظ شمار حروف اور ہیئت و ترکیب مین متفق ہون پس اگر نوع مین بھی متحد ہون یعنے دونون اسم ہون یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہے مثلاً

بازا قبالش بصید ملک رنگین چنگ باد + تار چنگ عشرتش باواز گسستن دراماں + چنگ اول بمعنے پنجہ اور دوسرا بمعنی ساز اور دونو اسم ہین

اور اگر نوع مین مختلف ہون کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اسکو تجنیس تام مستوفی کہتے ہین جیسے ع امید لذت عیش از مدار چرخ مدار + مدار اول اسم ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی۔ دوم تجنیس مرکب کہ دونون لفظون متجانس مین سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونون ایک ہی صورت سے لکھے جاتے ہین تو متشابہ کہتے ہین جیسے

بدر یا بسوز و دل خیزران + چو زد بر سمند سبک خیز ران۔ اول خیزران مفرد ہے اور دوم مرکب اور لکھنے مین یکسان اور لکھنے مین متفق نہون تو اسکو تجنیس مفروق کہین گے جیسے

ساقی ازان بادہ منصور دم + در رگ و در یشہ من صور دم + اول مصرعہ مین منصور مفرد ہے اور دوسرے مین مرکب اور لکھنے مین دونو جدا صورت پر لکھے جاتے ہین لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے کلمہ کے جز سے ہوگا تو تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفو وار کہتے ہین جیسے

پروانہ ام دلا بہ رخ ہمچو شمع او + پروانہ ادم ار بشود جان من ہلاک + پروا کو اگر آن

تجنیس محرف

نذار میں ملایا جاوے تو پروانہ ہوجاتا ہے - سوئم تجنیس محرف کہ دونون لفظ
عدد حروف اور ترتیب مین متفق ہون اور ہیئت تلے حرکت وسکون مین مختلف
جیسے ؎ محرم او بود کعبۂ جانرا + محرم او بود سر قران را + محرم اول بضم میم
وکسرۂ راہے دوم بفتح میم ورا ہے چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دو لفظون مین سے

تجنیس زائد

ایک مین حرف زائد ہو خواہ اول مین جیسے - ع باشکوہ کوہ حلمت ابر گریان
بر جبال + یا بیچ مین زاید ہو جیسے - ع خندہ زد اندر ہوا بیرق او برق وار
خواہ آخر مین زاید ہو اور اسکو مطرف بھی کہتے ہین جیسے ع آئین ماست
سینہ چو آئینہ داشتن + اور بعض اوقات ایک کے آخر مین دو حرف زائد
ہوتے ہین اس صورت مین تجنیس مذیل یعنی دراز کہلاتی ہے جیسے ؎ گرسیان یم
اندر صدف ندیدستی + نگاہ کن قلم او در ان خجستہ یمین + یم اور یمین مین تجنیس
مذیل ہے پنجم تجنیس مضارع کہ دونون لفظون کے حروف عدد اور ہیئت مین یکسان

تجنیس مضارع

ہون مگر ایک حرف دونون مین ایک نوع کا نہین بلکہ اسکا قریب المخرج ہے اور
اس کی تین صورتین ہو سکتی ہین کیونکہ حرف مذکور یا شروع مین ہوگا یا بیچ مین
یا آخر مین اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان + سخن از طامات
میگوید + وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست
آخر کی مثال جیسے ع راہ مینزند مطرب راح میدہد ساقی + اور اگر دونو قریب المخرج
نہون بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہین گے اور اسکو بھی تین صورتین
ہین کہ حرف مذکور اول مین ہوگا یا وسط مین یا آخر مین مثال اول
ع خنگ را در دشش نباشد سنگ + مثال دوم ؎ در روے ان

زغمزہ کمانہا کشیدہ + بر جان من زطرہ کمینہا کشادہ + مثال سوم ع بیاب رحم در آ وکن نفس برباد - ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونون لفظ متجانس بدون فاصلہ کے بہم آوین جیسے ع اگرچہ ہست گلت را چو من ہزار ہزار + مرا بدست نیاید چو تو نگار نگار + ہفتم تجنیس خط جسکو تصحیف کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ دونون لفظ صورت مین ایک ہون صرف نقطون کا اختلاف ہو جیسے ؎ خوبان کہ گرد لب خط مشکین کشیدہ اند + خط بر حیات عاشق مسکین کشیدہ اند + ہشتم تجنیس قلب کہ دونون لفظون کے حروف شمار مین اور نوع مین متفق ہون مگر ترتیب مین مختلف ہون اور اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہو جاوین تو اوسکو قلب کل کہتے ہین جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبرد + دوسرے یہ کہ نا مرتب بدلین جیسے مصرعہ شرک در شکر نعمت ایمان + اور اگر سارا جملہ ایسا ہو کہ اوسکو آخر سے پڑہین تو اول جملہ حاصل ہو جاوے تو اسکو قلب مستوی کہتے ہین جیسے مرادے دارم - اور برآید یارب اور اگر دو لفظ جو ایکدوسرے کے قلب ہون شعر یا مصرعہ مین اسطرح آوین کہ ایک شروع مین ہو اور دوسرا آخر مین تو اس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنح یعنے بازو دار کہین گے جیسے ع راز نہفتہ فاش شد از نالہائے زار چ دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے مشتق ایک مصرعہ یا بیت مین جمع ہون جیسے ع با من قران کنند و قرینان من نہ پسند + اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونون کے مشابہ ہون تو اسکو شبہ اشتقاق کہتے ہین جیسے ؎ خضر الہامی کہ ہمچو اسکندر + لشکر شد جہان کشاید + اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات مین سے لکھتے ہین -

تجنیس مکرر

تجنیس خط

تجنیس قلب

صنعت اشتقاق

صنعت رد العجز علی الصدر

سوم صنعت رد العجز علے الصدر اسکا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہی وہ یہہ ہے کہ عروضیون نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہین مصرعہ اول کے پہلے جزکو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول جزکو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونو مصرعونکے جو درمیانی رہے انکو حشو کہتے ہین تو اس صنعت کے یہ معنے ہوئے کہ آخر مصرعہ دوم مین وہی لفظ لانا جو مصرعہ اول کے شروع مین آیا ہے جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنون اینست علاجم بس + زنجیر دو زلف تو در پاے من شیدا- لیکن تین صورتین اس کی اور ہین اول یہہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو مین واقع ہو- دوم یہہ کہ عروض مین واقع ہو- سوم یہہ کہ ابتدا مین واقع ہو تو صورت اول کے ساتھہ ملکر یہہ چار صورتین ہوئین اور انکی پھر چار چار صورتین ہین اس لئے کہ دونو لفظ بعینہ ایک ہونگے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہون گے تو سب صورتین سولہ ہوئین- اول کی مثال ہمنے لکھدی ہے باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ لکھے دیتے ہین مثال اس صورت کی کہ حشو مصرعہ اول اور عجز مین ایک سے لفظ ہون ؎ یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش زاہد از گوشہ خلوت دل خود را بازآر + مثال اس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہون ؎ در عاشقی و دلبری اے دلبر شیرین + من رنجبہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیرین + مثال اس صورت کی کہ ابتدا اور عروض ایک سے ہون ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شیخ + ملخ بوستان خورد و مردم ملخ + اور مثالین انہین پر قیاس کر لینی چاہئین چہارم صنعت لزوم ما لا یلزم یعنے لازم کر لینا

صنعت لزوم ما لا یلزم

ایسی بات کا جو ضروری نہو۔ ہرچند اصطلاح مین اس کا نام ہے کہ حرف روی یعنی قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جاے مثلاً شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جس مین لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہی لیکن حقیقت مین جس صنعت مین یہ بات پائی جاوے گی کہ کوئی خاص التزام کرلیا ہوگا وہ بھی اسمین شامل ہی چنانچہ ایک صنعت معاد ہے کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر مین آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اُسی سے ہو جیسے اس قطعہ مین قطعہ نایدبرمن دلبر آسایش جانم جانم طیران سیکند انجام ندانم + دانم نرود با ے تمنارہ مقصود + مقصود دلے نیست جز این شور و فغانم + اور اسی مین یہہ بھی داخل ہے کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کرلیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اُس سے خالی نہو جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اُسکے ہر مصرعہ مین شتر اور حجرہ موجود ہے اُس کا مطلع یہ ہے ؎ مراغم است شتر بار با بحجرۂ تن + شتر دلے نکشم غم کجا و حجرۂ من + اور اسی قبیل سے یہ ہی کہ ہر مصرعہ مین چیزون کا عدد مخصوص کردے جیسے خاقانی نے مثنوی لکھی ہی کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ مین چار چیزین ذکر کی ہین اُس کے اشعار یہہ ہین ؎ جمع آن بہر خدمت دیاس + ادریس و مسیح و خضر و الیاس + بستہ کمران چو حلقہ قدم + کیخسرو و سام و زال و رستم ؛ مستسقی جرعہ وقت تعجیل + جیحون و فرات و دجلہ و نیل ؛ روزی طلب آمدہ دمادم + دیو و ملک و پری و آدم + اور ایک صنعت قطع الحروف ہے یعنی یہ التزام کرنا کہ تمام کلام مین کوئی معین حرف ہجی نہ آوے مثلاً الف نہو جیسے اس رباعی مین رباعی خورشید سپہر سروری ختم

منقوط

رسل + در مسلک عقل رہرو جزو و کل + در چشم خرد ہہیست زخشش گلشن قدس + جبریل بود در چمنش یک بلبل + اور ایک صنعت منقوط ہے یعنے یہہ التزام کرنا کہ کوئی حرف نے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ بینی زین جشن + اور ایک صنعت غیر منقوط ہے جسکو مہملہ کہتے ہین یعنے کلام مین ایسے لفظ لانے جن مین نقطہ نہو جیسے ع کحل مردم گرد راہ دلدل رہوار او + اور ایک صنعت رقطا ہے جسکے معنے سیاہی مین سفیدی ملے ہوئے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ کلام مین ایسے لفظ لاوین کہ ایک حرف نقطہ دار ہو اور ایک نے نقطہ ہو جیسے ع زلف سیہ تو جان من دزدیدی + اور ایک صنعت خیفا ہے جس کے معنے اُس جانور کے ہین کہ ایک آنکہہ سیاہ اور ایک سفید رکہتا ہو اور اصطلاح مین ایسے کلام کو کہتے ہین جس کا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک نے نقطہ ہو جیسے ع روح جنبش دہد ہمین گلہا + اور ایک صنعت فوق النقاط ہے جسمین اوپر ہی نقطے ہون جیسے

مہملہ

رقطا

خیفا

فوق النقاط

تحت النقاط

مقطع

موصل

ـــہ تا دشنۂ غمزہ راند در دل + زخمش در خون نشاند ہر دل + اور ایک صنعت تحت النقاط ہے کہ جسکے نیچے ہی نقطے ہون جیسے ـــہ بدیر و کعبہ گردیدم بہر سو چو او بسیار کم دیدم پریرو + اور ایک صنعت مقطع ہے جسکے سب حرف لکہنے مین جدا جدا لکہے جاوین جیسے ـــہ رخ زرد دارم ز دوری آن در + زدہ داغ دردم درون دل آذر + اور ایک صنعت موصل ہی جس مین التزام کیا جاوے کہ کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملا کر لکہہ سکین ـ موصل بدو حرف جیسے ـــہ چو من کاست گوئی شب فرقت تو + مہ نو کہ باشد بدین گونہ لاغر + اس سے آگے کا شعر موصل بسہ حرف ہے اور پہر موصل بچہار اور پہر موصل بہ پنج ـ

اورسب کلام کے موصل لکہہ سکنے کی مثال یہہ ہی ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس حبیب +

واسع الشفتین

اور ایک صنعت واسع الشفتین ہے کہ اوسکے پڑہنے مین دونون لب نہ ملین جیسے
ے درر ہے گر ترا گذارشدہ + سر راہ تو سر نثار شدہ + اور حقیقت مین یہ صنعت
قطع الحروف مین سے ہے کیونکہ ب اور پ اور میم کے نہ لانے سے دولب
نہین ملتے اور اگر یہ التزام کیا جاے کہ ہر کلمہ مین ان حروف مین سے کوئی ضرور

واصل الشفتین

ہو تو وہ واصل الشفتین کہلائیگی جیسے ے بت من وسبد م فریب بدہ + بلب
من لب پیالہ بنہ + اور ایک صنعت سجع ہے جس کا حال نثر کے اقسام مین بیان ہوچکا

ذوالقافیتین

اور ایک صنعت ذوالقافیتین ہے کہ ایک شعر مین دوقافیے لاوین جیسے ے
عقل وفرمان کشیدنی باشد + عشق وایمان چشیدنی باشد ؛ اور کبھی ردیف کو
دونو قافیون کے درمیان لاتے ہین اور اوسکو ذوالقافیتین مع الحاجب کہتے ہین
حاجب آڑکو کہتے ہین یعنے دونون قافیون مین ردیف مذکور حائل ہوگئی ہی جیسے
ے اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت + پیری تو بدانش وجوان داری بخت +
اسمین داری ردیف ہے اور اوسکے ادہر ادہر دوقافیے ہین - اور ایک صنعت

متلون

متلون ہی کہ شعر دوبحرون مختلف مین پڑہا جاوے جیسے مثنوی اہلی شیرازی کی
جسکا نام سحر حلال ہی اسکے اشعار یہہ ہین ے اے شدہ در خانہ جان منزلت +
خانہ جان یافتہ زان منزلت ؛ اے شدہ مہر رُخ تو زین چرخ + چرخ ازان
آمدہ در عین چرخ + اگر اضافات کو مختصر کرکے پڑہو تو وزن مفتعلن مفتعلن
فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہوگا اور اگر کھینچکر پڑہو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلن رمل مسدس محذوف کا ہوگا اور اسمین شاعر نے یہہ بھی کمال کیا ہی

کہ ہر شعر ذو قافیتین ہے اور دوسرے قافیہ مین صنعت تجنیس ہے۔ اور مستلون کی اقسام مین سے ایک منقوص ہے کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کردیا جاتے تو رباعی کا وزن رہجای اور معنے بدستور رہین جیسے ؎ درد ہجر آمد و افزود مرا حسرت و غم۔ صبر آرام شد از جانم و با دوست بہم۔ اسکا وزن رمل مجنون ہی لیکن اگر درد اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہجاتا ہے اور اسیکی قسم محذوف ہی کہ مصرعون کے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجاے جیسے ؎ در غالیہ دان بنیم آن تنگ دہان لیکن + پسی گوہر جان پرور در غالیہ دان داری + اسکا وزن ہزج اخرب ہی مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سے رباعی کا وزن رہجاتا ہے۔ اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے کہ اعداد کو بترتیب یا بے ترتیب ذکر کرین۔ جیسے ؎ یک دو شد از سہ حرفش چار اصل و پنج شعبہ پشمش روز و ہفت اختر نہ قصر و ہشت منظر + یعنے اُس کے جاہ سے کہ تین حرف کا ہے یہہ اشیا دونی ہوگیئن۔ اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہے کہ کسی موصوف کی پیہم صفات مذکور کرین جیسے ؎ خداوند بخشندہ دستگیر + کریم خطا بخش پوزش پذیر + اور ایک صنعت توشیح ہے جسکے معنے حمائل پہنانے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاوین کہ مصرعہ کے حرف اول کو اگر جمع کرین تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے سے حاصل ہو۔ اور اسیطرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری مین پڑہا جاے یہہ سب تفنن طبع کے لیے ہین تنبیہ منشی کو چاہیے کہ جب لفظی صنعتون کیطرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ صنائع

منقوص

محذوف

سیاق الاعداد

تنسیق الصفات

توشیح

پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور لفظ چکنے ہونگے تو ایسا ہوگا کہ گویا زربفت کی جھول گدھے کو پہنادی

باب دہم عروض وقوافی کی مختصر بیان مین

آسمین دو فصلین ہین اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہین

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونیکو کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے یعنے جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اوتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین دونون کلمون کی مختلف ہین۔

بحر چند کلمات موزون کا نام ہے جنپر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین۔

رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہے اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین یا افاعیل و امثال بولتے ہین۔

اصول رکن کے اجزا کو کہتے ہین۔

تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہین اور اسطرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اُسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مذکور ہوگے۔

زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھہ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہوجاوے یا کچھہ زائد ہوجاوے تو اوس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اُس رکن کو جس مین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اوس بحر کو

بھی جس مین رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین۔

سالم وہ بحر یا رکن جس مین تغیر نہوا ہو۔

فصل اول عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جسمین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اُس مین ذکر بحرون کا اور اُنکے ارکان و زحافات کا ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اصول جنسے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد۔ لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد۔

پھر سبب کی دو قسمین ہین۔ اول سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اول حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے سر۔ دوم۔ سبب ثقیل جس کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من۔

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اول مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ عشق ترکیب توصیفی مین مثلاً عشقِ چلبی اور فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پاے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونون اصول سے سات ارکان بحرونکے بنتے ہین جنکو افاعیل ہفت گانہ کہتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنے فَعُولُن اور فَاعِلُن۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مَفَاعِیلُن مُستَفعِلُن مُتَفَاعِلُن فَاعِلَاتُن مفعولات پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو

پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہے اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اول مین وتد مقدم ہے اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی۔ اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیان مین ہے اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین۔

تنبیہ سواے ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہے یعنے مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا۔

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین انیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اکثر شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اس تفصیل سے کہ رجز رمل کامل متدارک متقارب ہزج - یہ چھون بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار پیدا ہونے سے ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہ پانچ بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہین ہوتے - چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھ والی کو مثمن یعنے ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے -

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اسطرح کے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا اونکو لکھنا فضول جان کر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہی -

پس جاننا چاہیئے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین اُنمین سے بعض تو ایسے ہین کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین۔

جو زحاف کہ ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل بھی ہین وہ گنتی مین چار ہین اوّل ثلم بفتح ثاء مثلثہ وسکون لام اُس زحاف کا نام ہے کہ رکن فعولن سے ف کو ساقط کرین اسصورت مین عولن رہیگا اوسکی جگہہ اسکا ہموزن فعلن مستعمل ہے اور اس زحاف کے رکن کو اَثلم کہا کرتے ہین دوم جب بفتح جیم وتشدید باء موحدہ وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گرجاوین صرف مفا رہجاوے اُسکی جگہہ اُسکا ہموزن فَعَلْ بولتے ہین اور اس زحاف کے رکن کو مجبوب کہتے ہین سوم خرم بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونیکو کہتے ہین اسکے باعث فاعیلن رہتاہے اُسکی جگہہ مفعولن اُسکا ہموزن مستعمل ہے اور رکن کا نام اسصورت مین اَخرم ہوتاہے چہارم کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہے مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہین گے اور رکن مکشوف بولا جاویگا۔

اور جو زحاف کہ رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اوّل اذالہ بکسر الف وذال معجمہ یہہ ہے کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اُسمین ماقبل آخر الف زیادہ کرین جیسے مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسے جزکو مذال کہتے ہین دوم تسبیغ بہ سین مہملہ وغین معجمہ یعنے جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اُس مین الف زیادہ کیا جاوے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اُس کی جگہہ اسکا ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے تنبیہ یہ دونو زحاف

ایسے ارکان مین واقع ہوتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون یعنے عروض اور ضرب مین
واقع ہوتے ہین صدر اور ابتدا اور حشو مین نہین آتے تیسرا حذذ بفتح حاء حطی
وہر دو ذال معجمہ اس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گرجاوے مثلاً فاعلن
سے فار ہجاوے تو اسکی جگہہ فع کہین گے اور رکن کو احذ بولینگے چوتھا حذف کہ آخر
رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہین جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے
تو فعو رہے گا اوسکی جگہہ فعل مستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف ہے پانچوان
خبن بفتح خاے معجمہ و سکون باء موحدہ جس رکن مین کہ اول سبب خفیف ہو
اسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونے کو خبن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے
الف ساقط ہو تو فعلن بکسرہ عین رہیگا اور یہہ رکن اسصورت مین مخبون کہلاویگا
چھٹا طی بہ فتح طاء مہملہ و یاے مشدد اسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب
خفیف ہون اس مین سے چوتھا ساکن دور ہووے مثلاً مستفعلن مین سے
اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن مفتعلن بولین گے
اور رکن کو مطوی کہین گے ساتوان قصر یعنے جس رکن کے آخر مین
سبب خفیف ہو اس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اس کے ماقبل کو
ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون
لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا آٹھوان قطع یعنے جس رکن کے آخر مین
وتد مجموع ہو اوسکے آخر کا حرف گرا کر ما قبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن
گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہوجاوے گا اسکی جگہہ فعلن کہین گے
اور رکن مقطوع کہلاوے گا نوان قبض جس رکن مین کہ پانچوان

حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اسکے دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اسصورت مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گرادین تو فعول بضم لام رہیگا

دسوان کف بفتح کاف و تشدید فاکہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف کہلاویگا

گیارہوان وقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اسکے متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات بسکون تا ہوجاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے۔

بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اس صورت مین اُسکا نام دو ناموں سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن ہو اور دوسرے مین قطع وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاوے گی اور علی ہذا القیاس اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہوجاوین تو اُسکا نام بھی مرکب ہوتا ہی لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا نام رکھہ لیا ہے اس جہت سے اُنکو بھی لکھہ دیا جاتا ہی پس ایسے زحاف پانچ ہین

اوّل خرب بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا نام ہے مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے تو فاعیل بضم لام رہتا ہے اُسکی جگہہ مفعول بولتے ہین اور رکن اخرب کہتے ہین

دوم شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تاے فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام ہے مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت سے دور ہوجاوے تو فاعلن رہے گا اور رکن اشتر کہین گے۔ **سوم**

شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرایا جاوے تو فعلات بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم کشف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرکت ت کی وقف کے باعث دور ہووے اور وہ ت بباعث کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اسکی جگہہ مفعولن کہین گے اور رکن کا نام مکشوف ہوگا پنجم ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے اول بباعث حذف لن دور ہوا پہلے مفاعی مین سے بباعث قصری دور ہوکر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اسکی جگہہ فعول بسکون لام لوبلین گے اور رکن کو اہتم کہین گے۔

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اسلیئے اسکا طریق لکھنا ضرور ہے پس بموجب مذکورۂ بالا تقطیع اسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کے ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہوجاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جزو ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جزو کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جزو ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہوجاوے پس اس ہموزن کرنے کے لیئے قواعد مفصلۂ ذیل کام آتے ہین۔

قاعدہ اول۔ وزن کرنے مین سکون وحرکات کے شمار اور جگہہ برابر ہونی چاہیئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا وزن فعلن ہے یعنے جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین

اسیطرح اون الفاظ مین بھی ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہے تو وہان بھی ہونا
چاہیئے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہے تو وہان بھی ہووے -
قاعدہ دوم تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہے یعنے جو زبان سے
نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نجاوین وہ تقطیع
مین شمار نہونگے ایسے حروف یہہ ہین -
اوّل الف لفظ این آن از وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑہنے مین اُسکے ماقبل کا
حرف یٓ یا آ یا زٓ سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہوگا
مثلاً ع جز این نیستم چارہ در سرشت + اس مصرعہ مین الف لفظ این کا ملفوظ نہین
دوم نون غنّہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین وغیرہ کا
بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اسطرح کا نون تقطیع سے
ساقط ہوگا مثلاً زمان کو بجاے زما سمجھین گے اور اگر عروض وضرب مین واقع
ہوگا تو بجاے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ
بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کیجگہہ شمار ہوگا -
سوم - واو معدولہ کہ ہمیشہ ملفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور ہوگی مثلاً
خواب کو خاب کی جگہہ سمجھین گے -
چہارم ہاء مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہے جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین
شعر کے آوے گی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین
آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی -
پنجم - واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اوسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس

مصرعہ مین ع پناہ بلندی و پستی و توئی + ایسی واؤ بھی تقطیع مین داخل نہین ہے لیکن اگر ضمہ ما قبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضایل و کسب کمال + یا مثل واؤ ابتداء کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع بدہ دگرنہ ستمگر بزور بستاند + توان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی۔

ششم الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہہ بھی داخل تقطیع نہین۔ غرض سوا ان چھون کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا۔

قاعدہ سوم۔ اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہہ آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع نگہدار مارا زراہ خطا۔ اسکی تقطیع یہہ ہے کہ۔ نگہدا فعولن رمارا فعولن الخ۔ غرض کہ ر نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہے متحرک ہوگئی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونو بحال رہین گے۔

قاعدہ چہارم۔ اگر حرف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن بحال رہے گا اور دوسرا متحرک ہوجاویگا اور باقی حذف ہوجاویگا جیسے ع راست تیر ایاز اے محمود + تقطیع اول رکن کی یہہ ہوگی۔ راس تیر فاعلاتن پس س لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی۔ اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہین گے اور تیسرا

دور ہو جاویگا۔ غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع نہین ہوتے۔

قاعدہ پنجم۔ بعض الفاظ ایسے ہین کہ اُنکے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے جاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین اامد دو الف سے خیال کرنا چاہیئے اسیطرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑہا جاتا ہے جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیر کی ر کا کسرہ تو اُسکی جگہہ ایک ی ساکن تصور کرنی چاہیئے اسطرح کی ی کو یاے باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو اُسکو دو حرفون کی جگہہ جاننا چاہیئے مثلاً فرّح کو بجاے فررح سمجھین گے۔

قاعدہ ششم۔ حروف علت یعنے واوٗ الف یاکہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین۔ بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ اُنکا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہے پس ایسی صورت مین اُنکے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہے اور یہہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع چو آن جملہ را سعدی املا کند۔ اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اس لئے داخل تقطیع نہونگے صرف حرکات ماقبل کافی ہین۔

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے جس سے مشہور بحرونکا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہے

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۱۔ خفیف سدس مجنون مقصور " " " محذوف	وزن بحر خفیف گویم بات راز دل باسگِ درش گویم	فاعلاتن مفاعلن فعلات فاعلاتن مفاعلن فعلن	رکن دوم مستفعلن تہا جو خبن کے باعث مفاعلن ہوگیا اور رکن مجنون اور مقصور یا محذوف دونو ہے اور یہہ بحر سدس ہی آتی ہے
۲۔ رجز مثمن سالم رجز مثمن مذال رجز مثمن مطوی مجنون	برخیز ای صاحب سخن بحر رجز را یاد کن ثابت غم تنہائی و باطل خیالِ خانمان مطرب خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو۔	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	اسمین صرف آخر کا رکن مذال ہوتا ہے، اسمین اول رکن مطوی ہی اور دوسرا مجنون اسیطرح آخر تک بترتیب ہے
۳۔ رمل مثمن مقصور رمل مثمن محذوف رمل مثمن مشکول	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات ای متاع درد در بازار جان انداختہ بغلامی تو مارا خبر از جہان برآمد	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فعِلاتُ فاعلاتن فعِلات فاعلاتن	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف آتا ہے۔ اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
رمل مثمن مخبون مقصور	میکنم ہر نفس از دست فراقت فریاد	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلات	صدر سالم ہی باقی مخبون اور ضرب مقصور بھی۔
؍؍ ؍؍ محذوف	دل من داند و من دانم و داند دل من	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن	سب ارکان مخبون ہین اور ضرب محذوف بھی
رمل مسدس مقصور	بادشاہا جرم ما را در گذار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے+
؍؍ ؍؍ محذوف	بشنو از نے چون حکایت میکند	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	
رمل مسدس مخبون مقصور	عاقلان را نبود پیشہ بغض	فاعلاتن فعلاتن فعلات	رکن اول سالم اور دوسرا مخبون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی
؍؍ ؍؍ ؍؍ محذوف	مشک آنست کہ بوید از خود	فاعلاتن فعلاتن فعلن	
سریع مسدس مطوی موقوف	بحر سریع آمدہ اے نیکذات	مفتعلن مفتعلن فاعلات ؍؍ ؍؍ ؍؍	اول و دوم رکن مستفعلن بطی کی جہت سی مفتعلن ہوگیا اور آخر کا رکن مفعولات ہی جو طی اور وقف سی فاعلات ہوگیا ہی+
سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف	شیر خدا شاہ ولایت علی	مفتعلن مفتعلن فاعلن ؍؍ ؍؍ ؍؍	اول و دوم مطوی اور آخر مطوی موقوف مکشوف ہے یہ مثمن نہین آتی+

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۵ کامل مثمن مذال کامل مثمن سالم	تو بحر کامل اگر سہی پی وزن آن بکنم بیان زدلم نکرد یکے گذر زقفا آن دگری رسد	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	صرف آخر کا رکن مذال ہے۔
۶ متدارک مثمن مقطوع " " سالم متدارک مخبون یا مقطوع مضاعف	بحر تدارک از بر میکن چو رخت بنود گل باغ ارم مثلث بنود کس دو دنیا در حلم و سخائی ہیمتا	فعلن فعلن فعلن فعلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فعلن فَعِلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مقطوع ہین اصل مین فاعلن تھا۔ سب ارکان مخبون ہین۔ دوسرا اور چھٹا رکن مخبون ہی باقی مقطوع اور کبھی آخر کا رکن اخذ بر وزن فع بھی ہوتا ہی اور مضاعف سے یہہ غرض ہی کہ بحر کے ارکان آٹھ کیجگہہ سولہ کر لئے گئے ہین اور ہندو لے...... فعلن کو بحر طویل کہتے ہین
۷۔ متقارب مثمن مقصور " " محذوف	سخن را بود در تقارب قبول کرمیا بہ بخشائے بر حال ما	فعولن فعولن فعولن فعول فعولن فعولن فعولن فعل	صرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہی۔

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم	نتوان گذشتن آسان ازان کو	فعلن فعولن فعلن فعولن	اوّل رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک +
متقارب مثمن مقبوض اثلم	ز درد ہجرت چہ چارہ سازم	فعول فعلن فعول فعلن	اوّل رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک +
״	لطف تو سازی برمن عاجز	فَعَل فعولن فعل فعولن	اوّل رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بترتیب +
متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف	زہی جمال تو قبلہ جان حریم کوے تو کعبۂ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اوّل مقبوض دوم اثلم بترتیب +
״ ״ ״	زلف دل آرا بر مہ رویت تیرہ شب است و آتش موسےٰ	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اوّل مقبوض و اثلم دوم سالم بترتیب +
״ ״ سالم	زمین گرد داز نعل اسپان مغربل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی مسبغ بھی آتا ہے خواہ سالم ہو یا اثلم +
مجتث مثمن مخبون محذوف	بہ بحر مجتث اگر دم زنی درنگ مکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	رکن اوّل و سوم مستفعلن تھا خبن سے مفاعلن ہو گیا اور دوم مخبون اور آخر مخبون و محذوف
مجتث مثمن مخبون مقصور	سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بشرح صدر مقصور

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۹- مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	بحر مضارع است دران گوہر سخن	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	اول اخرب ہے دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف
" " مقصور	یارب نصیب ہیچ سلمان دگر مباد	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	" " " " مقصور
مضارع مثمن اخرب	از تو مخا بنا ید دانی کہ نیک دانم	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	ایک جز اخرب اور دوسرا سالم بترتیب اور رکن
۱۰- منسرح مثمن مطوی مکشوف	یاد نما منسرح پند مرا گوش کن	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	رکن اول مستفعلن تہا جو طی کے سبب مفتعلن ہو گیا اور دوم مفعولات تہا جو طی اور کشف کی سبب فاعلن ہو گیا
منسرح مثمن مطوی موقوف	نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات	رکن اول مطوی ہے اور دوسرا مطوی و موقوف بترتیب
" " " مجدوع	ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	اول و سوم مطوی ہے دوم مطوی محذوف آخر مجدوع -
۱۱- ہزج مثمن سالم	مدہ بحر ہزج از دست بر دل میں زند ناخن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن -	
ہزج مثمن مسبغ	باہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار ست	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان -	صرف رکن آخر مسبغ ہے باقی سالم

دوم مکفوف آخر اخرب ہے

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن۔	رکن اوّل اخرب ہے اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف
″ ″ ″ مقصور	المنۃ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل۔	″ ″ ″ ″ ″ آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جز اخرب ہے اور ایک سالم بترتیب۔
ہزج مثمن مقبوض	دلم بروں شد از غمت غمت ز دل بروں نشد	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	سب ارکان مقبوض ہین۔
ہزج مثمن اشتر	وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی	مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہے دوم سالم بترتیب۔
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم	سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر اہتم۔
ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب	از وحدت شد فروغ خورشید فلک	مفعولن فاعلن مفاعیل فعَل	اول اخرم ہے دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب۔

فائدہ یہ دونوں وزن رباعی کے ہین صورت اول مین رکن اول مفعول رہتا ہے اور دوم وسوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہے اور آخر کا رکن فعول یا فعَل یا فع یا فاع ہوتا ہے اور دوسری صورت مین اول ہمیشہ مفعول رہتا ہے اور دوم وسوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہوتا ہے اور آخر کا رکن مثل صورت اول کے چار طرح آتا ہے غرض کہ دونون صورتون کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہین پس رباعی کے کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اسیصورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو +			
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالان۔	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل۔	آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے۔
ہزج مسدس محذوف	الٰہی غنچہ امید بکشا۔	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	اے برزدہ دامن بلا را۔	مفعول مفاعلن فعولن	اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف۔
" " " مقصور	چون دردِ مردمی نہی پاے۔	مفعول مفاعلن مفاعیل	" " " " مقصور۔
ہزج مسدس اخرم اہتم	با من باشی بسم اللہ۔	مفعولن مفعولن فاع	اول و دوم اخرب ہین اور آخر اہتم۔

فائدہ اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہین اسیطرح رکن آخر کا ایک مصرعہ مین مسبغ اور دوسرے مین سالم ہونا یا ایک مین اور دوسرے مین مطوی و کشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ مین سالم اور دوسرے مین مخبون ہونا کچھہ مضائقہ نہین + ++

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے مصرعونکے آخر مین مکرر ہون اُنکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اُسکے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنے دونون جیسے گذرا یا فقط معنے مختلف ہون جیسے بینی کہ دونون مصرعونکے آخر مین بجائے قافیہ آوے اور ایک جگہہ بمعنے عضو معین اور دوسری جگہہ بمعنے فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرد اور برد کا مثلاً قافیہ کرین ۔ دوسری شرط یہہ ہے کہ مکرر ہونیوالے حروف کلمۂ مستقل نہون پس اگر یہہ دونون شرطین نہونگی یعنے کلمات مکرر لفظ و معنے مین متحد ہونگے اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہین گے بلکہ ردیف بولین گے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ اے متاع درد در بازار جان انداختہ + گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ + کہ انداختہ متحد اللفظ و المعنی بھی ہے اور مستقل بھی اس لئے ردیف ہی اور ردیف صرف شعرائے عجم کے اشعار مین ہوتی ہی۔

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہین وہ سات ایک تو اُنمین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہے اور باقی چھہ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اُسکے ساتھ آتے ہین جو صرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہے اُسکو روی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ نداریم غیر از تو فریاد رس + توئی عاصیان را خطا بخش و بس + حرف سین لفظ رس اور بس مین روی ہے بدون روی کے قافیہ نہین ہوسکتا یہہ

اصل قافیہ کی ہے دوسرا حرف قافیہ کا رِدف بکسر را ہے اور ردف حرف مدہ کو
کہتے ہین یعنی اون حروف علت کو جو روی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے
واقع ہون اور اونکے ماقبل کی حرکت بھی اُنکے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور بیش
اور پیش کی ی اور گور اور شور کی واو اس طرح کی ردف کو جو متصل روی کے آوے
اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ تشویش گرد آمدے بمکان + شوق شدی ہمنشین در زمان
مکان اور زمان مین ن روی اور الف ردف اصلی ہے اور اگر روی اور حرف مدہ یعنے
ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اُس ساکن کو ردف زائد کہین گے اور حرف
مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین ؎ در سخن پر کشید مغز و پوست + لفظ و معنے خوب دارد
دوست + ت روی ہے اور س ردف زائد اور واو ردف اصلی اور ردف خواہ
زائد خواہ اصلی اسکا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہے مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست
کہین کہ جسمین ردف اصلی مختلف ہے تو جائز نہوگا اسیطرح اگر دوست کا قافیہ کوفت
لاوین جسمین ردف زائد مختلف ہے تو یہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہہ
واو یا یا معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ ہی دونو حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ
نور کا لفظ گور کے ساتھہ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھہ کیا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ
متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین تیسرا حرف قافیہ کا قید ہے یعنی وہ ساکن جو
سواے ردف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت
جسکے ماقبل کی حرکت اُسکے مطابق نہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین
واو اور ی اور ب حرف قید ہین اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے مثلاً
تخت کا قافیہ طشت نہین کر سکتے چوتھا حرف قافیہ کا تاسیس ہے یعنے وہ الف کہ اوسمین

اور ردی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس
حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اُنکا موافق ہونا
قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہی حالانکہ بیدل مین
بالکل تاسیس ندارد ہے اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل
ایک مین ص ہے اور دوسری مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہے یہہ وہ حرف
غیر مستقل ہے جو بعد ردی کے لاحق ہوتا ہے مثل ہاے نسبت یا یای مصدری
یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ؎ اے خالق ہر بلند و پستی۔
شش چیز عطا بکن زہستی + اسمین ت ہستی اور پستی کی ردی ہے اور ی علامت
مصدری کلمہ غیر مستقل وصل ہے ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہے یعنی وہ حرف
غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ در ستایش زار جمند یہا + سیکند کوتہی بلندیہا +
اس شعر مین د ردی ہی اور ی علامت مصدر وصل ہے اور ہا علامت جمع خروج ہے
اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہے جیساکہ مثالون سے معلوم ہوا +

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیے کہ چھہ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول رس
بفتح راے مہملہ و سین مہملہ کہ فتح ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم اشباع بکسر الف
و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین سوم حذو بفتحہ حاے حطی و ذال معجمہ و واو
حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہے اسکا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے
ساتھہ قافیہ نہین کرسکتے۔ چوتھی توجیہہ ردی ساکن ماقبل کی حرکت کا نام ہے اور یہ بھی
یکسان ہونی چاہیے اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً لبر کو صابر کے ساتھہ قافیہ

فائدہ اگر حرف روی کے ساتھ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل ردی یا
قید کا بعضوں کے نزدیک درست ہے جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً کہ اس
صورت مین ت ردی ہی اور ہ وصل اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید کا درست ہوا
پانچوین مجری حرف روی کی حرکت کا نام ہی اسکا اختلاف بھی درست نہین چھٹے
نفاذ۔ حرف وصل کی حرکت کا نام ہے اور یہہ بھی یکسان ہی رہتی ہے۔

عیوب قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقوا وہ یہہ ہی کہ ردی
یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہوجاوے مثلاً دَر اور دُر کا قافیہ ہوجاوی یا سَست
اور سُست کا قافیہ آجاوے دوّم اکفا وہ یہہ ہے کہ حرف ردی ایسے حرف سے
بدلجاوے جو اُسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی کا ردی مین واقع
ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھ ہوجاوے تیسرا اسناد وہ یہ ہی کہ ردف کو مختلف لائین
جیسے زمین کا قافیہ زمان لاوین چوتھا۔ ایطا یعنے ایک ہی قافیہ کو دو بار لاوین اسکی
دو قسمین ہین ایک جلی یعنے ظاہر وہ یہہ ہے کہ ردی کسی ایسے حرف کو کرین جسمین لیاقت
اصل ہونے کی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونے کے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع
کو مثلاً ردی ٹھہراوین اور داشتن کو باختن کے ساتھ ہم قافیہ کرین یا کند اور دہد کو قافیہ کرین
تو اسطرح کا قافیہ درست نہین اور خفی یعنے پوشیدہ ایطا یہہ ہے کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو
مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی آب موجود ہی مگر وہ گل کے
ساتھ ایسا متحد ہوگیا ہی کہ گویا ایک لفظ جداگانہ معلوم ہوتا ہی پس اسطرح کا مکرر ہونا درست
اقسام قافیہ۔ قافیہ کی دو قسمین ہین ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا۔ اصلی وہ ہی جو لفظ اصلیت

خود قابلیت قافیہ ہونیکی ہووے جیسے اکثر اشعار کے قافیہ ہوتے ہین اور بنایا ہوا وہ ہی کہ کسی کلمہ
کو دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنے کی کیجاوے جیسے اس شعر مین ؎
کسے کوزین میان گویا نباشد + ز لطف فارسی بیگانہ باشد + کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ گویا نہین ہوسکتا
مگر جب اوسکو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ تو اسمین قابلیت قافیہ ہونیکی بیگانہ کے ساتھ ہوگئی
اب قافیہ باعتبار حرکات و سکون کے چار قسم پر ہے اول یہ ہی کہ قافیہ مین دو ساکن متصل
ہون اسکو مترادف کہتے ہین جیسے اِس شعر مین ؎ درینا کہ از نسل اسفندیار + ہمین بود باید ملک را
یادگار + کہ لفظ یار اور گار جو قافیہ کے اجزا ہین دونون مین دو دو ساکن ہین - دوم یہہ کہ آخر مین
ایک ساکن ہو اور اسکے پہلے ایک متحرک ہو اور اُس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک
ہو ایسے قافیہ کو متواتر کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بار ناموس خلق بر گردن + وہ چہ زیبا است
کار حق کردن + لفظ گردن اور کردن جو کلمات قافیہ کے ہین دونون مین متحرک و ساکن ترتیب
دو بار آئے ہین - تیسرے یہ کہ ساکن آخر مین یعنی ردی سے پہلے دو متحرک ہون ایسے قافیہ کو
متدارک کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ تکیہ مکن زینہار اے پسر + کہ روزی زدستش در آئی بسر +
کہ ر ردی سے پہلے دو متحرک ہین - چوتھے یہ کہ ردی کے پہلے تین متحرک ہون اسکو متراکب کہتے
ہین جیسے اس شعر مین ؎ عارضش نوبہار باغ ارم + داغ پروانگی چراغ حرم ؛ کہ حرف
ردی م سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین -
فائدہ حرف ردی اگر ساکن ہو جیسا کہ اشعار گذشتہ مین ہے تو ایسی ردی کو مقید
کہتے ہین اور اگر متحرک ہو تو اوسکو مطلق کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بشکند آسمان
ایوانش + نشکند طاق عہد و پیمانش + یہان حرف ن جو ردی ہے اور حرکت فتحہ
کی رکھتا ہے یہہ ردی مطلق ہی تمت

...ن اور دوسری کتاب کا اردو ترجمہ
...اور دوسرے ضمیمہ عروض مجتبائی
...مصطفائی بلا عروض
...انگلش کے واسطے بول چال
...دل کارروائی کے لیے خوب ہے
...القواعد اس میں جملہ قواعد صرف و
...فارسی کے مع عروض و اشتقاق
...بطور سوال جواب لکھے ہیں
...فارسی کے واسطے اس کتاب
...نہایت مفید ہے
...لاور
...مع حواشی مجتبائی
...مصطفائی رسمی کاغذ
...بکاغذ اردولی
...ترتیب فارسی حسین فارسی
...ضروری قواعد کے بعد
...مقالات کی نظم و نثر کی
...درج ہے
...صرف و نحو فارسی بطور رسالہ
...القواعد مصدر فیوض کی
...شہرت
...مصدر دوم بطور سوال جواب
...فصاحت فارسی

نثر الفصاحت
شجرۃ الامانی
جواہر الترکیب منظوم فارسی
نسخہ تعلیمیہ
اصول عجیبہ
انشای خرد افروز اردو
انشای بہار بیخزان
ایضا تقطیع کلان
مکتب نامہ
کاغذات کارروائی
ایضا میرٹھ
مکتوب صفدری حصہ اول
ایضا حصہ دوم بخط شکستہ
عروس ہندی اردو
اردوی معلی دہلی
رقعات عزیزی
معیار الاملا نظامی
رقعات احمدی
انشای سرور
انشای فائق
ایضا مصطفائی
" بکاغذ اردولی
ہفت ضابطہ

انشای صفدری
دستور الصبیان
ایضا مصطفائی
ایضا بکاغذ اردولی
انشائے دلکشا مصطفائی
بکاغذ اردولی
" لکھنؤ
انشای دہن کشا
رقعات عالمگیری
انشای جامی کشوری
انشائی بہار عجم نظامی کاغذ اردولی
ایضا کشوری
انشائے خلیفہ
" مصطفائی رسمی
" بکاغذ اردولی
انشای فیض رسان
انشای مادھو رام
انشائی عجیب کشوری
افصح الانشا نظامی
انشای منیر
رقعات بیدل
توقیعات کسرے مع ترجمے
رقعات مرزا قتیل

رسائل طغری
وقائع نعمت خان عالی
رقعات امان اللہ حسینی
شبنم شاداب کشوری
انشای نوباوۂ منیر
نثر الدرر
مکتوبات یاسین عظیم
انشائے بے نقاط
شرح ابوالفضل از مولانا غیاث الدین
مطبوعہ نولکشور
انشائے ابوالفضل
حسن عشق نعمت خان عالی کشوری
کلیات نثر مرزا غالب فارسی
پنج آہنگ - دستنبو - مہر نیمروز
نثر سلطانی
رقعات گلزار ولایت نظامی
مینا بازار
شرح مینا بازار از صہبائی
سہ نثر ظہوری
شرح سہ نثر ظہوری از صہبائی
پنج رقعہ محشی مجتبائی زیر طبع
ایضا نولکشوری
شرح پنج رقعہ از صہبائی

اعلان

کاپی رائٹ اس کتاب کا حسب ضابطہ محفوظ ہے کوئی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا
نہین جس قدر نسخے مطلوب ہون مطبع ہذا سے طلب فرمائین۔

واضح ہو

کہ اس مطبع مجتبائی دہلی مین ہر قسم کے قرآن شریف حمائل سادہ مترجم (اسی مطبع کی مطبوعہ
شریف مصری و مترجم ایک اشرفی فی غلطی انعام والی بقیمت للعہ بلا جلد و مجلد درجہ اول (
محصول بذمہ ہوتی ہے) وکتب دینیات عربی فارسی اردو وکتب درسیہ مدارس عربی و
ونیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی و حضرت شاہ ولی اللہ و مولوی محمد قاسم صا
رحمہم اللہ و مولوی نذیر احمد صاحب و مولوی الطاف حسین حالی و شمس العلما مولوی ذکاء اللہ
وصاحب تفسیر حقانی جہت فروخت موجود ہین۔

و دیگر کتب مطبوعہ

مصر بمبئی کلکتہ لکھنؤ کانپور دہلی وغیرہ اور کتب متفرقہ نایاب زمانہ بھی
مطبع مجمع العلوم مطبع مجتبائی دہلی سے نقد قیمت آنے پر بکفایت ملسکتی ہین
العبد

محمد عبد الاحد

مہتمم و مالک مطبع مجتبائی دہلی ۱۸۹۳ء

انشاء ہرکرن
انشاء مطلوب
شمع دبستان
شمع شبستان
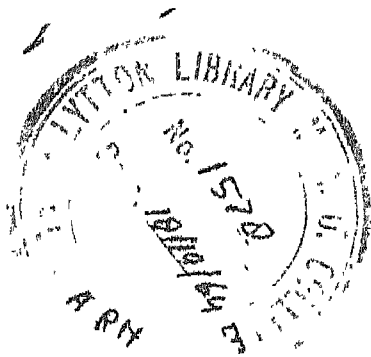
ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

بتوفیق منشی کن فکان فیض بخش سخن سبحان بہ طفیل رسول ذو المنن

انشاء ہرکرن

انشاء مطلوب

سنہ ۱۳۱۶ھ

شمع دبستان

شمع شبستان

باہتمام متوقع اجر عظیم قاضی عبد الکریم صاحب و قاضی رحمت اللہ ابن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم

در مطبع فتح الکریم واقع بمبئی رونق طبع یافت
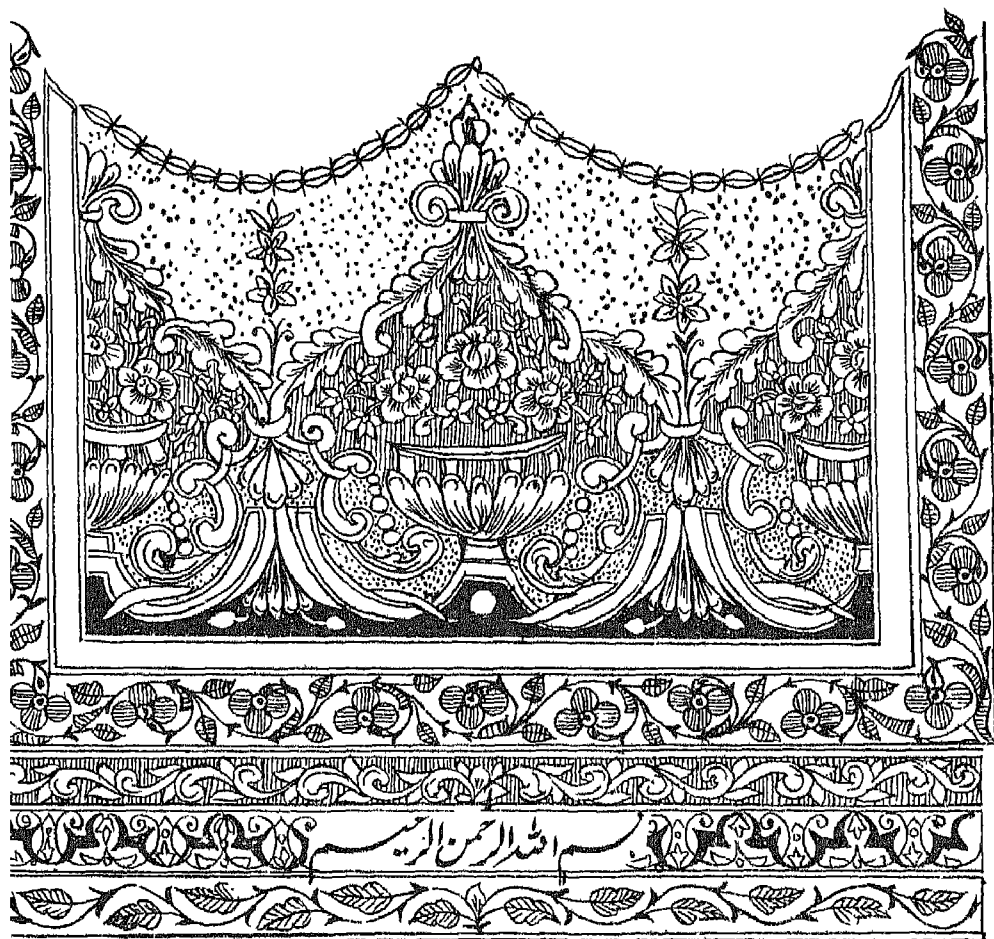
بعد از حمد و ثنای مر حضرت ایزد متعال و ثنا در ذو الجلال و الافضال آنکه بنده شکـ
و دلخسته عاصی فقیر حقیر بیچاره ان اضعف عباد الله الصمد الاکبر هرکرن ولد متهرا داس کنبو
ملتانی روزی در بلدهٔ دار الخلافت مستقر الصحبت یاران پسندیده و دوستان سنجیده
نشسته بود بعضی از دوستان گفتند که تو مدتی در خدمت نواب مستطاب معلی
القاب غفران پناه رضوان دستگاه حاتم زمان نوشیروان عصر اعتبار خان منشی بوده
و عمر خود را در فن انشا صرف کردی چیزی بطریق یادگاری بنویس که مردم بخواندن و نوشتن آن
بهره حاصل نمایند بحکم اشارت آن عزیزان خطی چند بعبارت شکسته و گسسته بقلم آورد
که طالبان این فن را در نوشتن روزمره بکار آید این کتاب مشتمل گشت بر هفت باب

التماس از فضلائے روزگار و بلغائے ادوار آنست ہر جا کہ در عبارت خطائی واقع شود
بذیل کرم بپوشند و قلم اصلاح بر آن جاری دارند

بیت

بپوش گر بخطای رسی و طعنہ مزن — کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

باب اوّل سلاطین بسلاطین نویسند

حمد و سپاس قادر بیچون را کہ ہمہ ربع مسکون را بپادشاہان و مرزبانان را فراخور
ہر کدام بید قدرت خود انعام نمودہ و نوازشہائے بے اندازہ فرمودہ پس مردم را باید کہ شکر
این مواہب عظمی بر خود لازم دانستہ در رعایت احوال رعایا و برایا کہ بدایع و دایع خالق اند
بجان کوشند و عذر رسی مظلومان و ملہوفان و ستم رسیدگان بواجبی نمایند و باحوال
یتیمان و بینوایان پردازند و دلہائے گوشہ نشینان و متجردان خداپرست کہ لب بخواہش
نمی کشایند بدست آورند و آسودگی خود را در آسایش خلایق بدانند کہ درین صورت
موجب خوشنودی حق سبحانہ و تعالے و باعث قوام بنیان سلطنت و جہانداریست
لیکن این آرزو وقتی میسر می شود کہ پادشاہان ممالک بقسمت خود راضی بودہ و میان

یک دیگر رابطۂ اخلاص وشیوۂ اتحاد را انتظام دہند کہ تا خلق اللہ در مقام آسودگی بودہ شکرانہ حضرت صمدیت بجا آورند و سوداگران ممالک محروس را از یک دیگر دانستہ آمد و رفت بے مزدہ باشند و بنفایس بہر دیار خلایق را محظوظ گردانند چون ہمگی ہمت وجملگی نیت این نیازمند درگاہ ایزدی مصروف بر آنست لہذا بجہت استحکام مبانی محبت و وداد زبدۂ مخلصان با اعتقاد قدوۂ محترمان باخلاص خواجہ ابوالحسن را بملازمت آن سلطنت پناہ فرستادہ شد کہ بعضے مقدمات کہ مرکوز خاطر ہمایون است وبعبارت درنمی آید بزبانی در خلوت بعرض گرامی آن سلطنت پناہ رساند و ادراک مرضی خاطر عاطر نماید کہ ازین طرف نیز ہمان معمول شود و طریقۂ یگانگی و یک جہتی آنکہ پیوستہ طریق رسل و رسایل را مسلوک دارند و ہیچ جدائی تصور ننمایند و از نفایس این دیار ہرچہ احتیاج باشد بے تکلف اعلام بخشند تا در ارسال آن شرایط اخلاص بتقدیم رسد بالفعل بعضے سوغات علحدہ مصحوب خواجہ مذکور ارسال یافتہ بنظر اشرف خواہد گذرانید آفتاب دولت از افق ابہت وجلالت طالع و لامع باد

درجواب آن

نامۂ ہمایون وصحیفۂ مبارک مضمون مشتمل بیگانگی و یکجہتائے کہ مصحوب عزت آثار خواجہ ابوالحسن فرستادہ بودند بانواع تحالیف آن دیار در بہترین زمان رسید وخاطر ملکوت ناظر را فرحتی تازہ ومسرتے بے اندازہ روئے داد آنکہ رقم پذیر جانامۂ مودت شمامہ گردیدہ بود کہ فیما بین مبانی محبت و رابطۂ مودت استحکام پذیر بود در ممالک محروسہ بایک دیگر جدائی نباشد کہ موجب رفاہیت و آسودگی خلق اللہ تواند بود این معنے بغایت مستحسن افتاد کہ امرے شریف ترو عملے کوتر و لشارنعلق از دوستی و التفات نیست خصوصًا انتظام سلسلۂ کائنات منوط بر آنست حقا مدتیست کہ در خاطر ہمایون

مابود که یکے از مقربان درگاه و مزاج دان کار آگاه را فرستاده رشتهٔ رابطهٔ اتحاد و یگانگی درمیان آورده که خاص و عام از آسیب حوادثات روزگار در امان بوده مرفه الحال و فارغ البال باشند الا بواسطهٔ بعضے موالغات ضروری که شرح آن موجب تطویل است این آرزو درپردهٔ توقف مانده بود الحمد لله که آن سلطنت پناه درین باب سبقت نموده متحرک سلسلهٔ مودت شدند دلیل یک جهتی و یگانگی از همین تصور توان کرد درینولا نیز مشیخت پناه معتمد خاص شیخ کمال که یکے از مخلصان صادق الاعتقاد این دودمان عالیشان است بملازمت آن سلطنت پناه فرستاده شد درآنچه مصلحت ملک و آسودگی جمهور انام بوده باشد کوشیده پیوسته نسبت یگانگی و یکجهتی مرعی داشته ابواب رسل و رسایل مفتوح دارند که باعث ازدیاد مواد مودت خواهد بود بعضے از تحفهٔ این ولایت مصحوب مشیخت مآب مذکور ارسال داشته شد بنظر اشرف خواهد در آمد و آنچه مشار الیه زبانی عرض نماید یقین تصور فرمایند آفتاب دولت تابنده باد

برائی سلاطین در معذرهٔ محاربه

مشهود رای انور و ضمیر منیر محبت پرور عالی حضرت سلطنت پناه حشمت دستگاه ظل الله سلطان فلان میگردانند که دراین ایام بسمع همایون رسید که ولایت سرحد که از قدیم الایام تعلق ممالک محروسه است از دست آزار آن سلطنت پناه روئے بخرابی آورده و مال و اسباب سکنهٔ آن دیار را غارت نموده جلا وطن ساخته اند این معنی از دوستی و یکجهتی نمی نماید چند امیداند که تا حال چون ولایت ایشان از خود میدانم و باکدیگر جدائی نبود بنابر آن متصد ملک و ولایت ایشان نگردیم شنیده باشد که درین ملک چه قدر بادشاهان و بادشاه زاده و زمین داران بودند که در حصن حصین از افزونی ملک و مال و کثرت لشکر سر بکبر فرونمی آوردند و اصلا بحال رعایا و برایانی پرداختند و دست تطاول بمال

مردمان دراز نکرده بودند هرچند به نصایح سودمند آنهارا رهنمونی نموده از بے سعادتے
خود سخن نصیحت را گوش نکردند عاقبت چون نیت این نیازمند درگاه ایزدی محض بر رفاهیت
احوال خلایق بوده بتائیدات آسمانی وافزونی دولت روزافزون همه آنهارا ظاهر کردیم
هرکس که شوخی نمود جان ومال او را بغارت دادیم و بعضے که زنهار خواسته التجا بدرگاه
والا آورده از سر گناه آنها درگذشتیم واز جان ومال وناموس امان بخشیدیم چنانچه اکثر
شاهزادها حلقه بندگی در گوش کرده وغاشیه عبودیت بر دوش انداخته در سلک
بندهاے درگاه درآمدند وکمر خدمت وطاعت بر میان بسته فرمان بردار گردیدند مگر این آوازه
ملک گیری وفتوحات غیبی که خداے تعالی به بنده خود کرامت فرموده بسمع شریف ایشان نرسیده
مناسب آنست که رابطه اتحاد قدیم را مرعی داشته وانچه مال واسباب مردم آن ولایت بغارت
برده اند واپس دهانیده تلافی وتدارک تعدی گذشته نمایند وآن ولایت را در ساعت
بدستور حواله ملازمان این جانب نمایند که سکنه آن دیار بجای ومقام خود آمده آباد شوند ودر
خصوصیت واتحاد قدیم جانبین نقصان راه نیابد واگر خود خیال نوعے دیگر بخاطر آورده اند از برای
خدا خلق الله را پریشان نسازند هرجا که مقرر نمایند یکے از بندهاے درگاه آسمان جاه بدانجا
رسیده بخدمت ایشان حاضر شود

مثنوی

اگر صلح خواهی نخواهیم جنگ — وگر جنگ جوئی ندارم درنگ
دم از مهر زن یا بکین ده پیام — حکایت برین ختم شد والسلام

در جواب آن

نامه گرامی آن سلطنت پناه در اسعد زمان رسید آنچه از خرابی ولایت سرحد مرقوم بود خود دیده اند

کہ آن ولایت از قدیم الایام در تحت تصرف بزرگان این جانب بود عنایت چند گاہ از منافقت
بعضے از امرایان از تصرف اولیاے دولت قاہرہ بدر رفتہ چون بایکدیگر جدائی نبود ولایت
شمارا از خود میدانستیم بدین واسطہ مقید نشدیم کہ آن ولایت را بندہاے درگاہ داخل
ممالک محروسہ نمایند درین ولا چون فرزند اقبال مند سعادت مند یار میرزا یادگار بطریق
سیر و شکار بآن حدود عبور نمودہ ملازمان ایشان شرایط خدمت و اخلاص بجا نیاوردند
و اظہار یگانگی نہ نمودند فرزند مذکور از آنجا کہ ایام خوردسالی است تاب نیاوردہ آن ولایت
را بہ یکے از بندگان درگاہ سپرد کہ بخالصۂ شریفہ ضبط نمایند ازین رہگذر غبارے بر دامن محبت
آن سلطنت نرسد و آن کہ از فتوحات تازہ و تجمل خود اظہار نمودہ بودند بمعاملہ دنیا
مغرور و معجب نباید بود و برین چنین فتوحات تفاخر نباید کرد کہ چون سرداران آن ممالک
از شومی نفاق بغضب الوہیت گرفتار گشتہ اند از ملک و ولایت خود آوارہ شدہ بودند
اسیر و دستگیر کردن و ملک بیخداوند در تحت تصرف خود آوردن چہ قدر کار بود ہنوز شمارا
با شیران کارزار و ہژبران خونخوار کار نیفتادہ است ہرگاہ در میدان مردان درآیند آنزمان
معلوم خواہند کرد کہ آہن بہ آہن کوفتن چہ رنگ پیدا میکند ؎ +

بیت

اگر پادشاہی بمیدان درآئے   زناہر کرا ملک بخشد خدائے

خاطر منتظر و دیدہ براہ است ہرگاہ موکب اقبال عزیمت این حدود نماید یکے از خدمت
گاران درگاہ عرش اشتباہ متوجہ باستیصال ایشان گردد زیادہ چہ اظہار نماید + ؎ +

جواب نامہ

سپاس و ستایش مر داوریرا کہ از قدرت کاملۂ خود یک قطرۂ آب را در رحم نقش بستہ و از بسے بود

نموده آورده دارا پادشاه جهان گردانیده پس ضرور است که در اطراف و اکناف گیتی خصوصاً در
ممالک بیجاپور و گولکنده و صوبه آنکر و تا حد کناره دریاے خطبه و سکه و درعه شاهجهانی جارے
نمایند و شما را که در ملک دنیا خود مستقل هر هر پادشاه میگویانید انسب آنست که حبل الاطاعت
در ذنب خود اندازند و در شهرهای خود خطبه و سکه و درعه نام خود موقوف دارید وگرنه از چنگل شاهباز
تیز پرواز منقار ده گوشت و پوست کشیده و لغما بیور از ان جهان خوان یغما خواهند شد بگوش هوش
این سخن را خواب شنیده از غافل و خواب خرگوش بخواهید کرد که عقل در تجسس است بنابران زبده
امرایان وفاکیش خلاصه خوانینان ادراک اندیش جلیس مجلس خاص کرمنتخان را فرستاده شد هرچه
نموده دانند دران کوشند

جواب مراسله

منت ایزد راست که در جهان تکبر هیچ کس را نگهداشت بلکه کننده نخوت را با خاک برابر ساخت

بیت

مراو را رسد کبریا و منی — که ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلات بیرات خام طبع مرقوم نموده مرسول داشته بودند ظاهر و باهر گردید و این مقالات اظهر
من الشمس است که جمیع آثار شاهی و افسر پادشاهی از روز ازل داده اند چه شد که مهتر سلیمان چند
روز باد را افراز فرموده بودند آخر جهان نفرشده شاهان را مرحوم تاج پیراسته بر سر می نهند
و بر فوقت او دیگر هم پیوسته قدرت است بازا چه باز اکه چنگل زند و آئین و اساس صواب را منهدم نموده
بہشت غنوده و خرگوش را چند که خواب کند اما بوقت کار چنان دود که عقب گرفته را حیران سازد

بیت

مجو گوش خفته بیننده ہشیار — که پندان که خسپد دود وقت کار

عقاب ہر چند کہ در تجسس خرگوش باشد اما از طمع و حرص گوشت در مطبخ دوام می افتد این سخن از بطون بظہور نیارند بلکہ در خیال نگذرانند آنچہ پیش کش از قدیم الایام دادہ آمدہ ایم آنرا عذری نیست کہ اصلح خیر واقع شدہ

باب دوم در اصدار فرامین

چون آفتاب جہان تاب حکم خاقانی ظل سبحانی از افق عنایت و مہربانی طلوع نمودہ کہ خدمت صاحب صوبگی و حکومت و ریاست صوبہ رحیم آباد از ابتدای فصل خریف برکن السلطنة القاہرہ عضد الدولة الباہرہ قدوۂ خوانین بلند مکان عمدة الملک مبارز الدین خان بہادر مرحمت فرمودیم و زمام حل و عقد و رتق و فتق آن صوبہ بدست اختیار او سپردیم باید کہ چنانچہ از حسن سلوک و کاروانی و شجاعت و مردانگی متصور و متضمن خاطر اقدس است ہیچ دقیقہ از دقایق آن نامرعی نگذارد و از احوال سکنہ و متوطنان آن دیار بواجبی خبردار باشد کہ از قوی بہ ضعیف ستم و تعدی واقع نشود و محال معاصات را بنوعی ضبط نماید کہ شیوۂ رعیتی را شعار خود ساختہ مال واجبی را از قرار واقع و راستی بوکیل خالصہ شریفہ و گماشتہای جاگیرداران جواب گویند ہر کس کہ در ادای مال واجبی تمردی ورزد او را بنوعی تنبیہ و تادیب نماید کہ دیگران عبرت گیرند و آنچہ سوانحات روی دہد مدام و متواتر عرضداشت می نمودہ باشند و بعضے زمینداران دامن کوہ کہ ہر سال از قسم فیل و اسپ کونٹہ و غیرہ و نافۂ مشک و باز چرہ پیش کش مقرری میدہند آن را گرفتہ بدرگاہ والا ارسال دارند سبیل متصدیان مہمات و کروریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا آنکہ عمدة الملک مذکور را صاحب صوبہ و حاکم مستقل دانستہ از سخن و صلاح حسابی او بیرون نروند و متابعت او را کما ینبغی بجا آوردہ شکر و شکایت او را در بارۂ خود موثر دانند و ہر کس از جاگیرداران از سخن و صلاح حسابی او را عدول نماید آن عمدة الملک جاگیر او را تغیر دادہ بدرگاہ والا عرضداشت نماید تا بجای او از حضور تعین شود

درین باب حسب الحکم عمل نموده تخلف نورزند

فرمان قضا جریان

چون بر ذمهٔ والاهمت ما لازم است که خلق خدا را از طریق ظلمت و منطبق گمراهی برآورده براه
راست و دلالت نمایند و حصول این معنی وقتی میسر شود که قاضی دیندار عالی مقدار فقاهت آثار
در هر شهر و دیار بلاد تعیین فرمایند تا عالمیان را از سرگشتگی و بیدادی و ضلالت برآورده ابواب
خیر و صلاح بروی ایشان کشایند چون این خصال پسندیده در ذات شریعت شعار فضیلت
آثار غیاث الدین محمد موجود است بنابر آن منصب رفیع القدر قضای بلدهٔ کابل بدان
تفویض فرمودیم که باین امر بواجبی پرداخته در تحقیق قضایای شرعیه هدایت نماید و هر قضیه
و معامله که روی دهد حسب شرع شریف فیصل نماید و آنچه لوازم و بنداریست و دقیقه از دقایق آن
فرو نگذارد و امر شریعت را بنوعی انتظام دهد که فردا از عهدهٔ جواب آن بیرون تواند آمد سبیل
حکام و عمال جمهور انام از خاص و عام بلدهٔ مذکور آنکه شریعت مآب مشار الیه را قاضی باستقلال
دانسته و دقایق تعظیم او را کماینبغی بجا آورند و در جزوی و کلی قضایای شرعیه و معاملات
دینیه رجوع باشارت و استصواب او نمایند و هر کس را از قبیل خود بامر قضا تعیین نماید نایب
مناب و قایم مقام او دانند و اطاعت امر و نهی بجا آورند و سخن او را که مطابق شرع شریف باشد
بگوش هوش استماع نموده حسب الحکم اعلی عمل نموده تخلف و انحراف نورزند

فرمان کوتوالی

چون حقیقت عملداری و شجاعت و کاردانی سعادت نصاب محمد باقر بعرض معلی رسید بنابران
از روی مراحم خسروانه او را بخدمت کوتوالی بلدهٔ دولت آباد تعیین فرمودیم مشار الیه را باید که
شیوهٔ راستی و دیانت اشعار خود ساخته بلوازم و مراسم آن بواجبی پرداخته از چوکی و پهره

خبردار بوده سکنۂ آن دیار را در امن و امان نگاهدارند که مرفه الحال بوده بدعائے دولت ابد پیوند اشتغال نموده باشند وسعی نماید که آثار دزدی و دزد و انتشار و اچکه و گره بردر آنجا نماند و از زنان پیر محتاله و دلاله که رہنمائے مردم را بافسانه و افسون فریب داده بدرراه میانداز پیروی نموده دست آنها را ازین کار کوتاه گردانند که رخنه در ناموس مردم کبار نشود و در ارزانی نرخ غله و اجناس دیگر که ممکن است کوشش بلیغ نماید که از گرانی غله در مال مردم نقصان راه نیابد و آنچه کیفیت آنجا روئے دهد بوسیه از قرار واقع براستی و درستی بدرگاه والا عرضداشت می نموده باشد سبیل متصدیان مهمات و ارباب کلان تر ان و سائر متوطنان و جمهور انام از خاص و عام بلدۂ مذکوره آنکه مشارالیه را کوتوال مستقل دانسته قضیه و معامله که در ان شهر روئے دهد باو رجوع نمایند و از سخن و صلاح مومی الیه که هر آئینه موافق ضابطه بادشاهی و قانون شاهنشاهی بوده باشد بیرون نروند و برین حسب الحکم اشرف عمل نموده تخلف نورزند

فرمان جاگیرداران

درینوقت فرمان سعادت نشان فرخنده عنوان شرف صدور و عز ورود دریافت که موازیے سی صد بیگه زمین مزروع و افتاده بالمناصفه از پرگنه الهداد پور سرکار قنوج در وجه مدد معاش مشیخت و فضیلت مآب کمالات آثار و تقوی دثار شیخ عبدالغفار با فرزندان از ابتدای فصل خریف مرحمت فرمودیم که حاصلات آن را فصل بفصل و سال بسال صرف مایحتاج خود نموده بدعای بقای دولت اشتغال و مواظبت می نموده باشد باید که حکام و عمال آن پرگنه اراضی مذکور را از محل نیک پیموده و چک بسته بتصرف مومی الیه واگذارند که بعد از تشخیص چک پیرامون آن نگردند و بعلت مال و جهات و سائر جهات مثل قلعه و پیشکش و جرمانه و ضابطانه و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوهات معاف و مرفوع القلم دانسته هر سال فرمان و پروانچه مجدد طلب ندارند و حسب الحکم عمل نموده تخلف نورزند و در عهده خود شناسند

فرمان جاگیرداران

درینوقت فرمان عالیشان لازم الاذعان شرف صدور یافت که مبلغ بیست و یک لک دام بموجب مفصلہ ضمن از پرگنہ مظفرآباد از تغیر نتیجة الامراء العظام میرزا فریدون من ابتداے فصل خریف در وجہ جاگیر مستحسن الخدمت مقرب الحضرت خاقانی بہادرخان را مقرر فرمودیم می باید که چودهریان و قانونگویان و رعایاے پرگنہ مذکور موسی الیہ را جاگیرداران محال دانستہ مال واجبی و حقوق دیوانی را از قرار واقع بگماشتہ خان مذکور جواب گفتہ ہیچ وجہ قاصر و منکر نگردانند و آنچہ جاگیرداران سابق از فصل مذکور تحصیل نمودہ باشند باز گردانیدہ دہند درین باب قدغن دانستہ حسب الحکم اشرف عمل نمودہ تخلف نورزند

دستک

باسم متصدیان و کروڑیان و جاگیرداران و زمینداران و چوکیداران و گذربانان راہ کابل بعنایت مزاحم خسروانہ امیدوار بودہ بدانند که چون سعادت نصاب مفخر الفقرا خواجہ یادگار که یکے از معتقدان درگاہ گیتی پناہ است بولایت میرود و اسباب سوداگری از سرکار خالصہ شریفہ و پارہ از خود ہمراہ دارد باید که طلب باج و زکواة او مزاحم نگردند و ہر جا که نزول نماید از چوکی و پہرہ خبردار بودہ از راہ مخاطرہ محفوظ بحدود خود بسلامت بگذرانند و اصلا معطل ندارند و اگر عیاذاً باللہ در حدود کسی امری واقع خواہد شد از عہدۂ جواب آن بیرون نخواہد آمد ہر گاہ این سعادت نصاب از ولایت مراجعت این حدود نماید ہمین حسب الحکم اشرف منظور دانستہ بدین مضمون عمل نمایند درین باب حسب المسطور کاربند شدہ در عہدہ خود شناسند

فرمان تغیر و تبدیل

چون توجہ خاطر ہمایون بر رفاہیت حال و رعایت احوال بندہاے قدیم کہ عمر عزیز خود را در خدمت گاری و جان سپاری باخلاص و عقیدت تمام بسر بردہ باشد مصروف بر آنست بنابران قدیم الخدمت زبدۂ دولت خواہان باختصاص قدوۂ فدویان با اخلاص خواجہ ابراہیم کہ مدتہا بامر رفیع القدر بخشی گری لشکر فیروزی اثر مخصوص بودہ و در ہیچ وقت دامن ہمت خود را بغبار تقصیر نیالودہ و لوازم آن امر موافق مرضی خاطر اقدس ہمایون بتقدیم رسانیدہ در ینولا از گردش روزگار چون ضعیفے و پیری و ناتوانی بر و استیلا یافتہ نظر بر قدیم الخدمتے و اخلاص جبلی او نمودہ از روی عاطفت شاہنشاہی او را از خدمت معاف داشتہ مبلغ پنج لک دام از پرگنہ بہرام پور کہ وطن مالوف اوست حسب التماس موی الیہ بطریق انعام علی الدوام مرحمت فرمودیم کہ آن مبلغ را فصل بفصل و سال بسال خرچ مایحتاج خود نمودہ بدعای دولت ابد پیوند اشتغال نماید و مواظبت می نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران حال و استقبال حسب الحکم اقدس عمل نمودہ مبلغ مذکور را بتصرف مشارالیہ واگذارند و از جمیع وجوہات و کل تکالیف معاف و مرفوع القلم شمردہ ہیچ وجہ مزاحمت بحال گماشتۂ او نرسانند و سبیل چودہریان و قانون گویان و مقدمان و مزارعان آن محال آنکہ مال واجبی و حقوق دیوانی را بگماشتۂ آن قدیم الخدمت جواب گویند و چیزی قاصر و منکر نگردانند از فرمودۂ او نگذرند

فرمان

رکن السلطنۃ القاہرہ عضد الدولۃ الباہرۃ قدوۂ خواتین بلند مکان عمدۃ الملوک قاسم خان بعنایت خسروانہ مخصوص و مباہی بودہ بدانند کہ درین ولا خواجہ ابوالحسن سوداگر آمدہ بدرگاہ آسمان جاہ استغاثہ نمود کہ مبلغ نقد و جنس از مال رافع موسن بدبخشی بے موجب و خلاف حساب بزور و لتعدی متصرف شدہ باید کہ چون بر مضمون این فرمان قضا جریان

اطلاع حاصل نمایند و از نزد خود طلبیده بحقیقت این معنی بنیک وارسیده آنچه حق ظاهر شود
بحق دار رسانند که دوبارهٔ این مقدمه بعرض اشرف نه رسد و اگر این معامله در آنجا متعذر
الفیصل باشد طرفین را بدرگاه فرستاده حقیقت را از روی راستی و فهمیدگی عرضداشت
نمایند که در دار العدالت عالیه بمقتضای شریعت غرا حق بحق دار عاید گردد و مستعد
سزا یابد که باعث عبرت مردم دیگر شود درین باب قدغن تمام دانسته حسب الحکم اشرف
عمل نمایند

فرمان

چون بتثبیت که حقیقت جمع وخرچ صوبه ملتان بعرض مقدس سلطنت نرسید یقین که باعث آن
غیر از تقصیر و بی وقوفی و بی دیانتی دیوان آنجا امری دیگر نخواهد بود درین ولا
زبدة الاماثل والاقران دیانت وکفایت شعار خواجه عبد الستار از ابتدای فصل ربیع
تخاقوئیل بخدمت دیوانگری صوبه بتعین فرموده ایم که بلوازم و مراسم آن امر بواجبی کوشیده
از مال سایر و جهات محال خالصه شریفه و جاگیرداران خبردار بوده جمع وخرچ آن صوبه را
از قرار واقعی و راستی مشخص سازد و آنچه حصهٔ خالصه شریفه بوده باشد داخل خزانه عامره
گرداند و حصهٔ جاگیرداران را بگماشتهٔ آنها واصل نماید و طومار جمع وخرچ آن صوبه را بحقیقت
عمل دیوانیان بدرگاه جهان پناه ارسال دارند و برعایا نوعی سلوک نماید که مرفه الحال و فار
غبال بوده در زراعت و عمارت خود مشغول بوده خوش وقت باشند و رعایا را در کاشتن
جنس قابل ترغیب دهد که محصول پرگنات سال بسال افزون شود و سبیل متصدیان مهمات
و کروریان و جاگیرداران و قانونگویان آن صوبه آنکه مومی الیه را دیوان مستقل دانسته
آنچه لازمه دیوانگری بوده باشد باو رجوع نموده چیزی از نظر و قلم او پوشیده و پنهان
نه دارند و از سخن صلاح او بیرون نروند و متابعت او را کما ینبغی بجا آورند درین باب

حسب الحکم عمل نمودہ تخلف نورزند

فرمان

چودہریان وقانونگویان ومتصدیان ورعایاے پرگنہ رحیم آباد را اعلام آنکہ چون حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع خدمت کرورگری پرگنہ مذکور از ابتداے فصل خریف تخاقوئیل سعادت نصاب خواجہ محمد معصوم مقرر ومفوض گشتہ می باید کہ مشار الیہ را کروری مستقل پرگنہ دانستہ بالواجبی حقوق دیوانی را سال بسال از قرار واقع و راستی مشار الیہ جواب گفتہ ہیچ قاصر ومنکر نگردند واز سخن استصواب او ہرکہ آئینہ موجب دولت خواہی وکفایت مال پادشاہی بودہ باشد بیرون نروند ومتابعت او را کماینبغی بجا آوردہ از معاملات کلی وجزوی پرگنہ مذکور را از وچیزے پوشیدہ وپنہان نہ دارند وسبیل مومی الیہ آن کہ بشیوۂ دیانت وراستی را شعار خود ساختہ بلوازم آن امر بواجبی پرداختہ دقیقہ از دقایق آن کار وانیے ودولت خواہی نامرعی نگذارند وبرعایا چنان سلوک نمایند کہ مرفہ الحال بودہ در تکثیر زراعت وعمارت سرگرم باشند کہ در ہر سال جمع افزون شود وآنچہ بتحصیل درآید زر را روز بروز بخزانہ عامرہ ارسال داشتہ باشد درین باب حسب الحکم عمل نمودہ تخلف نورزند

فرمان

چون حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف صدور یافت کہ مبلغ بیست وپنج لک دام از پرگنہ فرید آباد من ابتداے فصل خریف سیچقائیل از تغییر امارت وایالت پناہ مظفر خان در وجہ جاگیر رفعت وعزت دستگاہ بہادر خان مقرر ومفوض گشتہ بتاریخ بیست ویکم ماہ الٰہی سنہ لعرض مکرر رسیدہ باید کہ چودہریان وقانونگویان ورعایاے پرگنہ مذکور مومی الیہ را

جاگیرداران محال دانسته مالواجبی وحقوق دیوانی را بگماشته خان مذکور جواب گوید ویک دام از آن
جمله موقوف ومعطل ندارند وآنچه جاگیردار سابق ازان فصل چیزی تحصیل نموده باشد بعد از
وضع رسوم تحصیل داری بگماشته جاگیردار حال بازگردانیده بدهد درین باب قدغن تمام
دانسته حسب المسطور عمل نمایند

فرمان

سعادت وعزت نصاب میر ابراهیم کروری پرگنه محمود آباد را انهای آن که چون خدمت
فوطه داری پرگنه مذکور از ابتدای فصل خریف قوی ئیل زبدة الاقران دیانت رای مقرر
ومفوض گشته باید که آنچه مالوجهات وسایر جهات آن پرگنه حاصل شود بهر روز تحویل وتسلیم
گماشته او نموده در کوتهری خزانه باحتیاط تمام نگاه دارد ودر روز بروز روزنامچه تحصیل را
بدستخط فوطه دار از مال سرکار سودا د معامله نموده پریشان نسازد ویک دام بی تحویل
جای دیگر نگاه دارند وخبردار باشند که گماشته فوطه دار از مال سرکار پریشان نسازد
که ثانی الحال اگر نزد فوطه دار باقی خواهد ماند او از عهدهٔ جواب خواهد برآمد درین باب
قدغن دانسته تخلف نورزند

فرمان

چودهریان وقانونگویان ومقدمان پرگنه نورپور بدانند که چون زبدة الاقران
مطیع الاسلام گنگارام را بخدمت کارکنی پرگنه مذکور تعیین نموده شد باید که او را کارکن
باستقلال پرگنه دانسته از جمیع معاملات جزوی وکلی او را واقف سازند وچیزی از نظر
قلم او پوشیده وپنهان ندارند واز سخن صلاح حسابی او بیرون نروند وسبیل مشار الیه
آن که شیوهٔ دیانت وراستی را شعار خود ساخته سررشته پرگنه مذکور را از قرار واقع

نگاہ دارد و نیز معاملہ دہ بدہ رسیدہ جمع پرگنہ را مشخص سازد و طومار جمع و خرچ بدستخط شقدار و چودھریان و قانون گویان درست نمودہ ارسال دارد و نوعے سلوک نماید کہ آثار دولت خواہی و کفایت او بظہور رسد و ماہیانہ خود را موافق تصدیق حضور از تحویل فوطہ دار مطابق ضابطہ و بندوبست سرکار متصرف شود و روزنامچہ تحصیل را ماہ بماہ جمع و خرچ را در ہر فصل درست نمودہ دفتر خانۂ اعلےٰ ارسال میداشتہ باشد دریں باب قدغن تمام دانستہ حسب المسطور عمل نماید

پروانچہ

گماشتہ جاگیرداران پرگنۂ محمود آباد را اعلام آنکہ دریں ولا کنہرام ساہوکار آمدہ استغاثہ نمود کہ مبلغ از بابت قرض بندہ بموجب تمسکات نزد دولت خان افغان طلب دارد و او در ادائے آن اہمال می نماید و تمردی میورزد باید کہ بر تقریر این معنی نیک وارسیدہ آنچہ قرض حسابی باشد از وبدہانند کہ حق بحق دار عاید گردد و اگر نوع دیگر باشد معاملہ را بمقتضای شرع شریف فیصل دہند و لقدی بر حال احدی نباید کرد دریں باب تاکید تمام دانند

فرمان

سعادت نصاب خواجہ باقر کروری پرگنۂ سمانہ غیر انتہاہی آن کہ دریں ولا شیخ احمد آمدہ استغاثہ نمود کہ شیخ الہداد دختر خود را بہ پسر رافع نام نزد کردہ و رسم کہ درمیان آنہا بود بجا آوردہ الحال مے خواہد کہ نسبت دختر خود جائے دیگر نماید باید کہ بحقیقت این مقدمہ وارسیدہ بمقتضائے شرع شریف فیصل دہند کہ حق بمرکز خود قرار گیرد این معنی دوبارہ مذکور نشود دریں باب تاکید دانند

فرمان

عزت آثار خواجہ معصوم شقدار پرگنہ سلیم پور را معلوم باشد کہ درین ولا شیرخان افغان آمدہ استغاثہ نمود کہ قاضی الہداد زمین زراعت رافع را کہ سواد پرگنہ مذکور واقع است بزور و تعدی متصرف شدہ و او را دخل نمی دہد اگر این معنی وقوع داشتہ باشد آن زمین را از تحت و تصرف متعدی برآوردہ حوالہ او نماید کہ حق بمستحق برسد

باب سیوم در شرح پروانچہ

سعادت نصاب عزت اکتساب قادر قلی کروری پرگنہ جلال آباد را اعلام آن کہ چون موازی بیست راس اسپ عراقی پنجاہ مہری از طویلہ سرکار خالصہ شریف حسب الحکم اشرف اقدس و اہتمام آن سعادت نصاب مقرر گردیدہ باید کہ بموجب تصدیق متصدیان اصطبل از دانہ و کاہ و راتبہ اسپان و روزینہ سائیسان خبردار بودہ اسپان را در جائے کہ کاہ و آب وافر باشد نگاہ دارد و نوعے تاکید نماید کہ اسپان زود فربہ و آسودہ شوند کہ وقت محلہ مجرائے درین باب تاکید دانستہ تخلف نورزند۔

پروانچہ

زبدۃ الاعیان والاقران نادر خان را بعد از سلام اعلام آن کہ عرض داشتی کہ فرستادہ بود رسید و آن کہ از تمردات شالیستہ خود در تنبیہ و تادیب نمودن متمردان نوشتہ بود باعث مجرائے او شد انشاء اللہ تعالے فراخور خدمت و عقیدت نتیجہ خواہد یافت باید کہ مدام چگونگی حقایق آن حدود را معروض میداشتہ باشد کہ پسندیدہ خواہد بود زیادہ ازین مبالغہ نشد

پروانچه

قدوة الاماثل والاقران لایق العنایت والاحسان خواجه یادگار را بعد از سلام
خیریت انجام آنکه عرایض متواتر رسید که مضامین آن معلوم گردید و آنکه درباب
این بجهت مشخص نمودن جمع پرگنه حلال پور استدعا نموده بود آن خیراندیش جای
اعتماد است هرجا که او بوده باشد احتیاج این دیگر نیست اما حسب الالتماس او دیانت
شعار و امانت آثار خواجه احمد را فرستاده شد که باتفاق مشار الیه بحقیقت دیه بدیه
رسیده جمع را از قرار واقع مشخص نموده طومار به مهر این و بدستخط چودهریان و قانون
گویان و بمهر خود درست ساخته بفرستند که پسند خواهد بود و درباب تحصیل بقایای سابق
و حال سعی موفوره بجا آورده زر را مصحوب مردم اعتمادی ارسال دارد که خرج بجهت تنخواه
سپاهیان بغایت ضرور و درکار است درین باب تاکید اکید دانسته حسب المسطور عمل نماید

پروانچه

متصدیان مهمات حال و استقبال پرگنه فریاد آباد بدانند که موازی یک صد و پنجاه بیگه زمین
مزروع افتاده بالمناصفه از پرگنه مذکور من ابتدای فصل خریف در وجه مدد معاش مشیخت
پناه معارف دستگاه شیخ عبد الرحیم مقرر شد باید که حسب الحکم اشرف اقدس اراضی مذکور
از محل نیک پیموده و چک بسته بتصرف مشار الیه واگذارند که فصل بفصل حاصلات آن را
صرف مایحتاج خود نموده بدعای دولت روز افزون اشتغال می نموده باشد بعلت
مالوجهات و اخراجات به هیچ وجهه من الوجوه مزاحمت بحال مشار الیه نرسانند
و فرمان در هر سال و پروانچه مجدد طلب ندارند درین باب تاکید تمام دانسته
حسب المسطور بعمل آرند

فرمان

نیر خلایق از تغیر کفایت آب بسیار آزرده است که دیده و دانسته مال و اجناس بادشاهی را در پرگنه نورپور بسوخت و در ادائے نقصان سابق و واجبی که باہیچ جرائمی نکرده و نگشته و اعتماد بہر قدر که بود بر خلاف آن نمود و لهذا احمد یوسف را گفت که معامله سوخته را باتفاق مجوز نقصان حسابے منقح نموده بدار السلطنت لاہور که بخدمت در آنجا منصوب شد بر و و نافرمان روادار ی نقصان پادشاہی پیدا نکند محبت و دوستی ما بران مهربان به آنست آن چو فروش گندم نما محض از برائے یادگاری و دلسوزی مال پادشاہی بود ہرگاه بآن حد تجاوز نماید عیاذاً باللہ غرضے نیست رنجے نسبت عداوتے نیست آزرده کیست اما ہرگاه او شرمنده خالق سرانجام که اینها را ناظم خلایق بل شرمنده خود گردد که بدین واسطه تلافی نماید ہر چند ادائی را تلافے نیست زیاده مبالغه نرفت

باب چهارم در نوشتن عرایض

عرضداشت فدوی جان نثار الهه یار زمین خدمت عبودیت بلب ادب و انکسار لبوسیده بموقف عرض باریافتگان درگاه ثریا جاه گیتی پناه میرساند که قبلهٔ عالم و عالمیان سلامت فرمان عالیشان درباب کمترین غلامان از بابت خزانه و اسباب بعضے کارخانجات صادر شده بود قدم از سر ساخته باستقبال آن شتافت و بشرف مضمون ہمایون سرافراز و ممتاز گشته ہمان ساعت سرانجام باربرداری نموده بتاریخ ماه فروردین مبلغ بست و یک لکھ روپیہ از خزانه و اسباب کارخانجات که طلب شده بود بتفصیل یادداشت علیحده تحویل گماشتهائے تحویلداران نموده مصحوب خواجه نادرخان ارسال داشته که در راه از چوکی و پهره خبردار بوده بدرگاه والا رساند قبلهٔ بنده سلامت خواجه مذکوره منصب بسیار کم دارد

ورای ناموس خود سواران زیاده از ضابطه سرکار نگهدارد بنده دولت خواه دلسوز درگاه
معلا امیدوار است که فراخور عقیدت و اخلاص بعنایت خسروانه سرافراز شود که باعث
سربلندی کمترین خواهد بود آفتاب دولت بر مفارق عاصیان تابنده باد

عرضداشت

کمترین بندهٔ با اعتقاد محمد مراد بشرایط سجدات و تسلیمات و بندگی و غلامی بجا آورده
بموقف عرض ایستادهای پایهٔ سریر سلیمانی میرساند که حقیقت تمرد و فساد و تخلل راجهای
کوهستان قبل ازین عرضداشت نموده بود بمسامع اجلال رسیده باشند درین ولا بتاریخ
هفتم اردی بهشت تکیه بر دولت ابد پیوند نموده با جمعیت خود بر سر آن مقهوران تاخت
چون نزدیک کوه رسید آن جماعت خبردار شده قریب سه هزار سوار جنگ آور و پیادهای
بیشمار یک جا شده و زمین داران آن نواحی درمیان یک دیگر متفق گشته در میدان برابر
مقابله نمودند از هر طرف کشش و کوشش بمرتبهٔ نهایت رسید از برادران و سواران این
فدوی چند مردم کاری بدرجهٔ شهادت رسیدند و صد و پنجاه کس زخمی اند چنانچه اسم باسم
بموجب یادداشت علحده بعرض مقدس خواهد رسید و از طرف آن مقهوران بیسران
نزدیک دو هزار کس از سوار و پیاده زخم تیغ خون آشام بر خاک مذلت افتاده بجهنم رفتند
و پنج ساعت روز مانده بود بتائیدات آسمانی و نیروی اقبال شاهنشاهی نسیم فتح و نصرت
وزید و آن تیره بختان باطل ستیز تاب جنگ نیاورده رو بگریز نهادند و بندهای درگاه
تعاقب نموده مال و اسباب و شتر آنها را بغارت داده و پنج کس از سرداران آنجماعت
که هر یک بجای خود با جمعیت و سامان بدست لشکریان اسیر و دستگیر شدند آن روز دائره
لشکر متصل کوه واقع شد صلاح دولت درین دیده که علی الصباح لشکریان در کوه
درآمده زن و بچهٔ شوربختان را اسیر نمایند وقت صبح بود که مردم در استعداد بودند که دیوسین

راجه آن کوه از سرداران آنها بود از بدکرداری و ناهمواری و غداری خود ندامت و خجالت کشیده کمر بند زنهار در گلو انداخته این فدوی را دید از آنجا که عنایت شاهنشاهی شامل حال گنهگار است و زنهار خواهان است ملاحظه مزاج همایون آن قبله دو جهان نموده او را از غارت جان و مال امان داده بتاریخ یازدهم ماه باراجه مذکور اسیران و پیشکش و نقد و جنس از نفایس کوهستان بتفصیل یادداشت علیحده مصحوب برادرم محمد قلی روانه درگاه عرش اشتباه نموده بنظر اشرف خواهد گذشت بالفعل وطن این مردم را بخالصهٔ شریفه ضبط نمود و کسان معتبر سپرده رعایا را دلاسا و استمالت نموده آبادان سازد و بیشتر هر چه حکم اشرف صادر گردد بران عمل نموده آید آفتاب دولت و سلطنت بر مفارق عالمیان تابنده باد

عرضداشت

کمترین بندهٔ درگاه سید اصغر جبین عبودیت و عجز و انکسار بخاک سجدات نورانی ساخته بموقف عرض حجابان دربارگاه فلک اشتباه ثریا جاه ظل الله میرساند که قبلهٔ عالم سلامت بنده خانه زاد را بنوازش خسروانه بخدمت صوبهٔ اُجیّن سرافراز کرده رخصت فرموده بودند کوچ بکوچ طے منازل و قطع مراحل نموده بتاریخ هفتم ماه اردی بهشت داخل قلعهٔ اُجیّن شده انشاء الله تعالی چون بنواحی آن میرسد بر تقدیر بعضے مهمات که امر فرموده اند تا بمقدور ممکن است بجان کوشیده سرموی از حکم اقدس تفاوت و تجاوز نخواهد کرد و آنچه روئے دهد حقیقت را عرضداشت مینموده باشد واجب بود بعرض رسانید آفتاب دولت و عظمت بر مفارق عالمیان تابنده باد

عرضداشت

کمترین مرید و معتقد شرائط زمین بوسی و کورنش بجا آورده بموقف عرض باریافتگان درگاه عرش اشتباه سکندر جاه سلیمان سریر فریدون شکوه جمشید حشمت کیخسرو منزلت خلد الله ملکه ابدا

میرساند که بود و فرمان عالیشان فرخنده عنوان وتشریف خلعت شاهانه وانعام اسپ عراقی
دلدل نشان که فدوی را بنوازشش تمام سرافراز فرموده بودند قدم از سر ساخته باستقبال آن
شتافته بر فرق سر نهاد و جبین نیاز را بخاک سجدات نورانی گردانیده خلعت خاصه را در بر گرفته
لجام اسپ خوش خرام در گلو انداخته لوازم تسلیمات بتقدیم رسانیده سر تفاخر و مباهات
این مرید با اخلاص از فلک الافلاک در گذشت سپاس این عطیه عظمی بکدام زبان بیان توانکرد
حکم اقدس صادر شده بود که محمد قلی بدبخت رعایت کرده عنایتهای خاص بود قدر دولت ندانسته
سر از قبلهٔ دولت تافته بتحریک نا دولت خواهان در ولایت غزنین شورش بهم رسانیده
خود را باغی گری قرار داده اگر افواج قاهره بر سر او تعین شود عنقریب او را معدوم گردانیده
دیا اسیر و دستگیر نموده بپایه سریر خلافت مصیر آورند و عیال و اطفال او در خطهٔ کابل اندور
انجا رفته فرزندان او را در ساعت دستگیر نموده همراه مردم معتبر روانه درگاه والا سازد و آنچه
کومال و اسباب او در آنجا بوده باشد در قید قلم آورده بخالصه شریف ضبط نماید در ساعتی که
بمضمون حکم اقدس خبر یافت بطریق الغار روانه کابل گردیده فرزندان و متعلقان روسیاه
که در استعداد بر آمدن بودند مقید ساخته و آنچه که نقد از خانه بر آمده بود مصحوب خواجه احمد
که برادر حقیقی بنده است با جمعیت پانصد سوار روانه درگاه معلی نموده امیدوار است که بسلامت
برسد ما بقی اسباب و شتران او را طومار نموده روانه درگاه گیتی پناه نماید واجب بود بعرض رسانید
آفتاب دولت و اقبال تابنده باد

عرضداشت

مرید با اخلاص مظفر زمین خدمت بلب ادب و انکسار بوسیده بموقف عرض بندگان حضرت
قبله گاهی میرساند که فرمان عالیشان درباب تنبیه و تادیب مواسات نواحی احمد آباد
و دهانیدن مال واجبی جاگیرداران از محال متمردان بنام کمترین مریدان صادر شده بود

بهمان روز بشرف مضمون همایون جهان مطاع سرافرازی یافت با جمعیت خود و بعضے منصب
داران همراه بنده که بتعینات این صوبه اند کوچ کرده برسر دیهات مواسات که گماشتها
جاگیرداران نوشته داده اند که سالهاست مردم آنجا مال واجبی نمیدهند و تمردی می نمایند
تاخت نموده چون متمردان خبر آمدن بنده شنیدند همگی مفسدان آن نواحی جمع شده در جنگل در
سر راه لشکر گرفتند این خبر به بنده فدوی رسید بصلاح دولت خواهان به پهلوی جنگل دیره نمود
تبرداران را از هر طرف طلبیده بجنگل بریدن مقید شد اگرچه آن مقهوران کوته اندیش از میان
جنگل در تفنگ اندازی و تیر بازی تقصیر نکردند اما چون لشکریان از چهار طرف محاصره کرده
بودند عاجز شده از جنگل بر آمد ند جنگ عظیم واقع شد از مردم سادات و مغلان
و راج پوت از تعینات بنده و سواران و بعضے منصبداران یک صد و پنجاه کس موجب یاد
داشت که اسم باسم علیحده بعرض اشرف خواهد رسید بدرجه شهادت رسیدند از کفار را
بے تدبیر نزدیک هزار کس بتیغ بے دریغ گشته بجهنم رفتند و دیگر مقهوران را تاب جنگ
نماند چون شب شد آن جماعت بیمانه کوتاه اندیش مثل گله گوسپند و میش بهر جانب رمیدند
علے الصباح بندهاے درگاه برسر دیهات متمردان سواری نموده آن جماعت با هم
اتفاق کرده بسلیم پور که دهه کلان و قلعه محکم دارد درمیان جنگل واقع است با عیال و
اطفال خود یک جا شده بودند لشکریان از هر طرف قتل کردند اگرچه آن مردم کشش و
کوشش بمرتبه نهایت نمودند عاقبت سواران پیاده شدند و در آن ده در آمده چند
کس را کشتند و ده را آتش دادند بعد از ان زن و بچه آنها را اسیر و دستگیر نموده مال
و مواشی بقید و ضبط آورده حواله گماشتهای جاگیرداران ساخته و سرداران آن دیهات
را نیز بسته با آنها سپرده که از محصول سالها خاطر خود جمع نمایند قبله عالمیان سلامت شوخی
و تمردی آن مردم اظهر من الشمس است الحال به نیروی اقبال شاهنشاهی چنان تنبیه و
تادیب یافته اند که تمام مردم این نواحے عبرت گزین شده شیوهٔ رعیتی را پیش گرفته

بے طلب مال واجبی را بجاگیرداران میدہند چنانچہ حقیقت تمرد و جنگ این مردم و تمرد در بندہائے درگاہ از مردم بے غرض بعرض اقدس خواہد رسید آفتاب دولت و اقبال بر مفارق عالم و عالمیان تابندہ باد

عرضداشت

کمترین بندہائے فدوی سکندر شرایط سجدات و بندگی تسلیمات غلامی بجا آوردہ بموقف عرض باریافتگان درگاہ عرش اشتباہ میرساند آنکہ قبلۂ دین و دنیا سلامت فرمان عالیشان بنام کمترین بندہ کہ درگاہ درباب اہتمام قلعۂ راچور صادر شدہ بود بشرف مضمون ہمایون آن مفتخر و سرافراز گردید چون درین نواحی کہ سنگ تراش پیدا نمی شود بدیوانیان حکم شود خوب و چابک دست از حضور پر نور تعین فرمایند کہ کار معطل نشود واجب بود بعرض رسانید آفتاب دولت تابندہ باد

عرضداشت

خیر خواہی حقیقی محمد مقیم بعرض ہمایون نواب ستطاب اقبال و اجلال پناہ قبلہ گاہی ام میرساند آنکہ از خبر بہجت اثر تشریف آوردن نواب خداوندی درین صوبہ چندان خوشحالی و فارغ بالی روی داد کہ بشرح راست نیاید شوق بشرف پابوس ازان منتہا وز است کہ در تحریر نیاید ہر جا کہ امر عالی شود قدم از سر ساختہ بملازمت شتافتہ بادراک حضور فایض النور سعادت اندوز و سرافراز گردد منتظر حکم است زیادہ چہ عرض نماید ظل دولت بر مفارق خیرخواہان ممدود باد

عرضداشت

کمترین بندہ بہادر خان بموقف عرض ایستادہائے حضور پایہ سریر خلافت مصیر میرساند

کہ حکم جہان مطاع عالم مطیع بنام بندہ فدوی صادر شدہ بود کہ پانصد سوار برادری خود بجہت مہم قندہار ہمراہ باقرخان تعیین نماید کہ دران مہم رفاقت او نماید قبلۂ عالم سلامت حسب الحکم اشرف پانصد سوار از برادری خود مردان جوانان جدا نمودہ با اسپ و یراق تازہ ہمراہ خان مذکور دادہ کہ تا باشند در خدمت وجان سپاری تقصیر نکنند و در پرگنۂ علیحدہ از ملتان کہ جاگیر بندۂ مقرر بود در وجہ ماہیانہ آن جماعت تنخواہ نمودہ کہ از آنجا خرجی متواتر بہ آنہا رسیدہ باشد تا بخاطر جمع در خدمت مرجوعہ خود سرگرم بودہ باشند واجب بود بعرض رسانید آفتاب دولت و اجلال تابندہ باد

عرضداشت

بندۂ کمترین اللہ بخش شرائط بندگی و اخلاص بجا آوردہ بموقف عرض نواب مستطاب فلک جناب خورشید رکاب خداوندی قبلہ گاہی میرساند کہ بورود پروانچۂ عظام بنام کمترین عز اصدار یافتہ بود موجب سرافرازی و افتخار و بندہ نوازی گردید در باب فرستادن خزانہ پرگنات حکم شدہ بود نواب سلامت زر ہا بیکہ تحصیل شدہ بود مصحوب قادر قلی ارسال داشتہ امید کہ بسلامت برسد بوکلائے حضور امر خواہند فرمود زر را زود تحویل خزانچی سرکار نمودہ اخوی مذکور را رخصت نمایند کہ اکثر مہمات اینجائی وابستہ بوجود اوست و بندہ تا ممکن است در اہتمام تحصیل از پرگنات بے باک نمودہ بخزانہ ارسال خواہد داشت زیادہ چہ عرض نماید دولت و بہجت فراوان باد

عرضداشت

بندۂ دعاگوئی خیر اندیش عبدالقادر بذروۂ خدام عالی مقام عتبۂ عالی میرساند آنکہ شب و روز از دولت روز افزون و بظہور فتوحات گوناگون از درگاہ قادر بیچون مسئلت می نماید

چون از خلوص عقیدت واخلاص مترصد وامیدوار بیباشد که بشرف اجابت مقرون گردد چون
غرض اظہار بندگی واخلاص بود بیزواید متصدع نگردید دولت اقبال متزاید باد

عرضداشت

بندۀ کمترین خیر اندیش علاؤ الدین خان بعد از تقدیم مراسم عبودیت وشرایط بندگی معروض آنکه
حقیقت تنبیہ رسانیدن متمردان این نواحی وبدست آوردن بند وموانشی قبل ازین تفصیل
معروض داشته بود بسمع عالی رسیده باشد والحال عزیمت استیصال متمردان ومفسدان
آن آبروسی درپیش دارد که آن مردم سربغنا وبرداشته اند صاحب سلامت جماعه سوار
وبندوقچی وچند توپ ہمراہی بنده تعین شده بود تا حال نرسیده یکی از بندہای حضور امر شود
که سرراه نموده نزد این کمترین رساند وپارۀ باروت وسرب نیز عنایت شود با ستعداد تمام
برسر آن مردم تاخت نماید زیاده چه عرض نماید ظل عالی ممدود باد

عرضداشت

بندۀ کمترین عقیدت شعار عبد الستار بعد از ادائے وظایف بندگی ونیاز بذروۀ عرض بندگان
نواب مستطاب فلک جناب قبلہ گاہی استظہاری میرساند آنکه نواب سلامت برضمیر آفتاب
تنویر واضح است که نسبت بندگی واخلاص باآن سلسلۂ عالی از کجاست ونواب غفران پناه
برپدر بنده چه قدر مہربانی داشتند وبخانه زاده گی ایشان تفاخر نمایند از اخلاص وعقیدت این
فقیر که بملازمت نواب دارد خود بہتر میدانند که مہربانی وعنایت نواب قدردان درباب خود از حد
نویسد زیاده از آنست لاجرم تکیه برنسبت بندگی خود وعنایت آن صاحب نموده بنده زاده ہارا
درملازمت نواب قبلہ گاہی فرستاده شد جوانان کارطلب وقابل خدمت اند امیدوار است
که درسلک بندہای خود سرافراز فرموده درتربیت آنہا توجه عالی مبذول دارند که باعث

سرافرازی خانہ زاد خواہند شد زیادہ چہ عرض نماید ظل دولت ممدود باد

عرضداشت

کمترین بندۂ حقیقی احمد صدیق بموقف عرض نواب مستطاب معلی القاب قبلہ گاہی استظہاری میرساند کہ بوصول پروانہ عظام بنام کمترین صادر شدہ بود مفتخر و سرافراز گردیدہ آنکہ درباب رعایت و خدمت سیادت پناہ شجاعت دستگاہ میر درویش علی مرقوم فرمودہ بودند حسب الحکم اعلی آنچہ مطلب و مقصد مشار الیہ بود در سرانجام آن بجان کوشیدہ خدمتی کہ از دست بندہ آمدہ خود را معاف داشتہ چنانچہ میر مذکور بزبانی بحضور فایض النور اظہار خواہد نمود امیدوار است کہ بہمین دستور کاری و خدمتی کہ درین حدود بودہ باشد بندہ خود را بفرمایش آن سرافراز فرمایند کہ سعادت دارین خود دانستہ در تقدیم آن شرایط اخلاص بجا آوردہ باشد زیادہ چہ عرض نماید ظلکم ممدود باد

عرضداشت

بندۂ کمترین خیرخواہ بایزید بعد از عبودیت و نیازمندی کہ وظیفہ بندۂ عقیدت شعار است بعرض نواب مستطاب سپہر رکاب میرساند پروانچہ واجب التعظیم بنام این بندہ شرف صدور یافتہ بود بمضمون آن مفتخر گردید و آن کہ درباب تحقیق نمودن جنگ و عناو مردم خواجہ علی و مولانا مراد ایمائی رفتہ بود حسب الحکم مردم قرب و جوار را طلبیدہ باعث نزاع آن ہر دو عزیزان از روی راستی استفسار نمودہ درین باب محضرنامہ بمہر قاضی و دستخط اہالی و موالی آن نواحی درست کردہ بملازمت فرستادہ خواہد شد بنظر خواہد در آمد زیادہ چہ عرض نماید ظل دولت ممدود باد

عرضداشت

بندۂ کمترین خیر اندیش عبد الکریم بعد از تقدیم شرایط بندگی و نیاز بموقف عرض نواب مستطاب معلے القاب خداوندی و خدایگانی میرساند آنکہ نواب قدردان سلامت شہباز خان روہلہ را امیدوار عنایت و مہربانی صاحب نمودہ چندگاہ داشتہ بود دیگر در باب او التماس نمودہ تا حال مہم سازی او نشدہ بنابران با وتمام و کمال پریشانی را راہ یافتہ دیگر تاب نیاوردہ بملازمت گرامی آمدہ چشم داشت کہ بدیوانیان حکم شود کہ مہم سازی و احوال پردازی او نمودہ تعینات ہمراہ بندہ نمایند کہ جوان مردانہ و کار آمدنیست درین باب سرافرازی بندہ خواہد بود زیادہ چہ عرض نماید

عرضداشت

بندۂ کمترین عبد الرحمن شرایط عبودیت و تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیدہ بموقف عرض بندگان نواب مستطاب سپہر رکاب خداوندی قبلہ گاہی میرساند کہ نواب مستطاب سلامت معاملہ این نواحی بمین ایزدی و از توجہ اقبال آن قبلہ گاہی چنانچہ باید و شاید صورت سرانجام گرفت درین ضلع کاری و خدمتی نماندہ کہ بواسطۂ آن توقف نماید و شوق ملازمت کہ خلاصہ مطالب و سرمایۂ سعادت ابدی است دامنگیر شدہ اگر حکم شود بخدمت عالی رسیدہ بعضی حقایق را بسمع عالی رساندہ بعد ازان بہر خدمتی کہ امر فرمانید بالراس والعین بجا خواہد آورد زیادہ چہ ظل عالی بر سر خیر خواہان ممدود باد

باب پنجم در مکتوبات ابنائی نویسند

ملازمان اقبال و اجلال پناہ عطوفت و شفقت دستگاہ مخلصان اعتقادی خانجیو ہموارہ در حفظ حمایت ایزد متعال بودہ خوشوقت باشند بعد از تمہید قواعد اختصاص و آرزومندی مکشوف رائی مہر انجلائے میگرداند کہ مدتی است کہ مخلص حقیقی خود را بدو کلمہ عنایت نامہ گرامی

یاد نفرمودند موالعنش بجز عیش وطرب امری دیگر نخواہد بود طریقہ یک جہتی آنکہ بخلاف ایام گذشتہ شیوۂ عاطفت را مرعی داشتہ ازین مخلص مشتاق یاد آوری باشند و محو نفرمایند کہ باعث از دیاد رابطہ خواہد بود ملاذ محبان سلامت چون مشیخت پناہ حقایق آگاہ شیخ عبدالرزاق یکے از دوستان ایشان است درین ولا پارۂ زمین بصیغۂ مدد معاش بموجب فرمان عالیشان از پرگنہ دریاپور متعلقہ جاگیر خدام ایشان تنخواہ یافتہ امر خواہند فرمود پروانہ بنام متصدیان آن پرگنہ نوشتہ دہند کہ اراضی مذکور را ہر جا کہ مومی الیہ خواہد پیمود و چک بستہ بتصرف او گذارند در رعایت احوال او را چنانچہ دانند بکنند کہ مشار الیہ رضامند بودہ اظہار شکرگذاری نماید کہ باعث اطمینان مخلص خواہد بود زیادہ چہ تصدیع دہد

نامہ ابنای یگانہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ذات ستودہ صفات مخلصان ملاذی استظہاری خانجیو را از بلیات دوران مصؤن داشتہ کامیاب دارین گردانا د بعد از تمہید قواعد اختصاص و آرزومندی آشنائی محبت افزائی آنکہ چون درباب احترام و رعایت خاطر مشیخت پناہ شیخ عبدالرزاق مرقوم قلم عطوفت رقم گردیدہ بود شرف و سعادت خود دانستہ در آنچہ مرضی خاطر مشیخت پناہ مذکور بود بسجان کوشیدہ چنانچہ از صحیفۂ ایشان بضمیر منیر واضح خواہد شد طریقۂ یک جہتی آنکہ کاری و خدمتی کہ درین حدود بودہ باشد بی تکلف بشرف ایمای آن ارزانی دارند تا شرایط اخلاص بتقدیم رساند ظلکم ممدود باد ۔

نامہ ابنای یگانہ

ملازمان نواب امارت و ایالت پناہ شوکت و حشمت دستگاہ خانجیو بر مسند دولت و اقبال ہموارہ متمکن بودہ سلامت باشند بعد از تبلیغ ادعیہ نیاز و اخلاص مکشوف ضمیر منیر خورشید نظیر میگرداند کہ عنایت نامہ گرامی مخلص خود را یاد آوردہ بہ بعضی مہمات مامور فرمودہ بودند سعادت دارین خود

والسنه حسب المسطور وران امور کوشیده صورت سرانجام نمود چنانچه حقیقت او از عرایض بیان
کمال واضح خواهد بود ملازمن سلامت خواجه اشرف بحسب تقدیر در سرکار نواب نوکر شده ظاهرا او را
خدمتی چند پرگنه فرموده بودند مشار الیه از آنجا که وقوف کاروانی او بود در دولت خواهی تقصیر
نکرده بنوعی بر جمیع پرگنات دیه بدیه رسیده از قرار سال گذشته ده پانزده زیاده مشخص کرده طومار
زر را بدستخط و مهر عالمان وچودهریان وقانون گویان درست نموده آورد در خدمت دولت خواهی
خودمی ناز دامید وار نتیجه بود متصدیان سرکار خدمت او را پامال ساخته بنوعی دیگر خاطر ملازمان
نواب متغیر کرده او را در معرض خطاب وعتاب انداختند این معنی بغایت از حساب و انصاف
دور است از سخنان اصحاب غرض در حال او اصلاح نظر بر خدمت و دولتخواهی او نفرمودند نواب
سلامت در کاروانی و دولت خواهی او شکی نیست غایبانه مردم سرکار از ناراستی خود می خواهد
اینچنین مردی با دین و دیانت در خدمت سرکار الیشان باشد امید که نواب بنفس نفیس خود بحقیقت
معامله او رسیده انصاف فرمایند که مرد از شومی حاسدان ضایع نشود چنین کس درین وقت قحط الرجال
است لیسی دیر بدست آید فقیر بواسطه خیر خواهی سرکار بدو کلمه متصدع اوقات گرامی گردید بیشتر هر چه
بخاطر عالی رسد چنان فرمایند اسباب دولت وشادمانی در تزاید باد

نامه

همواره بعنایت خسروانه سربلند بوده بر اعدای دین و دولت مظفر و منصور باشند بعد از تحایف
دعوات مخالصت آیات مرفوع رای محبت افزای میگرداند که صحیفه گرامی بصنوف مهربانی
نامزد این مخلص حقیقی شده بود بورود آن خرمی تمام رو داده آنکه در باب گذرانیدن عرضداشت
بدرگاه آسمان جاه ایمائی رفته بود بتاریخ بیست ویکم ماه اسفندارماه در ساعت نیک باتفاق
بخشی الملک در غسلخانه گذرانیده وتمام مضمون آن بمسامع عز وجل رسیده جواب آن حسب الحکم
صادر شد بموجب آن عمل نمایند عنایت حضرت شاهنشاهی درباره الیشان از هر چه نویسید زیاده
است مدام ومتواتر حقایق آن صوب بدرگاه والا معروض دارند اکثر خاطر ملکوت ناظر باخبارات

آن دیار منتظر میباشد مخلص صمیمی را وکیل خود دانسته خدمتی که درین حدود بوده باشد بے تکلف
اشارت فرمایند که در ادای آن مراسم حفظ الغیب تا ممکن است تقصیر نخواهد کرد باقی
کیفیت از عرایض برخوردار میرزا معصوم معلوم خواهد شد مکرر چه تصدیع دهد اسباب دولت
واقبال روز افزون باد

نامه

الله سبحانه وتعالی ذات عالی درجات ملازمان اقبال واجلال پناه شوکت وایالت دستگاه
کامیاب دارین گرداناد بورود عنایت نامه که بعد از مدت مخلص خود را یاد آورده بودند منفتحه
گردید بهجت بر بهجت افزود آنکه درباب گذشتن از تقصیرات وخیانات خواجه یاقوت رقم زد کلک
عطوفت سلک گردیده حقیقت ناراستی وبے دیانتی وبد اندیشی آن کوتاه اندیش بدکیش تا کجا بیان
نماید که مبلغ کلی از زر ومال سرکار از محال پرگنات وبیوتات متصرف شده وکاغذهای تلبیس ساخت
سزاوار کشتن وعقوبت کردن شده بود از بدکرداری خود هیچ گفته دلیل خلاصی نداشت بفرموده
ایشان جای عذر نمانده باوجود این تقصیرات از ذلت وسزا دادن وزر گرفتن من کل الوجوه او را
معاف دانسته روانه ملازمت عالی نموده شد

بیت

بفرمانت توان از جان گذشتن — چرا از جرم کس نتوان گذشتن

جان ومال بنده همه طفیل ایشان است طریقه دوستی ویکدلی آنکه خدمتی که لایق مخلص حقیقی درین صوب
بوده باشد باشارت آن رهین منت گردانند زیاده چه عرض نماید ایام دولت وبهجت در تزاید باد

باب ششم

بندگان مخلصان ملاذی استظهاری عطوفت دستگاهی خانجیو همواره خوش وقت بوده بر
سر مخلصان سلامت باشند بعد از اظهار شیوه اخلاص وآرزومندی مشهود ضمیر منیر میگرداند که مدت

متمادی برآمده بعنایت نامهٔ گرامی یاد نفرمودند درینصورت حیران بوده که باعث عدم التفات ایشان از چه بوده باشد از زبان بعضے کسان خبر یافت که زمرهٔ اہل اغراض مخالف راستی حکایات که ہرگز نبوده ونشنوده بعرض اعلا رسانیدند حقا که ہرگز تا امل فکرت این رقم بر صفحهٔ خیال نکشیده ومثل این صورت مطلق بخاطر فاتر نرسیده عجبست که خدام آنشان چنین سخنان پریشان را راست ودرست پنداشتند مخلص خیرخواه را در معرض تقصیر آورده بجوی پریشان فرموده اند شهادت این بر احوال ضمیر پاک ایشان نموده چنانچه خود الصاف فرموده بعد ازین رقم فراموشی را بر احوال محبان نکشند زیاده چه تصدیع دهد ایام بکام باد

نامه

همیشه تائیدات ربانی مشمول عواطف شاهنشاهی بوده بدولت وحشمت سلامت باشند بعد از اظهار مراسم اخلاص که شیوهٔ خیرخواهان است مشهود رای مهر انجلای میگرداند که چون پرگنه رحیم آباد از ابتدای فصل خریف تحافوئیل بجاگیر این مخلص تنخواه یافته درین ولا سعادت نصاب سید شهاب را بخدمت شقداری آنجا فرستاده شد در ملازمت سامی خواهد رسید امید که این پرگنه را محال متعلقه جاگیر سرکار دانسته بو کلا امر خواهند فرمود در باب سیادت مآب مذکور نوعی توجه فرمایند که معامله آن پرگنه از قرار واقعی بقید ضبط در آید که باعث اطمینان مخلص خواهد بود وخدمتی که درین حدود بوده باشد مخلص را بالشرف ایمای آن ارزانی فرمایند تا شرائط اخلاص بتقدیم رسد زیاده چه تصدیع دهد ایام بکام باد

بخدمت والده نویسند

بخدمت والدهٔ مشفقه مکرمه معظمه معصومه که اسم معلوم است از بنده فرزند عبدالله قدمبوسی وعبودیت فراوان قبول فرمایند احوالات این جائی بخیر است وخیریت آن والده مطلوب ثانیا آن که مدتی است که خبر سلامتی آن مشفقه نرسیده است خاطر فاتر نگران است موالنتش بخبر سباد

طریقهٔ شفقت آنکه احوال خیر مآل خود را می نویسیان باشند که آرام خاطر کمترین گردد و قبل ازین جزو
خرچ مصحوب اعتقادی دلاور فرستاده بود یقین که رسیده باشد و بعضی سوغات این دیار
بهم رسانیده است انشاء الله العزیز بخدمت ارسال خواهد داشت شوق پابوس آن مخدوم از حد
افزون است از درگاه مسبب الاسباب مدام مستدعی می باشد که عنقریب بوجه احسن میسر گرداند در باب
پیوند فرزندی انوار الله که هر مرتبه چه نویسد که والدهٔ صاحبه خود بهر حال نموده اور اصورت انتظام
دهند که موجب جمعیت خاطر گردد زیاده چه عرض نماید ظل شفقت ممدود باد

نامه از جانب پسر به پدر

کمترین فرزندان عبد الرحیم بعرض ملازمان مخدومی افتخاری استظهاری قبله گاهی مشفقی
ابوی ام میرساند که شوق و آرزومندی بادراک پابوس آن خداوندی بمرتبه ایست که بقلم مقطوع
اللسان تشرح آن نتواند نمود از درگاه فیاض مطلق و قادر برحق استدعا می نماید که بهی متضمن حصول
این مرام بوده باشد بشرف ابهای آن مفتخر سازد که سعادت دارین خود دانسته بتقدیم رساند
و بعضی سوغات این دیار مصحوب یادگار قبل ازین بتفصیل علیحده ارسال داشته بود یقین که به نظر
فیض اثر گذشته باشد درین ولا یک اسپ نیلگون بجهته سواری آن ولی النعمی بهم رسانیده انتظار
است که درین چند روز مبلغی محال جاگیر از فصل خریف برسد اسپ مذکور با خرچی و بعضی تحایف
برای برادران و عزیزان ارسال دارد زیاده چه عرض نماید ؎ بیت

سایه ات کم مباد از سر ما | یبسط الله ظلکم ابدا

به برادر خورد نویسند

برادر ارجمند بجان پیوند اقبال آثار سعادت یار خواجه یادگار از عمر و دولت برخوردار و کامیاب
باشند بعد از دعوات فراوان و اشتیاق بی پایان معلوم آنکه مدتی است خطی از جانب آن برادر

نہ رسیدہ بنابران نگرانی وحیرانی روی دادہ آدم مجرد از بے طاقتی و بے تابی برای خبر خیریت شما فرستادہ شد باید کہ چگونگی احوال خود و باعث عدم ارسال مکاتبات مشروحا نوشتہ بفرستند کہ تسکین خاطر فاتر گردد و من بعد این چنین تغافل در فرستادن نامہ و پیام نسازند کہ وصول مکاتبات یکدیگر در معنے ملاقات روحانیست و بعضی تحایف این دیار برای برادر جدا است متعاقب میفرستد زیادہ چہ نویسد ایام عمر و دولت مزید باد بالنون والصاد ؎

نامہ بجانب برادر نویسند

ملازمان عطوفت پناہی ملاذی اخوی اعزی ہموارہ در حفظ حضرت نا متناہی بودہ مقتضی المرام باشند بعد از شوق و آرزومندی دیدار فایض الانوار معروض آنکہ بسبب موانع حوادث روزگار چند روز از دولت ملازمت دوری و مہجوری رویدادہ است اما خدا آگاہ است کہ جان و دل ہمیشہ در خدمت آن اخوی میباشد از درگاہ رب العزت امید وار است کہ عنقریب پردۂ مفارقت از میان برخیزد و صورت ملازمت چہرہ کشاید از غم و الم جدائی رہائی یابد تا دریافت وصول حضور بنامہ و پیام خوشحال و شادکام میفرمودہ باشند زیادہ چہ نگارش رود ایام عمر و دولت در ترقی باد

نامہ بجانب فرزند نویسند

فرزند ارجمند ثمرۂ شجرۂ فواد و حدیقہ مراد قرۃ العین محمد حسین طول اللہ عمرہ دعای فراوان و اشتیاق بیپایان مطالعہ نمایند کہ احوال این حدود بخیر است و خیریت آن جگر گوشہ مطلوب امید کہ بصحت و عافیت باشند و حقیقت روزگار این جانب برین نوعی استکہ بحسب ضرورت باندک ماہیانہ قناعت نمودہ بواسطہ قرب مسافت در سرکار نواب نوکر شدہ چنانچہ برات دو ماہہ درست بشود ہرگاہ وجہ برات بدست آید خرچے برای شما خواہم فرستاد خاطر خود را بہمہ ابواب جمع دارند و در خواندن و نوشتن سعی بلیغ نمایند و اوقات خود را بلہو و لعب نگذارند و بمیل بازی و تماشاے صرف نکنند

کہ وقت یاد کردن ہنر و ادب ہمین است

مصرع

غافل منشین کہ وقت بازی نیست

مدام و ہمیشہ چگونگی احوال خود را می نوشتہ باشند کہ اطمینان خاطر گردد زیادہ چہ نویسد ایام برخورداری بعنایت حضرت باری درتنزاید باد

نامہ بجانب فرزند نویسند

برخوردار نور الابصار خجستہ اطوار برابر جان بلکہ بہتر و خوشتر از جان محمود خان را از جانب احمد خان بعد دعای برخورداری و فراوان جان درازی معلوم بودہ باشد کہ احوال این جانب بخیریت است و خیریت آن فرزند ارجمند پیوستہ از درگاہ ایزدی خواستہ می آید کہ الٰہی آن برخوردار را بسلامت داراد ثانیاً آنکہ عمر عزیز خود را کہ چون آب رفتہ معاودت ندارد در خواندن و نوشتن صرف نماید و لحظہ ازین شغل خطیر و امر بسیط غافل نباشد کہ بزرگان فرمودہ اند

بیت

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی　　کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

زیادہ درین باب چہ تاکید نماید الٰہی از دیاد عمر در تنزاید باد

بجانب ہمشیرہ نویسند

بخدمت ہمشیرۂ عزیزۂ مشفقہ مہربان کہ اہم معلوم است از جانب کرم اللہ دعای فراوان و جان درازی بے پایان مطالعہ نمودہ خاطر این جانب را خواہان و آرزومند ملاقات بہجت آیات خود داند احوال این حدود بکرم رب المعبود در ہمہ وجہ بہبود گذرانست و خبر سلامتی آن ہمشیرہ بیاید

امید کہ بصحت و سلامت باشند مدتی است کہ خبر خیریت آن ہمشیرہ نرسیدہ بنا بران خاطر متردد
میباشد طریقہ شفقت و مہربانی آنکہ تا ادراک ملاقات بہجت سمات پیوستہ از چگونگی سوانحات
این حدود و خبر سلامتی خود مینوشتہ باشند کہ باعث آرام خاطر گردد زیادہ چہ تصدیع دہد ایام
عصمت بردوام باد

بدوستان نویسند

ملازمان محبت و مودت پناہ رفعت و وزارت دستگاہ خواجہ علاول خان ہموارہ بر مسند عزت
و وزارت متمکن بودہ کامیاب صوری و معنوی باشند بعد از دعوات مخالصت آیات مشہود
رای عقدہ کشای آنکہ چون استماع یافت کہ مسند خدمت دیوانی صوبہ دیوگڈہ بوجود فایض الجود
گرفتند درین صورت خوشحالی تمام روبداد الحمد للہ کہ ساکنان این دیار از سبب حوادث روزگار
در سایۂ عدل و احسان ایشان در مقام امن و امان آسودہ و مرفہ الحال خواہند بود و آشنا
و بیگانہ از دولت آن یگانہ آفاق بہرہ مند خواہند گردید مبارک و میمون باد نظر صدا از مکارم
اخلاص آنکہ از نسبت یکجہتی و خصوصیت قدیم مرعی نمودہ مخلص خیرخواہ را گاہ گاہی بعنایت
نامۂ گرامی یاد و شاد میفرمودہ باشند و رجوعی کہ درین حدود بودہ باشد باشارۂ آن رہین
منت گردانند زیادہ چہ تصدیع دہد ایام عزت و وزارت در تزاید باد

بدوستان نویسند

محبت و مودت پناہ شفقت و مرحمت دستگاہ صداقت و یکجہتی اطوار ملاذی شیخ احمد حبیب ہموارہ
خوشوقت و شادکام باشند درین ایام فرحت انجام استماع یافت کہ در خانہ آن صداقت اطوار
فرزند نرینہ در ساعت ہمایون تولد شد حقا کہ لشنیدن این خبر بہجت اثر چندان خوشحالی
و فارغبالی روبداد کہ بشرح راست نیاید الہی آن نونہال چمن دولت را از صرصر حوادث

دوران دراماں خود داشتہ درسایۂ رافت ایشان برخوردار دسربلند گرداناد و بر سر جمیع خیر خواہان دوروز دیک مبارک وفرخندہ باد

قطعہ

الٰہی تا جہان را آب و رنگست | فلک را دور گیتی را درنگست
تمتع دارش از دور جوانی | زہر چیزی فزودہ زندگانی

بمشیخت پناہ نویسند

اللہ تعالیٰ ذات ستودہ صفات مشیخت پناہ فضیلت دستگاہ محبان پناہی شیخ جیو را از جمیع بلیات زمان محفوظ داشتہ بانواع شادمانی ومقاصد صوری ومعنوی سلامت داراد بعد از تمہید قواعد اختصاص و آرزومندی آنہا را سے شریف آنکہ خدا آگاہ است کہ از شنیدن خبر فرخندہ اثر کدخدای برخوردار شیخ محمد جہان خان خوشحالی وبہجت روبیداد الٰہی مبارکباد وسازوار گرداناد و بعضے اسباب عروسی ویک انگشتری طلا بانگین زمرد بجہت عروس وچیرہ وفوطہ گجراتی برای برخوردار مذکور مصحوب اعتمادی مبارک فرستادہ شد بنظر التفات قبول فرمایند واین مخلص را از معتقدان خود دانستہ گاہ گاہی بنامہ وپیغام یاد آورند وہرگونہ خدمتی کہ درین حدود باشد اشارہ فرمایند کہ در انصرام آن شرائط اخلاص بتقدیم رسانند ایام عزت و شادمانی در تزاید باد

نامہ بجانب دوستان نویسند

خدام ذوی الاحترام عطوفت پناہ تکیہ گاہ عزیزان وخویشان را ہموارہ در اماں حضرت سبحان بودہ سلامت باشند بعد از اتحاف دعوات وافنیات مشہود رای مہر انجلای میگرداند کہ بندہ از از آبا واجداد نسبت موروثی با آن سلسلۂ عالی دارد ومہربانی ایشان دربارۂ این نیازمند از ہرچہ نویسد زیادہ از آنست خود میدانند کہ در حسب ونسب واز طرف پدر رشتہا ونسبت

بلکہ دیگر جدائی نیست بنا بران از روے گستاخی در باب پیوند نسبت فرزندی عزیز اللہ کہ از علم و ادب بہرۂ تمام دارد و تصدیع میدہد ملتمس آنست اگر او را بغلامی خود سرافراز فرمایند باعث سربلندی و تفاخر این کمترین درمیان عزیزان و خویشان خواہد بود امید کہ استدعای بندہ بدرجہ قبول افتد

مصرع

گر قبول افتد زہے عز و شرف بلہ زیادہ چہ عرض نماید

با اہل خانہ نویسند

معلوم اہل خانہ بادل یگانہ دوست دمساز رفیق ہمراز یار وفادار محبوب القلوب بودہ باشد از آن روزی کہ پردہ مفارقت حایل گشتہ خدا آگاہ است کہ قرار و آرام یکبارگی از دل بدر رفتہ در شب خواب نیست و از خیال و یاد او یکدم غفلت نی وصال او را از خدائے عز و جل می طلبم امید کہ عنقریب بوجہ احسن میسر گردد و تفکر تمام است کہ در ایام جدائی احوال چگونہ خواہد بود پیوستہ تا ہنگامی ملاقات چگونگی احوال خود رامی نوشتہ باشند کہ آرام خاطر گردد درین ولا مصحوب اعتمادی دلاور خدمتگار خرچی فرستادہ شد خواہد رسید سامان ضروریات نمودہ اوقات بگذرانند و خاطر ہمہ باب جمع دارند انشاء اللہ تعالی اگر نہضت رایات عالیات بفیروزی و اقبال درین نزدیکے بآن حدود می شود چہ بہتر ازین پردہ دوری مرتفع خواہد گردید والا نہ بعد از دو ماہ پیش خود خواہیم طلبید کہ دیگر تاب جدائی نیست بہر حال یکجا بودن عجب است

مصرع

تا در میانہ خواستہ کردگار چیست

زیادہ چہ نویسد

نامہ در جواب آن

نامہ فرحت آثار آن مونس غمگسار در عین انتظاری رسید خاطر اندوہگین از غم والم آزاد گردانید

بیت

خط تو آمد از آنگونہ فرح گشت مرا — مگر کہ قطرۂ باران بگاہ خشک رسید

اظہار جدائی و اندوہ نمودہ امیدوار ملاقات بہجت آیات فرمودہ بودند فی الواقع این آرزو
از طرفین وارد یاد داشت شرح آرزومندی دیدار فرحت آثار در دفتر نگنجد

بیت

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من — دل من داند و من دانم و داند دل من

از درگاہ مسبب الاسباب امیدوار می باشد سببے سازد کہ شام ظلام فراق بانوار صبح وصال
مبدل گردد باقی احوال مافی الضمیر موقوف بر ملاقات است زیادہ چہ نویسد

نامہ بدوستان نویسند

حق سبحانہ و تعالی ذات خجستہ صفات ملاذی استظہاری مخلصان پناہی خان جیو را ہموارہ
از بلیات دوران مصئون و محروس داشتہ سلامت وارا دبعد از رفع دعوات مشتاقانہ
مکشوف رای عالی میگرداند کہ حق علیم است کہ از شنیدن اخبار بیماری ایشان چندان کلفت
خاطر اندوہ باطن رو بداد کہ شرح آن ورد دست آباد ضمیر گنجایش پذیر نیست اللہ تعالی دارو این
درد از شفاخانہ غیب کرامت کند و این فقیر بمجرد استماع این خبر بے اختیار میخواست کہ روانہ آن
حدود شود اما بواسطۂ بعضے موانعات ضروری این آرزو در توقف ماند بنابر آن دارندہ را باستعجال
تمام بجہت خبر صحت ایشان فرستادہ شد کہ دیدہ و دل در انتظار خبر صحت است الٰہی ہمیشہ آئینہ
خاطر صافی را از مشقت عارضہ و اندوہ کدورت بے غبار دارد بمنہ و کمال کرمہ

ابنائی ہمجنس

خدام برخوردار اقبال آثار خواجہ یادگار مشمول عواطف ایزد متعال بودہ از عمر و دولت
برخوردار و کامگار باشند درین ایام نافرجام شنیدہ شد کہ مخدومی قبلہ گاہی میان عبد السلام
بحسب تقدیر قادر قدرت ودیعت حیات سپردہ از دار الفنا بدار البقا رحلت فرمودہ داغ جدائی
خود بر دل دوستان دور و نزدیک گذاشت حق علیم است کہ بمجرد رسیدن اصغاء این خبر
کلفت اثر جان در قالب نماند اگرچہ از غایت اندوہ و بے تابی گریہ و زاری بسیار نمود اما ہیچ سود
نکرد چون ہر آفریدہ را عاقبت ہمین شاہ راہ در پیش است

بیت

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود — آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود

ہر آئینہ داروی این درد بجز صبر نیست لاجرم دست بدامن صبر زدہ الٰہی آن سرمایۂ دانش و بینش
را نیز صبر جمیل و اجر جزیل کرامت فرماید و بر عمر و جان شما بیفزاید حالا انجام قبیلہ وابستہ بذات شماست
طریقۂ ہوشمندی آنست کہ ہر کدام را دلاسائی نمایند تا دل شکستہ نشوند و خود را بحال دارند ان شاء اللہ
تعالیٰ متعاقب وقت یافتہ در خدمت نواب مستطاب صاحبی ازین واقعہ ہایلہ بعرض رسانیدہ
سرو پای خاصہ و فرمان عالیشان بجہت دلاسای شما حاصل نمودہ می فرستد لایق آنکہ تا ہنگام ملاقات
چگونگی احوال خود را می نویسان باشند و ہر مطلبی کہ درین حدود بودہ باشد بے تکلف اشارہ نمایند
تا ممکن است در سر انجام آن سعی نمودہ شود زیادہ چہ نگارد

بابنائی جنس نویسند

بعد از سلام محبت انجام انہای ضمیر فیض پذیر آنکہ مکتوب مرغوب صداقت اسلوب کہ مصحوب مولا
مطلوب یاد آوردہ بودند بمطالعہ آن مشرف گردید و انواع شادمانی افزود طریقۂ یکجہتی آنکہ پیوستہ
ہمین شیوۂ محبت را منظور داشتہ تجویز نسیان نفرمایند چون شرح شوق و آرزومندی بعبارت نمی گنجد
لاجرم بر صفائی باطن فیض مواطن حوالہ نمود

مصرع

گرمرا سوز دلی ہست اثر خواہد بود ۔۔۔۔ زیادہ چہ نویسد

ابنائی جنس نویسند

بعد از عرض اشتیاق معروض آنکہ نامۂ عنبرین شمامہ رسید آتش شوق و شغف را سرسبز گردانید متر صد است کہ بزلال وصال منطفی شود امید کہ تا زمان ادراک مواصلت برشحات قلم مشک فام تسکین خاطر دل مستہام بخشیدہ باین چند فقرات اکتفا نمودہ زیادہ چہ تصدیع دہد ۔

بخدمت ولی نعمتی نویسند

بعد از عرض بندگی و نیاز بحضرت قبلہ گاہی ملاذی استظہاری مدظلہ معروض میدارد کہ احوال فقیر بخیر است و خیریت ذات ملکی صفات مستدعی میباشد بورود عنایت نامۂ گرامی مفتخر گردیدان کہ بعنایت و مہربانی تمام بندہ خود را یاد آوردہ بودند موجب انواع شکرگذاری و اصناف سپاسداری شد

بیت

یاد تو مرا ہردمی از خویشتن آید ۔ لیکن چکنم من کہ ترا یاد نیاید

الٰہی سایۂ بلند پایۂ آن قبلہ گاہی تا دیرگاہ بر مفارق خیرخواہان مبسوط باد ۔

ہم جنس

ایزد تعالی آن دوست مہربان را در حفظ حمایت خود دارد بمنہ و کمال کرمہ مفاوضۂ گرامی کہ بنام خیرخواہ حقیقی شدہ بود بشرف مطالعہ آن اخطاظ وافر یافت و خلاصۂ اوقات بیاد آن محبت دستگاہ و آرزوی ملاقات آن سرمایۂ حیات مصروف است و کم وقت باشد کہ بیاد ایشان نمی گذارد

بیت

ما بیاد تو سلامت بخیال تو خوشیم ۔ غیر نادیدن تو ہیچ پریشانی نیست

مترقب که تا دریافت حضور بشرف وافر السرور بنامه وپیغام یاد آورند که باعث تسکین خاطر حزین
همان تواند بود زیاده منصدع نه شد

ابنای جنس نویسند

بندهٔ مخلص دعاگوی را غایبانه باوصاف حمیدهٔ آن مجموعهٔ خوبیهاست وحلیتهٔ آرزومند ادراک
حضور موفور السرورمے باشد در حاشیهٔ کتابت مخلصان ملاذی شیخ فیض الله از مردم نیک
اهل و دانش تصور فرموده یاد آورده بودند باعث استحکام بنیان محبت و وداد گردید اما حیرت
افزود که من هیچمدان ناقص را با مردم فضلا و علما نسبت امری دیگر نخواهد بود امید که برخلاف
گذشته ابواب رسل و رسایل مفتوح دارند که باعث اطمینان خاطر گردد وحیدالاشیخت وفضیلت
پناه شیخ ضیاء الدین که از اکمل و اکابر این زمانه اند فقیر را بسلسلهٔ عالی ایشان نسبت بندگی
واعتقاد تمام است وبواسطهٔ بعضے امور ضروری دران حدود تشریف آورده اند باید که شرف
دیدار ایشان را غنیمت دانسته در اعزاز و احترام مشیخت پناه مذکور بجان کوشیده هر کاری دهی
که رجوع آورند سعادت خود دانسته در سرانجام آن تقصیر نخواهند کرد که خاطر ایشان بسیار
عزیز است درین باب مخلص شما ممنون خواهد شد ایام بکام دوستان باد

بدوستان نویسند

نامهٔ عنبرین شمامه بساعت نیک رسید از نکهت مضمونش مشام جان معطر گردید آنکه درباب رعایت
واعزاز خاطر عزیز مشیخت پناه شیخ ضیاء الدین مرقوم خامهٔ محبت و یگانگی شده بود حقا که آمدن
را محض نزول رحمت ایزدی دانسته مشاهدهٔ دیدار فایض الانوار شیخ مذکور را غایت محظوظ
وسعادت اندوز گردیدند و در هر باب حسب الاشاره ایشان تا ممکن باشد بجان کوشیده شرایط
اخلاص بتقدیم رسانیده چون در بیوت الاشیخت پناه مذکور از مهمات اینجا خاطر جمع نموده متوجه

آن حدود شدہ اندلیقین است کہ از احوال نامرادی فقیر را بزبانی بیان خواہد نمود

بمعشوق نویسند

ای ماہ آسمان خوبی وای سرو گلستان محبوبی وای نور دیدہ عشاق وای سرور سینہ مشتاق
از روی تلطف و مہربانی وعدہ فرمودہ بودی کہ کلبہ احزان ادرا بنور حضور پر نور السرور منور
میسازم حقا کہ ازان باز دیدۂ امیدوار بر شاہراہ انتظار است

مصرع

ازان روزی کہ گفتی خواہم آمد ..... دیدہ براہ است

مصرع

چہ میسوزی بداغ انتظارم

چون تمنائے آنکہ حسب وعدہ بدیدار فرحت آثار دیدۂ انتظار عاشقان را نورانی بخشیدہ
ازو فور مہربانی بعید نیست

بیت

بیا بیا کہ بصد شوق آرزومندم　　بیا کہ یکدمے از خویش با تو پیوندم

درجواب آن

ای عاشق رنجور وای منتظر مہجور از نامۂ نو خیبان معلوم شد کہ آرزوئے ملاقات ما در دل
داری وہوائی در سر اما بر وعدۂ خوبان امیدوار نباید بود

بیت

ز خوبان کس وفاداری ندیدہ　　جز آئین جفا کاری ندیدہ

باوجود این اگر عاشق صادق است بدیدار فائز است

بیت

عشق بازان درطریق عشق اگر باشد پاک خوبرویان گر بیامیزند با ایشان چہ باک

امابیطاقتی درکار نسبت صبر باید کرد باشد کہ ماہ جمالم از روزن خانہ در آید و نہال تقاضم بمنظر سایہ اندازد

مصرع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد

باب در قضائی

اقرار کرد و اعتراف شرعی نمود مجز اسم و نسب خود خواجہ کریم اللہ ولد شہاب الدین بن عبداللہ قریش آنکہ یک خانہ تعمیر یافتہ بخشت پختہ قایم این حدود شرقی آن متصل خانہ یعقوب ولد کریم داؤد حد غربی آن ملحق بدیوار خانہ الہداد ولد میر قریش و حد جنوبی آن متصل شارع عام و حد شمالی آن پیوستہ بمسجد شیخ فیض اللہ ولد شیخ بہاؤ الدین کہ واقع است در بلدہ رحیم آباد در محلہ قاضی پور بلامشارکت غیری در تصرف مالکانہ من بود بعوض مبلغ یک ہزار روپیہ شاہجہانی رایج الوقت بوزن یازدہ و نیم ماشہ باشد بدست خواجہ محمود ولد خواجہ بایزید فروختم و مبلغ مذکور در قبض و تصرف خود در آوردم و مردم ہمسایہ باسم بخشی وغیرہ گواہی دادند کہ آن خانہ ملکی موروثی بایع مذکور بود شیخ عبداللہ ولد شیخ عبدالکریم تعہد نمود کہ اگر ثانیاً حال وارث دیگر پیدا شود و دعوہٗ نماید از عہدۂ جواب آن بر آیم این چند کلمہ در محکمہ شرع شریف بقلم آمد کہ عند الحاجت حجت باشد تحریر بتاریخ فلان

باب در قضائی

اقرار کرد و اعتراف شرعی نمود خواجہ عبداللہ ولد خواجہ محمود در حالت نفوذ جمیع تصرفات برین وجہ کہ یک کنیزک گل بہار نام سبز فام میانہ قد پیش چشم بلند بینی پیوستہ ابرو ہر دو گوش سوراخ تخمیناً بیست سالہ بعوض مبلغ بست روپیہ بدست میر درویش محمد ولد محمد مراد فروختم و مبلغ مذکور

را در تصرف خود آوردم این چند کلمہ بر سبیل حجت محکمہ نوشتہ دادہ شد

قبض اقرار

باعث تحریر این سطور آنکہ منکہ محمد ولد نظام متوطن خان پور ام اقرار صحیح شرعی می نمائیم برین صورت کہ یک نفر کنیزک زرخرید تخمیناً نہ سالہ بمقابلہ مبلغ بیست روپیہ اکبری خزانہ رایج الوقت بطوع و رغبت خود بدست محمد قاسم فروختم و بیع کردم و مبلغ مذکور وصول یافتم نوشتہ میدہم اگر ثانیاً حال کسی درین باب دعوی و سخن نماید جواب گویم و خاطر نشان کنم این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ عند الحاجت حجت باشد

قبض الوصول

غرض ازین تحریر آنکہ منکہ احمد ولد محمود صدیقی ام مبلغ یکصد روپیہ شاہجہانی رایج الوقت از مال خواجہ بختیار بوعدۂ دو ماہ بطریق قرض حسنہ گرفتم و در قبض خود آوردم بشرط آنکہ بعد از گذشتن میعاد مبلغ مذکور ہرگاہ کہ طلب نماید بلا عذر ادا سازم و ہیچ عذر و حیلہ پیش نیارم این چند کلمہ بر سبیل حجت بطوع رغبت خود نوشتہ دادم

قبولیت

مقصود ازین تحریر سطور آنکہ منکہ شہاب الدین ام موضع سلیم پور معمولہ پرگنہ فرید پور کہ بجاگیر رفعت پناہ میرزا شاہ بیگ خان مقرر است از وکلای ایشان مبلغ پانصد روپیہ رایج الوقت بطریق اجارہ گرفتم کہ مبلغ مذکور را در سال تمام در سرکار خان مذکور جواب گویم و ہیچ عذر نیاورم و اگر عیاذاً باللہ آفت سماوی در اراضی رو دہد بعد از تخفیف مجرا گیرم این چند کلمہ بر سبیل سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال حجت باشد

حاضر ضامنی

باعث تحریر این سطور آنکه شیخ عبد اللہ ولد عبد الرحیم بواسطہ معاملہ اعمال سرکار نواب معلے القاب در قید بود منکہ کریم اللہ ولد شمس الدین ام الطوع و رغبت خود حاضر ضامن او شدیم اگر موی الیہ بے رخصت و کلای سرکار ایشان جای دیگر برود دیندہ او را بلا عذر حاضر کردہ بدہیم و اگر حاضر نسازم از عہدۂ جواب آن برآیم این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال حجت باشد

خط غلامی

در محکمہ شریعت آمدہ اقرار صحیح شرعی نمود مخبر اسم احمد ولد الہداد بدین وجہ کہ صندل نام کنیزک از ان خواجہ بدر الدین را بالطوع و رغبت خود بزنے قبول کردم و خط غلامی نوشتہ دادم کہ باقی عمر بندگی و غلامی ایشان نمایم و عدول نیارم بنا بر این چند کلمہ بسبیل خط غلامی نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال حجت باشد

باب ہفتم در نوشتن دستک وغیرہ

دستک باسم گماشتہای جاگیرداران و چوکیداران و گذربانان و زمینداران راہ لاہور آنکہ سیادت مآب سید مرتضی اسباب بعضے کارخانجات سرکار خالصہ شریفہ حسب الحکم اشرف اقدس بدار السلطنت لاہور می برد باید کہ ہر جا کہ نزول نماید از چوکی و پہرہ و نواحی خبردار بودہ از حدود خود سلامت بگذارند و بہیچ وجہ معطل ندارند اگر عیاذاً باللہ در حدود کسی امری واقع خواہد شد از عہدۂ آن خواہد برآمد

دستک

باسم گماشتہای کروری خضر آباد آنکہ جمع و خرچ فوطہ دار پرگنہ مذکور فصل خریف بوئیل گرفتہ بدفتر خانہ اعلے حاضر شوند و معطل ننمایند

دستک

باسم السداد آنکہ بجواب دعوی کرم اللہ بدار القضا حاضر شود کہ معاملہ بحجت شرع شریف فیصل نماید درین باب قدغن تمام دانند

دستک

باسم محمد آنکہ عبد اللہ بدار العدالت عالیہ آمدہ ظاہر نمود کہ دعوی شرعی باد دار د و منتر وی میورزا باید کہ بدیدن دستک بجواب دعوی مشار الیہ حاضر شود کہ معاملہ موافق شرع شریف بقطع رسد

حاضری

تصدیق حاضری محمد خان افغان جماعہ دار من ابتدای غرۂ محرم سنہ فلان لغایت آخر شہر صفر ہمراہ بندۂ درگاہ بخدمت پادشاہی حاضر است دیوان اعظام ماہانہ آنرا موافق ضابطہ وبر بست سرکار خالصہ شریفہ تنخواہ نمایند

سرنامہ

بشرف مطالعہ نواب مستطاب اقبال آثاری محبان ملاذی خواہد یافت بمطالعہ گرامی ملازمان رفعت و وزارت پناہ رسانند ملازمان مخدومی قبلہ گاہی خداوندی

مفتوح باد بمطالعۂ اخوی اعزی مشرف باد این وثیقہ

بدست برادر ارجمند سعادت مند رسانند

این مکتوب بخدمت محبت ومودت

پناہ رسانند این عریضہ بشرف بمطالعہ مخدومی قبلہ گاہی مدظلہ مشرف باد

این کتاب مشیخت پناہ عبد المجید در بلدۂ برہان پور

رسانند بندۂ درگاہ فلان محبان ملاذی عطوفت

پناہ رسانند والسلام والاکرام

فقط

بعد از ادای شکر آفریدگار و پس از ابلاغ درود و سراج الانوار معروض مخلصان خیر اندیش و خیر اندیشان وفا کیش آن کہ چون فقیر حقیر شیخ مبارک ہاشمی در فن انشاء وافر جستجو کرد اما از تراکیب منشیان سلف الدوران و ابداع ارباب تحریر آن وقت زمان و فور اختلاف دید بنا بران بتقصیر فطانت و کوتاہی دریافت خود این دریکتائے ارجمندی از بحر طبیعت غواصی نمودہ لعبالم تحریر بصورت کشیدہ و انشاء مطلوب نام نہاد کہ ہر یک طالبان را این شیوۂ بلاغت بکار آید ہ

واللہ ولی التوفیق بہذا المرام

عرضی بخدمت پادشاہ عالم پناہ نویسند

عرضداشت بندۂ احاد اقل العباد غاشیۂ عبودیت بر دوش و حلقۂ اطاعت در گوش ساجد درگاہ و خاک بوسیدۂ بارگاہ اسلام خان بموقف عرض باریافتگان عالم پناہ

اسکندر جاه سپہر منزلت کیوان رفعت قضا قدرت افتخار سلاطین روزگار استظہار خواقین نامدار صدر آرای اورنگ ابہت زینت افزای سریر عظمت یکتاے گوہر بحر آفرینش روشنائی بخش دیدۂ دانش وبنیش مرکز دائرہ عدل و انصاف ماضی مراسم التی واعتساف واسطۂ خلافت سلطنت جاودانی باعث امن وامانی ظل سبحانی صاحب قرانی میرساند کہ فی اللیل والنہار وبالعشی والاشراق ۔ از درگاہ مالک علی الاطلاق مستدعی است کہ سایۂ عدالت وخلافت جہانداری وشوکت ورایات شہریاری بر مفارق اہل اسلام چون ستارۂ قطب تابندہ وپایندہ باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد

حضرت عالم پناہ سلامت

درین ولا کہ فرمان عالیشان مرحمت عنوان درباب این پیر غلام شرف صدور وعز ورود یافتہ بود بر نزول اجلال آن منشور اقبال سر عزت این نحیف خاکسار بدرجہ کیوان وذرہ فرقدان رسید لیب ادب مقبل وملسوم گردانید چون بجہت اہتمام مہام نہایۂ بحیثیت حکم عالی شدہ بود انشاء اللہ تعالی بکرم حضرت نامتناہی واز توجہ پای شاہنشاہی درا ندک فرصت آن مفہور مردود را در قید آوردہ بخدمت آستانہ لوبی کہ قبلۂ ارباب عرفان است مشرف خواہد گردانید زیادہ ازین گستاخی حد ادب نمی داند رایات دولت کشورکشائی وآیات عدالت فرمان روائی تا نفخ صور مرتفع ومنتشر باد

عرضی بوزیر الوزرا نویسد

عرضداشت بندۂ کمترین فدوی خاکسار اسمعیل خان بذروۂ عرض بندگان نواب مستطاب معلے القاب فلک جناب گردون وقار خورشید اشتہار صاحب قبلۂ حقیقی خدایگانی میرساند دایم الاوقات بوظایف دعاگوی مزید جاہ وجلال وترقی عز واقبال اشتغال

بوده بباشد که الٰهی ظل دولت و سایه حشمت بر مفارق کافه انام الی یوم القیام تابنده و پاینده دارا د بالنون والصاد

ثانیاً بنده وار عرض میدارد

غریب نواز اسلامت چون بجهته وصول نمودن مبلغ پیشکش که بر ذمه راجه زسنگ دیو باقیست امر شده بود حسب الحکم اصلا کوتاهی نداشت اما آن شموس اقطاع سیرت و بهایم سریرت در جبال حصینه متمکن بوده نوعے فساد برپا ساخته که اکثر مردم سوتی و مزارعان آن دیار از ستم او مضطرب حال اند و راه آمد و شد مسدود و ملاحظه عسکر قلیل درمیان دارد اگر جزوے خرج با جنود نصرت شعار معاونت شود تا چه دور است که او را در کمند دولت چون مرغ مقفوص گرفتار آرد واجب بود عرض گستاخی نمود ظل دولت ابد مبسوط باد

عرضی بحضور وزیر الاعظم نویسند

عرضداشت بندهٔ کمترین خیرخواه بلا اشتباه محمد خان بذروهٔ عرض بندگان اقبال و اجلال پناه شوکت و حشمت دستگاه صاحب و قبلهٔ حقیقی میرساند که دایم الاوقات بوظایف دعائی دوام دولت روز افزون اشتغال داشته امید که بتغیر اجابت مقرون باد

ثانیاً بنده وار عرض میدارد

غریب نواز اسلامت پروانچه اعظام که درباب این نحیف گمنام صادر شده بود بر فحواے آن مصابیح دولت و کامرانی منور شده مفاتیح سعادت جاودانی بکف آرزو در آمد چون حکم شده بود که حقایق آن صوب را عرضداشت نماید که در رفاهیت و آبادانی این دیار توجه تمام دارد صاحب مهربان من این پرگنه از جفای عاملان سابق خیلی ابتر شده بود الحمد لله

کہ اکنون بساطین فواد انام از منبع تفقدات آن خداوند کرام سرسبز شده و خاطر خلق اللہ از
رشحات باران استمالت طراوت گشتہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بعتبہ بوسی مشرف شده بعضے
حقایق را بپایۂ مبارک بعرض خواہد رسانید ظل دولت ابد مبسوط باد

نامہ با میر الامرا نویسند

اللہ تعالیٰ ذات والا صفات بندگان رفعت و اقبال پناه و شوکت و اجلال دستگاه مخصوص
عواطف سبحانی مقرب حضرت سلطانی میرزائی میرزا صاحب را بمنتہائے سمو رتبت ممکن داشتہ
کامیاب صوری و معنوی دارا د بعد از ادای تحفۂ دعوات مزید حیات و حشمت و ترقی جاه و
حکومت معروض بر رای خورشید انتما آن کہ از اشتیاق ملازمت کثیر المباہجت چہ نویسید کہ بحر
بے پایان است امید کہ اللہ تعالیٰ بخوشترین وجہ بمشاہدۂ طلعت سعادت کہ سرمایۂ مدارج و
مفاخرت مشتاقان کوہی نیاز است مسرور و مبتہج گرداند سرافراز نامۂ نامی و صحیفۂ گرامے
کہ دربارۂ نحیف پرتو ورود انداختہ بود شگفتگی بخش شگوفۂ دل گردید و لنسایم خوشدلی بمشام
جان رسانید ماموں از مکارم اخلاق و مراسم اشفاق آنست کہ بہمین منوال تا ہنگام ادراک
مواصلت بارسال عنایت نامجات کہ در حقیقت عبارت از مکالمۂ روحانیست طراوت بخش
حدیقۂ باطن مخلصان صمیمی باشند کہ موجب تسلی و اطمینان خاطر گردد

فرد

از ان طرف نشود قطرۂ زدریا کم　　وزین طرف برسد تشنۂ بسیرابی

لہذا چون از مخبر واقعہ رنجوری مخلصان استظہاری میرزائی میرزا محمد مراد و کلمہ از روی
شفقت و احوال پرسی مندرج بود اکنون چند یوم است کہ بکرم قادر ذو الجلال کہ ذاتش
لم یلد و صفاتش و لم یولد است جمیع عوارض بدن ایشان بصحت مبدل گشتہ چنانچہ بمسند عافیت
بخرمی و راحت اند زیادہ چہ عرض نماید دولت دارین باد بالنون والصاد

نامہ بخدمت پدر و استاد نویسند

بخدمت مخدومی قبلہ حقیقی کعبہ عملی التحقیقی افتخاری استظهاری خداوند مزلی ابوی صاحب ازکمترین تراب الاقدام عبد السلام بعد از ادای کورنش و سجود کہ سرمایہ رتبہ وجود نام ادالسنت

بیت

نہ تنہا سر بسجدہ دم بدم باد   کہ ہر موئے تنم در سجدہ خم باد

درین ولا نوازشنامۂ عظامی و صحیفۂ گرامی کہ از روی مہربانی درباب این نحیف صادر شدہ بود در اشرف اوقات واطیب ساعات عز ورود دریافت بمشاہدہ آن عالی خطاب سر مباہات باوج رفعت و فرق مفاخرت بذروۂ عزت رسید چون درباب امداد و اعانت محمد طاہر ایمائی رفتہ بود صاحب و قبلہ من حسب الامر نوازر کدورات ایشان بزلال عاطفت و معاونت منہمک و منرمک ساختہ اساس اتحاد و یکجہتی کہ رابطۂ معہود بود آن را مضبوط و مربوط ساختہ چنانچہ بمرور چندیوم مشارالیہ بالمشافہ رسیدہ التماس خواہد نمود از ان بسمع اقدس مزین خواہد شد زیادہ چہ عرض نماید ایام بکام باد

نامہ بحضرت والدہ ماجدہ نویسند

حضرت عصمت پناہی و عظمت دستگاہی مریم مکانی رابعہ ثانی مشفقہ مہربان والدہ صاحبہ دام ایام عفتہا و عظمتہا کمترین تراب الاقدام محمد یوسف بعد از ادای شرایط و قدمبوسی کہ شیوۂ فرزند السنت معروض میدارد و نوازشنامۂ عظامی کہ درباب این دون از توجہات تمام صادر شدہ بود بمضمون آن حدایق ارواح این صادق العقیدت را چون گلشن فردوس مزین ساخت و صنوف الطاف بندہ نوازی کہ درضمن آن معطوف بود ارزانی فرمود

بیت

آمد و گرد غم از سینۂ بے کینہ برفت   وز نسیم کلماتش گل اقبال شگفت

چون بجهت رسیدن بشأ فو اشرف حکم شده بود انشاء الله تعالی در ابتدای ماه آبان که مرور ایام
باد و باران و نزهت بخش ضمیر راه روانست خود را لعتبه بوسی مشرف خواهد ساخت زیاده
چه عرض گستاخی نماید

نامه بخدمت برادر کلان نویسند

فرد

چه گویمت که ترا ارتفاع پایهٔ قدر — زهر چه از قلم آید هزار چندان است

ایزد مراد بخش ذات ستوده صفات ملازمان اخوت پناه شفقت و مرحمت دستگاه ملاذی و
معاذی مشفقی حضرت اخوی صاحب را همواره از بلیات زمان و آفات دوران مصئون و
محروس داشته بر مفارق وابستگان سلامت دارا د بعد از ادای عبودیت و نیاز مندی
مشهود رای مهر انجلای آنکه مدتیست که این دور افتاده را بنوازشنامه یادآوری نفرموده اند
از سوانحات آن حدود مطلع نساخته

بیت

این مثل است در جهان مشهور — هر که از چشم دور از دل دور

چون بغایت مشتاق بودم درین ولا عنایت نامهٔ گرامی مصحوب برخوردار بخت بیدار شیخ
فتح الله رسیده کار مسیحائی زمانی بمن خسته حال کرد ملاذ من مرقوم نموده بودند که مدت مدید
و عهد بعید در گذشته و سپری شد که حالات آن حدود را مندرج نه نموده اند شاید که چندین خود را
درپی دنیای دون مبتلا کنی تا از امورات صواب و نیاد و رباشی بر رای عالم آرای مخفی
و محتجب نیست از آنچه می فرمایند در خور اعمال بندهٔ ایشان نیست که بر جاه جهانی بیکبارگی صغر دری
در نزد و خود را از همه به بیند چرا که نوش او با نیش مخلوط است و وفای او بی جفا نباشد
و راحت بجراحت نزدیک چنانکه بزرگان گفته اند

بیت

دولت گیتی که تمنا کنند ‌‌ ‌ باکه وفا کرد که با ما کنند

یقین تصور فرمایند که هرچند در پے این جیفه دمی وقدمی صرف میشود بحقیقت همگی بیکاری وخواریست
نه از قاعدهٔ دینداری وبزرگواری

بیت

عمر آن باشد که اندر کار جانان بگذرد ‌ ‌ ‌ وای بر عمری که بی دیدار جانان بگذرد

اگرچه از خدمت ملازمان که سرمایهٔ سعادت دارین است دور ومهجورم اما این ضرورتست والا
محال عقل وخلاف رائی است که از مقصود خود جدا ماند ودامن مراد از دست اندازد خوب
گفت آنکه گفت

بیت

نه دوری دلیل صبوری بود ‌ ‌ ‌ که بسیار دوری ضروری بود

اما از آنجا که جان ودل که خاصهٔ آب وگل است بمعنے در حضور پر نور آنحضرت میباشد امید که
تا زمان ادراک سعادت قدمبوسی بنامهٔ جانپرور مفتخر ومعزز میفرموده باشند زیاده
چه تصدیع دهد والسلام

نامه بجانب دوست نویسند

فرد

حدیث آرزومندی بصد دفتر نمیگنجد ‌ ‌ ‌ چگونه شرح مشتاقی بیک طومار بنویسم

التهاب شعلات مباعدت غایبات سطوات مهاجرت نه بروجهی واقع است که جز استحصال سعادت
وصال تدارک پذیر تواند بود لاجرم خاطر فاتر را بتقدیم آن مهام رخصت نداده

فرد

خیال تست در خاطر که جا نزاز نده میداد   وگرنه در زمان میپرم من تنها نزتنهائی

از نامه دلکشائی فرحت افزای که بعد مدتی یاد آوری فرموده بودند مضمون آن سرمایه مفاخرت و کامرانی و پیرایه مساعدت جاودانی حاصل کرده درین ولا استماع یافته که بعضے از مفسدان لاالتسمعوا ذکره درباره عبد الکریم سخنان خلاف اختراع نموده خاطر شریف را در ورطهٔ کدورات انداخته امید که آن را محض کذب انگاشته حرفهای ارباب بغض و نفاق را منظور نداشته آنچه مطالب و مقاصد مشار الیه از وسع امکان ایشان برآید دریغ ندارند و حسب المدعا ئے د صورت گشند

بیت

اگر کار یک خس لبسامان شود   ز دریای رحمت چه نقصان شود

تا احسان کلی بر ذمهٔ این جانب باثبات رسد زیاده چه تصدیع دهد

رقعه بجواب نامهٔ دوست نویسند

فرد

رسید نامهٔ نامی بمنزل مشتاق   چنان رسید که گویا بمرده جان آمد

شوق ادراک صحبت روح بخش که در عالم تمنا برتر از ان خواهش نیست چه نویسد که فوق العبارت است

فرد

از حال دل آگه نیم لیک این قدر دانم که تو   هرگه که در دل بگذری اشکم ز دامان بگذرد

بورود مکاتبهٔ گرامی اساس دوستی از سر نو استحکام گرفت و آئین محبت تازه ارجمندی یافت

فرد

با بیاد تو زنده میمانیم   ورنه هجران نمیکند تقصیر

چون درباب سفارش عبد الکریم دو کلمه نگارش شده بود بر فحوای آن مفتخر و معزز گردید

وا ستمنا ی خاطر شریف را مقدم بر ہمہ مطالب کمال و فاتحہ مآرب جاہ و جلال پنداشتہ
ہر چہ از وسع امکان این نحیف خواہد شد آن را سرمایۂ سعادت دارین و پیرایۂ مباہات کونین
دانستہ بتقدیم خواہد رسانید زیادہ چہ تصدیع دہد

رقعہ نیاز بجانب دوست نویسند

دستم از درد سینہ میلرزد　　چون توان خامہ را بکاغذ زد

قدر وصال در محفل حضور معلوم نکردہ بودم و این نقد جنس کہ بآسانی در دست افتادہ بود
بغفلت نمی ستودم حالیا چون ناوک دوری در دل نشست و خار مہجوری در سینہ شکست
ہم مرتبہ مواصلت دانستم و ہم منصب حضوری شناختم

قطعہ

من از رنگ صلاح آنکہ بخون دل شستم دست　　کہ چشم بادہ پیمایش صلا بر ہوشیاران زد
کدام آہن دلش آموخت این آئین عیاری　　کہ اول چون برون آمد رہ شب زندہ داران زد

اکنون امیدوار است کہ چند کلمہ بطریق وعظ کہ فواید بسیط فقیر و منافع وسیع ضمیر دران منظوری
باشد نگارش فرمایند کہ بمطالعہ اش مشام جان عطر آمیز و حدایق روان سبز خیز گردد
زیادہ زیادہ است

رقعہ بجواب نامہ مشتاق نویسند

ابیات

تا بود نعت زلف در ابیات　　تا بود وصف خال در امثال
سر کہ از تو بپیچد بریدہ باد چو زلف　　رخی کہ از تو بتابد سیاہ باد چو خال

محنت تمادی ایام فراق و شدت توالی لیالی اشتیاق از سر حد احصار متجاوز است و شرح

شمۂ آن بصد طوامر و دفاتر نتوان کشید و بپاے مردی عقل پیرامن شرح لبسط آن نتوان رسید

فرد

نیست عزرائیل را با عاشق شوریدہ کار ۔ ہم فراق دوست عزرائیل بس باشد مرا

اکنون از نفحات نامۂ خضر خاصیت کہ آنقدر حالت رو نداد کہ بہر منوال افتان و خیزان باد راک سعادت وصال مشرف گردد

بیت

خواہم کہ پر از پری کنم دام ۔ پرواز کنان روم دران بام

تا دیدۂ پرخون از مشاہدہ شریف مکحل و منور شود و سینۂ محزون از اتصال حضور مسرور گردد و امید کہ بارسال الطاف نامجات شادمان و فرحان مودہ باشند زیادہ زیادہ است

رقعہ شکایت بدوست نولیسند

بیت

بنام وصف تو گفتن نہ حد امکان است ۔ چرا کہ وصف تو بیرون ز حد اوصاف است

شعر

ابقاکم اللہ تعالی الی یوم الدین ۔ ولا انساکم اخلاص المحبین المشتاقین

بعد از نیاز و افتقار و عجز و انکسار مشہود برای قمر ضیا آنکہ از اشتیاق ملاقات حیات بخش آن عزیز الوجود تا چند شرح دہد کہ شمۂ آن در حیز بیان توان آورد و یا در طی نامۂ نشر آن توان کرد

رباعی

کس نیست کہ پیغام مرا با تو رساند ۔ این قصۂ اندوہ مرا پیش تو خواند

گر با تو رسم حال دل خویش بگویم ۔ این قاصد بیچارہ زبان چند تواند

آمال بعنایت حضرت لایزال کہ فراز و نشیب را بالقدرت کمال خویش معاف داشتہ و لطف عمیم صورت خار و گل یکسان فرمودہ است کہ علی سرعۃ الطریق بلقای گرامی بہرہ مند گراید و کلاہ گوشہ نشینان

زاویہ اشتیاق را باوج عزت و ذروہ کرامت افرازد

فرد

دولت ہمنشین شود ہمہ عمر ہرکہ با تو دمے نشست ایدوست

درین ولا استماع یافت کہ بتاریخ عشرین ماہ اردی بہشت بدیدار گرامی حضرت زبدۃ الواصلین قطب المحققین میر زین العابدین توجہ ہمت خواہند نمود امید کہ بندہ را نیز مشتاق قدمبوس آن خلاصۂ ابنای عالم و سلالۂ اولاد آدم دانستہ برفاقت خویش سروری بخشند کہ سعادت دارین و شرافت کونین بحصول انجامد الٰہی آن گلشن دولت و حدیقۂ مراد را ہموارہ شگفتہ حال دارد۔

نامہ بجواب مکتوبات دوست نویسند

رباعی

قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم حکایت غم ہجران تمام بنویسم
شکایت غم ہجران و فرقت دوری زحد گذشت ندانم کدام بنویسم

چون دو کلمہ محبت آمیز و مودت انگیز کہ دربارۂ مخلصان دعاگویان یکدل و یک روی یاد آوری نمودہ بودند بمضامین آن مشام امید محرومان کلبۂ فراق را معطر ساخت و دیدۂ انتظار محبوسان زاویۂ اشتیاق را منور گردانید

فرد

منت ایزد را کہ از نزہتگہ لطف و جمال خاطر غمدیدہ را سرمایۂ شادی رسید

مخلص بنا بنوید مژدۂ مرافقت آن عزیز دلبند بنوعی خرمی و خورسندی حاصل گردید کہ طیور اوہام با ہجا دبال و پر بورود بمکان رفعت آن عاجز است و انامل ارباب تحریر محروسۂ شرح بہجت او قاصر امید کہ بسرعت تمام توجہ آرند کہ ہنگام طرب آمود نزہت آندوست

بیت

چہ خوش باشد کہ بعد از غم کشیدن خدا روزی کند دیدار دیدن ؎
زیادہ زیادہ است

نامہ بسوی دوست نویسند

سبحان اللہ این چہ رشتۂ محبت است کہ بنای سلسلۂ کائنات جز بآن منوط و مربوط نشدہ و نظام کارگاہ آفرینش را بغیر واسطۂ تو لاک انشا ئے آن رمز نیست کما قال اللہ تعالے

لولاک لما خلقت الافلاک

آرایش نداد عجب کریمی کہ با این ہمہ رواج رونق بازار عالم را جلوہ گری نمودہ ہر دم تجلی خالق ظاہر است و خود فرمودہ فخلقت الخلق للمعرفۃ پیش شناختن انسان جز انسان نیست و آمیختن مردم بجز مردم نخواہد بود

بیت

بر دم در آمیز گر مردمے کہ با آدمی خوگر است آدمی

ہر گاہ کہ سپاس و منت بر ہمہ کس باین معنی لازم شدہ است پس حیف بر دانا و افسوس بر نادان کہ دائم در تگاپوی آن نباشند و زبان را در ادای توصیف واحد متعال گنگ بسازند و بر قیاس خواب خرگوش دمی باین وار گیر فریفتہ شدن و از خواہش نفس تلذذات جسمانی گرفتن شرط ارباب طلب نیست توقع کہ نظر سیری بمنصب مذکور نمائی و خود را بشناسی کہ چہ کسی و درین سرای بے مواسا برای چہ آمدی پس درین حال نفسی کہ بگذرد غنیمت دان چرا کہ نوش او با نیش آلودہ است ہر گاہ کہ با زخم او مرہم بنی با زخم ندی لازم است کہ آن عزیز الوجود از سر تولا در راہ عجز و انکسار فروتنی نمائی تا در بندگی و اطاعت بر دمی قایم گردی چنانکہ مایۂ فضل و بلاغت حضرت مخدومی شیخ سعدی شیرازی قدس اللہ سرہ فرمودہ اند

بیت

کہ با نفس شیطان بر آید بزور مصاف پلنگان نباید ز مور ؎

از نگدودی و پیروی مقصد چرا نشوی شاید کہ بحسب ارادت کشتی مراد تو بساحل رسد و طالب بمطلوب پیوندند

والسلام والاکرام

فرمان جاگیر پادشاہ جہان پناہ

دریں وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان واجب الاطاعت والاذعان بشرف صدور یافت کہ چون پرگنہ مظفر شاہی وغیرہ سرکار محمود آباد من اعمال صوبہ بنگالہ بموجب مفصلہ ضمن از ابتدای فصل خریف تنکوئیل در وجہ جاگیر عمدۃ الملک رکن السلطنۃ العالیہ اعتماد الدولۃ الخاقانیہ کاروان مظفرخان مقرر شد باید کہ مشارالیہ را جاگیردار آن محال دانستہ مال واجبی از قرار واقعی و راستی جواب گفتہ بہیچ وجہ قاصر و منکر نگردانند و سبیل سومی الیہ آنکہ چنان سعی نماید کہ پرگنات سال بسال آبادان گردد و آنچہ درین سال جاگیردار سابق تحصیل نمودہ باشد بازگردانند درین باب از فرمودہ صدر تخلف وانحراف نورزند قدغن عظیم دانند تحریراً فی التاریخ پنجم شہر شعبان سنہ ۱۲

پروانہ حضرت شاہ عالم پناہ

حکم عالی شدہ کہ جاگیرداران وکروریان وزمینداران پرگنہ شجاع پور من اعمال سرکار گوال پارا لعنایات امیدوار بودہ بدانند کہ سوازی دو ہزار بیگہ زمین مزروعہ و افتادہ بموجب تفصیل ضمن از پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش مشیخت مآب شیخ عبدالرحیم مقرر شد باید کہ متصدیان مہمات آن پرگنہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف مشارالیہ واگذارند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت قاہرہ روز افزون سلطنت باہرہ اشتغال دارد و بعینہ مال وجہات وسائر جہات وخرج واخراجات وکل تکالیف دیوانی و وجوہات سلطانی مثل پیشکش ومہمانی وسادری ودستوری وشکاری وبیگاری ومہرانہ وطوربارانہ صدی دو دہ نیمی وقانون گوئی طلب ننمایند بہیچ وجہ قاصر ومنکر نگردانند ومزاحم نشوند وہر سال سند مجدد نطلبند درین باب از فرمودہ صدر تخلف وانحراف نورزند قدغن تمام دانند تحریراً فی التاریخ دہم شہر ربیع الثانی سنہ ۲۵

پروانهٔ آخری مقرر شد

که چودهریان وقانون گویان ومتصدیان ورعایای مزارعان پرگنه سلطان پور من اعمال سرکار اوده بدانند که چون خدمت کروری پرگنه مذکور از ابتدای فصل خریف تنخاقوئیل بزبدة الاقران خواجه محمد شریف مقرر شد باید که مشار الیه را کروری آن محال دانسته آنچه مال واجبی وحقوق دیوانی از افراد واقعی ورسنتی بوده باشد بمشار الیه جواب گفته هیچ وجه قاصر ومنکر نگردانند واز سخن صلاح صوابدید مشار الیه بیرون نروند وسلوک مومی الیه آنکه چنان سعی نماید که پرگنهٔ مذکور سال بسال آباد ان ومعمور شود که مجرائی خدمت او ست درین باب قدغن عظیم دانند تحریر فی التاریخ غرهٔ شهر رجب المرجب سنه ۲۱ جلوس همایون

سند فوطه داری

متصدیان مهمات وچودهریان وقانون گویان وزمینداران پرگنه فلان من اعمال سرکار فلان بدانند که چون خدمت فوطه داری پرگنهٔ مذکور از ابتدای فصل بیع تنقاقوئیل بخواجه جگدیس مقرر شد میباید که مشار الیه را فوطه داران آن محال دانسته انچه مال سایر جهات بهر صیغه تحصیل شود روز بروز تحویل مشار الیه نموده داخل روزنامچه نمایند وبر خریطه بشقدار مهر نموده در صندوق خزانه نگاهدارند وسبیل مومی الیه آنکه چون خزانه جمع شود بحضور ارسال نماید وقبض الوصول بستاند ویک فلوس بی سند معتبر صرف نکند تا نیابا حال مجرائی او نخواهد شد وتا زمانیکه در فوطه خانه خزانه داخل نشود در روزنامچه ننویسد واگر بغیر وصول یک فلوس منوتی هم داخل روزنامچه خواهد نمود مجرم خواهد شد هر قسم که روپیه رعیت در فوطه خانه بیارد قصور موافق ضابطهٔ معمول آن پرگنه بازیافت نمایند واین خدمت را از روی دیانت سر براه نمایند که موجب آفرین باشد ومجرائی او بظهور رسد درین باب قدغن تمام لازم دانند

پروانهٔ کارکنی

چودهریان وقانون گویان ومتصدیان ورعایان ومزارعان پرگنه فلان من اعمال سرکار شریف

آباد بعنایت امیدوار بوده بدانند که چون خدمت کارکنی محال مذکور ابتدای فصل خریف بمعتمد فلان مقرر نمودیم میباید که مشار الیه را کارکن آن محال دانسته کاغذ لوازمه خدمت ماموره از قرار واقعی و راستی رجوع آورده بر جمیع معاملات واقف ساخته دقیقه از دقایق مخفی و مستتر ندارند و سبیل مشار الیه آنکه خدمت مذکور را از روی دولت خواهی و دیانت و امانت داری در آنچه کفایت سرکار و رفاهیت رعایا بوده باشد بتقدیم رسانیده روز بروز روزنامچه تحصیل و بدستخط زمیندار و فوطه دار و مهر شقدار درست نموده هفته بهفته بحضور ارسال دارد و چون فصل بآخر رسد جمع خرچ وغیره آنچه لوازمه محاسبه باشد تنقیح نموده ارسال دارد تا متصدیان حضور بدر نویسی او عمل نموده بازخواست ننمایند و بر حقیقت و کوایف وا رسیده نوعی بعمل آرند که مجرای او بظهور رسد و موافق خدمت و عمل به نتیجه نیک سرافراز شود درین باب قدغن عظیم دانسته تخلف و انحراف نورزد ـ

سند مدد معاش

متصدیان مهمات حال و استقبال و چودهریان و قانون گویان پرگنهٔ احمد پور سرکار مونگیر بعنایت امیدوار بوده بدانند که بموجب اسناد حکام سابق موازی یکصد و پنجاه بیگه زمین مزروع و افتاده بموضع سلیم پور وغیره از پرگنه مذکور در وجه مدد معاش سیادت و نقابت پناه سید آدم که بموجب مفصله ضمن مقرر بوده درین ولا مشار الیه بتنقیح و تحقیق سیادت مآب و نقابت پناه میر شریف سدار رسیده حقیقت استحقاق او بعرض رسید بنا بر آن موازی مذکور را بدستور سابق بشرط قبض و تصرف مومی الیه مقرر و مسلم داشته باید که بموجب پروانه بحال اراضی مذکور را بتصرف او گذاشته بهیچ وجه مزاحم نشوند و پیرامون آن نگردند و بعلت مالوجهات و سایر جهات وغیره تکالیف دیوانی چیزی از آنها طلب ندارند که بفراغ خاطر زمین مذکور را متصرف شده بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند مشغول بوده باشد درین باب قدغن تمام دانند

محضر نامه

باعث تحریر این معنی آنکه چون ادای شهادت سرمایۂ سعادت است وکتمان آن شقاوت ابدی از جملۂ مناہی است کما قال اللہ تعالی

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ

بمضمون محضر نامہ سوال اسکیند و گواہی می طلبد احقر العباد محمد طاہر از سادات عظام و فضلات اسلام ومشایخ کرام و متصدیان و چودھریان و قانون گویان و ساکنان دیہات پرگنہ حسین پور و فتح پور وغیرہ من اعمال سرکار سلیم آباد آنکہ چون برادرم شیخ راجو بواسطہ بعضی ضروریات خود نزد خواجہ منوہر داس رفتہ بود ناگاہ ہنگام مراجعت یک پیادہ باسم فتح خان از وفور سکرات شراب ونہایت مستی بادہ آمادہ شد مشار الیہ را نوعی بضرب شلاق ناحق خون کردہ درین باب ہر کہ علمی تحقیق و خبری التصدیق داشتہ باشد درین محضر نامہ گواہی خود ہا ثبت نماید کہ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور گردد

محضر نامہ واقعات

از آنکہ بحضور جماعۃ متصدیان و چودھریان و قانون گویان و متقدین اہالی و موالی پرگنہ سلیم پور من اعمال سرکار راوہیر بتاریخ غرہ شہر ربیع الثانی سنہ فلان واقع شد آنکہ مدت دو سال شد کہ فرس ابلق از طویلۂ سید آدم گم شدہ بود الی ہذا الایام ایشان درپی تفحص بودند درین لا بازید نام شخصے ساکن قصبہ بھاگل پور بر اسپ مذکور سوار شدہ می آید مشار الیہ رخش خود را شناختہ بحضور رفعت آیات میر محمد طاہر کوتوال قصبہ سعید آباد مستغیث شدند آخر الامر قرار یافت کہ اگر سید آدم در میان چہار یوم شاہد معتبر گذارند اسپ مرقوم باو خواہد رسید و بازید مذکور مجرم خواہد گشت درین باب ہر کہ علمی تحقیق و خبری التصدیق داشتہ باشد گواہی خود ہا درین محضر نامہ ثبت نماید

خط اجارۂ بندہ

اقرار و اعتراف صحیح و شرعی می نمودم منکہ فلان ابن فلانم در حالت صحت نفس و ثبات عقل بطوع

ورغبت بلاجبر والاکراه آنکه چون از قحط سالی طاقت جور فاقه کشیدن نتوانستم بنابران پسر
خود را باسم بھولا سیاه فام لاغر اندام انف بالاعین فراخ را بمبلغ بیست روپیه بدست سیادت
مآب سید شرف الدین بطریق بندهٔ اجیری دادم که تا مدت ہفتاد سال درخدمت مشار الیه
قیام داشته باشد اگر در این میعاد جای دیگر گریخته برود ده من شیشه بر پا خواهد یافت
و مجرم خواهد شد بنابر آن این چند کلمه بطریق خط اجیری نوشته داده شد که عند الحاجت
حجت باشد تحریر فی التاریخ فلان

سند قبالهٔ باغ

اقرار کردم صحیح و اعتراف نمودم شرعی منکه شیخ غریب الله ام در حالت صحت نفس و ثبات
عقل بطوع و رغبت بلاجبر والاکراه آنکه چون یک حدیقه در موضع رام نگر من اعمال پرگنه راج
پور میداشتم بچهار حدود کاشفه حد مغربی آن متصل بحوض شیخ ابوالفارس و حد شرقی آن
متصل بحویلی سید احمد و حد شمالی آن منتظم بخندق معروف خان و حد جنوبی آن مشتمل بشارع عام
نافذة الانام باغ مذکور را بعوض مبلغ چهار صد روپیه سکه بدست سیادت و نقابت پناه سید
محمد فروخته که حاصلات آنرا بفراغ خاطر متصرف شده باشد احیاناً اگر کسی دعوی آن کند
باطل و نامسموع باشد بنابران چند کلمه بطریق سند نوشته داده شد که عند الحاجت
حجت باشد تحریر فی التاریخ فلان

خط ضامنی

باعث تحریر این معنی آنکه منکه شیخ حبیب الله ملازم سرکار اقبال و اجلال پناه میرزائی محمد
شفیع ام چون شیخ احمد در سرکار ملاذی خواجه لعل چند مشرف نوکر شده حاضر ضامن او شدم
که شب و روز بملازمت حاضر بوده خدمت خواهد کرد و اگر غیر حاضر شود حاضر کرده خواهم داد

واحیا تا اگر حاضر کردن نتوانم از عہدۂ او بلاعذر جواب گویم بنا بران این چند کلمہ بطریق سند حاضر ضامنی نوشتہ دادہ شد کہ عند الحاجت حجت باشد

خط تمسک

غرض ازین نوشتہ آنکہ منکہ گوپال رائے تشقدار پرگنہ قاسم نگرام چون بندہ نزد لعل چند ساہوکار مبلغ دو صد روپیہ قرض گرفتہ در تحت تصرف خود آوردم اقرار می نمایم و نوشتہ میدہم کہ در ماہ فی روپیہ نیم آنہ مقرر کردہ بلاعذر خواہم رسانید و در شہر رجب المرجب معہ اصل و سود حساب نمودہ بوصول خواہم رسانید بنا بران این چند کلمہ بطریق تمسک نوشتہ دادہ شد کہ عند الوقت بکار آید تحریر فی التاریخ فلان

خط وصول در ماہ

غرض ازین نوشتہ آنکہ منکہ عثمان خان ملازم سرکار اقبال پناہ میرزائی میرزا رستم بیگ ام چون ماہیانہ خود را از ابتدای نوکری لغایت یوم ہذا بی باقی یافتم بنا بران باستر ضای خود قبض الوصول نوشتہ دادم کہ عند الحاجت حجت باشد تحریر فی التاریخ ماہ فلان

خط آزادی

غرض ازین نوشتہ آنکہ منکہ فلانم چون فلان غلام را بحکم فرمان معظم کما قال رسول اللہ صلعم من اعتق النفس فقد اعتق اللہ من عذاب النار آزاد گردانیدم ہر جا کہ خاطر او قرار گیرد و فراغت وسعت حال او باشد برود و اگر احیاناً کسی او را مزاحم حال شود و دعوی نماید باطل باشد بنا بران این چند کلمہ بطریق خط آزادی نوشتہ دادہ شد کہ عند الحاجت حجت باشد تحریر فی التاریخ فلان

نقل پروانہ

عزت آثار امین الملک محمد طاہر در حفظ الٰہی بودہ خوشوقت و سلامت باشند بعد از دعای

اعز آنکه عرضداشتی که فرستاده بودند در احسن حین ورود یافت بمضمون آن اطلاع کلی شده
میباید که مهربانی اینجانب را شامل حال خود دانسته بمجرد رسیدن پروانچه بندوبست پرگنات
خالصهٔ شریفه بنوعی نیکنامی نموده جمیع مراتب را مشخص و متحقق سازد که احدی از درآورعهدهٔ
او انگشت نمائی ننماید کفایت سرکار و رفاهیت خلق الله شود و نیز درین ولا استماع یافت
که از بدعت بعضی مفسدان آن صوب چودهریان فراری شده اند غرض که تجویز این مقدمه
موقوف بر وقت وارند اکنون درباره آنها نوعی دلاسا و استیناس نمایند که بوطن خود ها آمده
آباد شوند درین باب قدغن و تاکید تمام دانند فقط تحریر فی التاریخ ماه فلان سنه فلان

اقرارنامه

غرض ازین نوشتن آنکه منکه صاحب رای کروری ام چون خدمت کرورگری پرگنه مظفرشاهی سرکار
سلیم آباد از ابتدای فصل خریف سنه بنگله بعد از تغیر و تبدیل راج کرن کروری بعهدهٔ مذکور
مقرر شده قبول نموده ام که جمیع محاصلات پرگنه مذکور موافق قسط بندی و قبولیت چودهریان و
کروریان سابق تحصیل نموده آنچه کروری سابق بوصول رسانیده باشد بموجب سند معتبر مجرا
گرفته تتمه را تحصیل نموده بخزانه عامره سرکار عالی واصل سازیم و رعایا را از حسن سلوک آبادان
و معمور نموده نگاه داریم بنابران این چند کلمه بطریق اقرارنامه نوشته داده شد که عند الحاجت
حجت باشد تحریر فی التاریخ ماه سنه فلان

خط دستخط پاسداری

بأسم گماشتگان و راهداران و گذربانان و چوکیداران راه مخصوص آباد معلوم نمایند که بوزن
ده من گوگرد و یک من سرب و نیم من سیماب مطابق فرمایش سرکار عالی متعالی از بندری هگلی
بمخصوص آباد میرود باید که احدی در راه مزاحم نشود و هرجا که این اسباب فرود آید مردمان آن
حدود در شب بمحافظت تمام پاسبانی نمایند و بیگار و باربردار داده تا بمنزل مخصوص آباد رسانیده

بمدار المهام چکله مذکور سرانجام نموده بدرگاه عرش اشتباه روانه سازند درین باب تاکید دانند

خط اقرار ماهیانه

باسم شیخ ولی پاسبان آنکه چون او را بجهت نگهبانی حویلی وغیره بدرماهه چهار روپیه نوکر داشته شد باید که تمام برده شب و روز چنان بهوش دل و آگاه ضمیر باشد که احدی آینده و رونده بے اجازت او جای نرود و بخبرداری از همه کس مقید باشد و محافظت و پاسبانی حویلی نماید احیاناً اگر دزدی چیزی ببرد یا سببے خسارت سر زند در آن محال تاوان آن مع درماه مذکور بازیافت نموده خواهد شد فقط تحریر فی التاریخ ماه فلان وسنه فلان

نکاح نامه

الحمد لله الذی جعل النکاح فاصلا بین الحلال والحرام والصلوٰة والسلام علی سید الانام وآله العظام واصحابه الکرام بموجب آیه کریمه فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع بموجب حدیث النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی این وثیقه شرعیه وصحیفه صحیحه مخبر است در معنی آنکه مسمی فلان ولد فلان ابن فلان درحال نفاذ وجواز جمیع تصرفات اقرار معتبر اعتراف صحیح شرعی نموده بدین وجه که بحضور حضار مجلس بشهادت شاهدین عاقلین و بالغین احدهما فلان ولد فلان ابن فلان وثانیهما فلان ولد فلان ابن فلان بوکالت فلان ولد فلان ابن فلان نفس نفیسه ذات المخدرات تاج المستورات مسمات فلان بانو بنت فلان ولد فلان ابن فلان را بمهر مبلغ پانصد اشرفی و دو هزار روپیه جید تمام کامل الوزن ورایج الوقت وثلثه معجل بحسب اداء عند الطلب وثلثاه موجل الی بقائی النکاح معه شروط اربع که بین الناس معروف است بعقد خود درآوردم وحقوق مهر مذکوره را بر خود واجب الدین ولازم الاداء گردانیدم نکاحاً شرعیاً جایزاً نافذاً علی طریق الاعلان لا علی سبیل الخفاء والکتمان

شرط اول آنکه هرگاه که مسمات مذکوره مهر معجل خود طلب نماید بلا عذر ادا سازم شرط دوم آنکه بے

ن منکوحه مذبوره زن دیگر نکنم اگر کنم با اجازت مسمات مذکوره خواهم نمود شرط سیوم تا بقای
نکاح نان ونفقه داده باشم وشرط چهارم آنکه بانوی مذکوره را بگناه چنان نزنم که آثار
ضرب در بدن او ظاهر شود بنا بر آن این چند کلمه بطریق کابین نامچه نوشته داده شد که عند
الحاجت بکار آید تحریر فی التاریخ ماه فلان

طلاق نامه

موجب تقریر این مقال وباعث تحریر این اجمال آنکه چون مسماة نور ن از عرصه هفت سال
برطبق شرع شریف در عقد نکاح من بود درین ولا مسمات مذکوره را برضا ورغبت خود طلاق
دادم ودر حق او لفظ طلقتک گفتم وآنچه مهر شرعی او بود حواله مسمات مذکوره کردم پس بعد
انقضای ایام عدت مختار است هرگاه که شوهر دیگر بکند منمقر را هیچ گونه ازین معنی تعرض نیست
بنا برین چند کلمه بطریق طلاق نامه نوشته داده شد که ثانی الحال سند باشد

وکالت نامه

موجب تحریر این کتاب وباعث تقریر این خطاب آنکه درین ایام سعادت فرجام مولوی عبد الله
را منمقر از طرف خود بحالت صحت ذات وثبات عقل وکیل مطلق گردانیدم ودر محکمه شریعت نبوی
بلا اکراه والاجبار مولوی موصوف را مختار معامله خود نمودم باید که بدین ودیانت بکار وبار
مرجوعه سرگرم ومستعد باشد وهرچه برائی صواب دید خود در معامله من موکل سوال وجواب خوب
وزشت بعمل خواهد آورد منمقر را قبول ومنظور است بنا بر آن این چند کلمه بطریق وکالت
نامه نوشته داده شد که ثانی الحال سند باشد وعند الحاجت بکار آید

وصیت نامه

الحمد لله رب العالمین والصلواة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین والتحیات
علی آله واصحابه اجمعین بر نجبائی وقت وشرفای عصر خصوصاً بر قاضیان ومفتیان

ودیگر اہالی و اکابر شهر مخفی نماند که بتاریخ بیست و هفتم (۲۷) شهر رمضان المبارک سنه ۱۲۱۱ هجری برخوردار
جعفر علی همشیره زادهٔ خود را ادام الله عمره و قدره که بفرزندی خود گرفته تربیت و تعلیم
و پرورش ظاهری و باطنی نمودم بر جمیع امتعه و اقمشه و نقد و جنس و باغ و حویلی و زمینداری
و فروش و ظروف که در حین حیات خود بلا شرکت غیری بران قابض و متصرف هستم قایم مقام
خود نمودم و در زندگی خود بصحت نفس و ثبات عقل برضا و رغبت و دیده و دانسته بخشیدم و هبه
کردم و وصی نمودم بنا بر این چند کلمه بطریق وصیت نامه نوشته دادم که ثانی الحال سند باشد

رهن نامه

اقرار کردم صحیح و اعتراف نمودم شرعی در حال صحت بلا اکراه و الاجبار بدین وجه که موازی یک قطعه
باغ صد و هشتاد اشجار انبه وغیره که زرخرید والد بزرگوار مغفور است لبعد وفات پدر عالی مقدار
بما بلا مساهمت احدی ارث رسیده و درین ولا باغ مذکور محدوده را خالیا عن حق الغیر که تا حالت
تحریر بر آن قابض و متصرف هستم فی الحال بصحت نفس و ثبات عقل در لفافه جوارح جمیع حدود و حقوق
و مرافق آن داخلی و خارجی من کل قلیل و کثیر و بالاضافت و ما ینسب الیها عما یمنع جواز الرهن بمقابله
یک صد روپیه سکه عالی رایج الوقت که نصف آن مبلغ پنجاه روپیه میشود بدست شیخ کریم الله رهن
داشتم و گروی نمودم خالی از شروط مفسده و عاری از معنی مبطله این تقابض بدلین در مجلس
واحد منعقد گشت چنانچه زر مذکوره از شیخ موصوف وصول نموده در تحت تصرف خود آوردیم
باقرار آنکه هرگاه که مبلغ مذکور برسانیم فک رهن کرده بگیریم و تا که فک رهن نه نمائیم منافع آن باغ مرهونه مثل اثمار وغیره
اجناس برضا و رغبت خود اجازت دادیم که شیخ موصوف تصرف خود بی تکلف در آرند
حلال و مباح خواهد شد فقط بنا بر این چند کلمه بطریق رهن نامه نوشته داده شد که عند الحاجت
بکار آید تحریر فی التاریخ ماه فلان سنه فلان

تمت

شمع دبستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد انشای ثنای حق و نعت مصطفی — وصف آل و مدح اصحاب و صفات اولیا
خاکسار کمترین بیچارهٔ دل دادهٔ — بیکسی و درماندهٔ بر خاک راه افتادهٔ
گر امام ثالث و اول کنی با اسم تو جمع — نام من ای یار پیش تو بود روشن چو شمع
می کنم عرض سخن از بهر نفع طالبان — یافتم یک مختصر مثلش نباشد در جهان
چون شمردم یافتم هفتاد و هشت ابیات او — جمع اعدادش اگر خواهی تو در تاریخ بجو
نظم سلک گوهر و هم صنعت آن جمله چیست — هم باعجاز و کرامتش بود نسبت درست
هر که کم مایه بود از بهر آن باشد نصاب — گر بجوئی هست الفاظ مرادف بحساب
گر کسی حفظش کند قادر بود آن بر لغات — مستعد در خط نویسی هم بود ای نیکذات
کردم از صد جستجو شمع دبستان نام او — باد در عالم نصیب جمله فیض عام او
هر که خواند یا نویسد فائده یابد تمام — صبر از وی چشم دعای خیر دارد والسلام
هست این بحر رمل ارکان بدان ای نیکذات — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

آغاز کتاب

هست الله و خدا هم رب بود پروردگار — مهربان رحمان رحیم و کارساز و کردگار
چرکر و خشور و پیغمبر نبی و هم رسول — یار و یاری گر بود اصحاب و ایجاب و قبول
میر آب هم کدیور نخل بند و باغبان — آنکه باشد آب یاری خیابان راضمان

گلشن گلبن چمن گلزار و باغ و روضه را
هست باغستان ریاض و هم حدایق جمع آن
اندیاد افزونیست و هم ترقی ارتقا
دولت اقبالست و هم معنی جاه آمد جلال
معنی عالی متعالی و اعلی و سمو
رتبت است و درجت هم قدر باشد منزلت
هم مدارج هم مراتب جمعش آمد لا کلام
تازه در یان مخضر هم منضر اے عزیز
آرزوی و هم تمنا و شغف شوق اشتیاق
معنی وصل و وصالست و شفیق و مهربان
مضمر و متضمن و مرکوز و مکنون دل برا
خاطر و قلب و جنان و هم فواد و دل ضمیر
لاتعد و بیحد و افزون و موفور و کثیر
حین و آن و هم زمان هنگام نام وقت دان
چون سعید و سعد نیز مسعود اے عزیز
لفظ کرات و توالی و تواتر گلعذار
هم تواصد ار وصد و رایراد ایصال و وصول
شفقت و لطف و عنایت التفات و هم رحم
هم ترحم هم تفقد هم تفضل مرحمت
هست افضال و عواطف نیز الطاف العزیز
معنی یکرنگی و یکتادلی و اتحاد

هم گلستان و حدیقه بوستان دان ای فتی
غنچه و زهر اشگوفه جمع این از ما رخوان
هم عروج آمد بلندی نیز باشد اعتلا
هم بزرگی عظمت آمد بشنو ایصاحب کمال
هم علو هست و معلی ای مه فرخنده خو
جمله را درجه بدان ای نور عین اهلبیت
نیز درجات آمده ایصاحب عالیمقام
سبز و شادابست سیراب و مطراهست نیز
معنی خواهش و هد ایصاحب مهر و وفاق
هم تعانق اعتناق و نیز همسری بخوان
مخفی و محجوب و هم مستور دان پوشیده را
نام دلهاست این جمله تو از من یاد گیر
بیشمار و هم وفور و نیز لاتحصی پذیر
از منه اوقات و احیان او السنت جمع آن
نیک بخت و نیک و نیکو نیز نکو کن هم تمیز
نیز متواتر و متوالی است پیهم یاد دار
هم ورود آمد رسیدن بشنو ای اهل قبول
عاطفت تفضل و نوازش هم نوال آمد کرم
هم عطوفت هم تلطف مهربانی در لغت
هم عنایات و مراحم جمع آن اعطاف نیز
انس و یکجهتی و وفاق و دوستی و هم وداد

خلت اخلاص و تو دد ارتباط و هم ولا
نامه مکتوب و صحیفه هم نمیقه را بدان ؁
ابتهاج و انشراح و انفراح و انبساط
عشرت و خورسندی و راحت سرور انتعاش
انتما ماده مشحون و لبالب هست پر ؁
معنے لبریز آموده تو آگنده بدان
محتوی و محبر و متضمن است و مشتمل
از بشارت و نوید و مژده گر خواهی نشان
نصرت و فتح و ظفر فیروزمندی را بخوان
معنی ارقام دیگر اندراج و اندماج ؁
نکبت ادبار و شقاوت را تو بدبختی بدان
مدعی باغی مخالف نیز متعند عدو
معنی لفظ قلاوبزی دگر تائید نیز
اختر و کوکب شهاب و انجم است ای نکته دان
نظم و نسق و رتق و فتق و اتسان و انتظام
سرفراز و مفتخر ممتاز دان اے هوشمند
خرم و خورسند و شاد و شادکام و منبسط
بازفرحان منفرح خوشحال وان اندر لغت
رهگذر موجب ممر و واسطه و الی سبب
محمدت حمد و ثنا دیگر ستایش شکر را
هیچو منوا فر و متکاثر دگر لا انتها

حب مهر و هم محبت هست از صدق و صفا
هم مکاتیب و رقایم هم عرایض جمع آن
فرحت و عیش مسرت خرمی و هم نشاط
هم خوشی و بهجت و شادی طرب ان شادباش
مملو و آما و مالامال و آگین هم شمر
آنچه و بدهم و صحایف پیش تو کردم بیان
مشتعل و مفتش در گیرنده باشد بے خلل
هست خوشخبری شنو از من بتو کردم عیان
نیز منصور و مظفر فتح مند است ایجوان
نیز ترقیم و نگارش باشد ای عالی مزاج
مدبر و منکوب هم دیگر شقی بدبخت خوان
دشمن اعدا و اعادی باغیان جمعش بگو
نصر عون و کمک امداد و مدد هست ای عزیز
نیز اجر امست و دری هم ستاره نام خوان
بند و بست آمد بمعنی اے عزیز نیک نام
معنی لفظ مباهی و معزز سربلند
منشرح مسرور شادان منتهج هم منتشط ؁
معنی خوشوقت وارد نزد اهل علمیت ؁
ارتکاب اقدام و جرات هست ای اهل ادب
اشتیه دیگر مجاهد جمعش آمد بے خطا
بے قیاس منتفر [illegible] انتها

حسب طبق و هم مطابق هم موافق ای کریم
حکم هم ارشاد ایما امر فرمودن بگیر
نیز والا و رفیع است و بلند ای مهربان
دایما همواره و پیوسته و دیگر مدام
هم دوامست و مخلد معنی الفاظ را
نوکری و نیز ناخن بند و بست و روزگار
اجتهاد و سعی هم سرگرمی ست ای ذوفنون
احتمال و هم شک و ریب است و ظن معنی گمان
مستقل مضبوط محکم را بدانی استوار
عجلت استعجال و تعجیل است زود ای مهربان
وقف و اهمال و توقف هم تساهل جان من
هم لبود مکث و ثانی این همه الفاظ را
فخر و اعزاز و تفاخر هست دیگر افتخار
معنی ترسیل و ارسال است و ابلاغ ای پسر
هم مُمِدّ او مبلغ مرسل و مرسول نیز
فرخ او فرخنده میمون و خجسته جان من
اشرف و عظام و اکبر نامی و امجد سترگ
واضح و لایح شهود و روشن و دیگر عیان
نیز اعلان و صریح ابراز هم ایضاح را
منکشف مفهوم و موضوح است و مشهود العزیز
مستبین تر ... هم و دیگر مسطور نیز ✽

هم موجب آمد استعمال ای مرد فهیم
نیز احکام است و ارشادات جمع آن پذیر
هم منیع آمد بدین معنی بنوکر دم عیان
لایزال و دائم و هم پایدار و مستدام
فارسی دانی همیشه ای عزیز باوفا
انسلاک و چاکری معنیش در دل یاد دار
جاهد و سرگرم و ساعی فاعلش افهم کنون
محتمل مظنون هم مجهول مفعولش بدان ✽
هم منوط و منضبط باشد مؤکد گوش دار
هم عجالت هم شتاب و جلد خوانی ای جوان
نیز تاخیر است و تعویق و تامل بے سخن
معنیش دانی درنگ است باید دوست با صدق و صفا
نیز اکرام و مباهات و بزرگی یاد دار
هم فرستادن بود تبلیغ نزد هوشدر
وان فرستاده بلفظ فارسی ای باتمیز
هم همایون و مهنادان مبارک بے سخن
هم شریف و سامی دیگر گرامی و بزرگ
آشکارا و هویدا اکشف را دان ای جوان
ظاهر و باهر زواهر هم بخوان ای دلربا
مبرهن لائح چه مکشوف است هم معلوم نیز
مندرج در فارسی دانی نوشته العزیز

خسرو وسلطان وصاحب فسرت وتاجدار   تاجور کشورکشا وہم خلیفہ شہریار
ہم جہاندار وجہانبان وشہنشہ بادشاہ   این ہمہ اسمار شاہانست ای دانش پناہ
معنی معمول ومنتر صد نواہی فطرت شعار   نیز مترقب ومتوقع بدان امیدوار
داعی ومستدعی ومتمنی است ای ہوشیار   آرزومند است وہم آمال خواہان ای پسر
ہم ترقب ہم ترصد ہم توقع ای فتا   ہم تولا ورجا امید باشد بے خطا
فدوی وہم بندہ دیگر کمترین وخاکسار   خانہ زاد وہم عقیدتمند وفدویت شعار
مخلص واحقر فقیر وہم محب ودوستدار   نیز مشتاق وہواخواہ است ای عالی تبار
این ہمہ الفاظ معنی ہائے متکلم شمار   کو نولیسد عرضی ونامہ سوی آقا ویار
اشہب وشبدیز وگلگون وکمیت وبادپا   ادہم ورخش وسمند وبارگی وشب چرا
ابلق وشبرنگ وخنگ وختلی وتوسن بدان   مرکب وابرس فرس اسپ وجنیبت نیز خوان
ہر قسم ہر نوع ہر عنوان وہر وجہ ای عزیز   ہر نہج ہر طور ہر آئین نوالصاحب تمیز
نجی وقسمی وآئینی کہ متقدورست بود   جد وجہد کن کہ این ابیات چند از بر بود

تمت وتممت

شمع شبستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد ایزد ولعنت شفیع المذنبین   ہم درود آل واصحابش شنو ای نکتہ چین
از زواید در عبارت بہر آدم شد لقب   راس بہر اسپ واشتر گاو وبیل وگاو خر
گورخر نیز بیل گاو انہ بہر آہو گوسپند   پیل را زنجیر اشتر را مہار

دست بهر باز و شاهین و سپر خلعت بدان
منزل است از بهر خیمه هم قنات و هم جهاز
پالکی دیگر بهل چوکی پلنگ اے گلعذار
لعل و یاقوت و زمرد نیلم و فیروزه دان
بهر خط تالاب کشت هم زراعت باغ هم
طاقه بهر مخمل و زربفت و اطلس هم نبات
قبضه بهر خنجر و شمشیر و گرزه هم کمان
ضرب شد از بهر توپ و هم شتر نال ای فتا
ساز شد بهر رباب و چنگ و دف ای نوجوان
جفت بهر موزه و پاپوش نعلین اے نگار
جلد بهر دفتر و بهر کتاب و چرم نیز
درعه بهر پارچه بهر قصب بهر حریر
وزن بهر غله و بهر نمک شیر و شکر
بهر ابریشم پیے و ندان فیل و پشم نیز
فرد بهر سوزنی قالین و شطرنجی بدان
بهر مروارید و مرجان دانه دان ای حق پرست
هم طلا و زر را هم عنبر و هم زعفران
واجب آید این زوائد وقت تحریر خطوط
آنچه از پیشینا [illegible] امر قوم هست
مفهوم و موضوح است و مشهود العزیز
[illegible] و دیگر سطور نیز

شیر و سگ خرگوش و میمون را قلاده ای جوان
کشتی و خانه عماری زین و هودج چهکره باز
لفظ قطعه آمده بهر جواهر یاد دار
باز الماس است هم پکهراج ای سرو روان
سلک بهر زیور گردن چو مالا اے صنم
هم شجر صوف و سلام و چرای نیکذات
پیش قبضه کارد دست و هم کتاره هم سنان
باز بندوق و قرابین و تمنچه هم عصا
دسته بهر تیر و کاغذ فوج شه را هم بدان
بازو بند و پازیب است و کنگن یاد دار
باز بهر چرم لو دار آمده این ای عزیز
شد عدد از بهر دینار و ظروف ای بی نظیر
روغن و صندل عرقها عود و صوفهای پرچم
شد طبق بهر زمین و آسمان اے باتمیز
جا جم و کاغذ برای جامه ثوب است ای جوان
ناله بهر مشک توله هم برائے مشک هست
عطر و کافور و بنفشه باز ابریشم بدان
پیش منشی تا بود اے یار توقیر خطوط
[illegible] مسطور [illegible]
بهر هن لائچ چه مکشوف است هم معلوم نیز
مندرج در فارسی و آنی نوشته العزیز

ز زواید در عبارت بهر آدم شد لفظ
گورخر نر بیل گاو از بهر آهو گوسپند

راس بهر اسپ و اشتر گاو میش گاو خر بیل
پیل را زنجیر اشتر را مهار ... چند